

اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے محبت اور ادب و احترام  
کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل کتاب

# صحابہ کے مبارک معمولات

مفتی محمد خان قادری

کاروان اسلام پبلیکیشنز







اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے محبت اور ادب و احترام  
کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل کتاب

# صحابہ کے مبارک معمولات

مفتی محمد خان قادری

کاروان اسلام پبلیکیشنز

205- جامعہ رحمانیہ شادمان 1 لاہور (پاکستان)

☎ : 092 - 42 - 7580004, 7594003



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	_____	صحابہ کے مبارک معمولات
تالیف	_____	مفتی محمد خان قادری
طابع	_____	محمد محبوب الرسول قادری
بار اول	_____	مارچ 2003ء
صفحات	_____	336
ہدیہ	_____	150 روپے
ناشر	_____	کاروان اسلام پبلیکیشنز

205۔ جامع رحمانیہ شادمان الہور  
فون: 7580004-7594003

297.9922  
414  
141042

ملنے کے پتے

- |  |  |
|--|--|
| ☆ جامع رحمانیہ 205 شادمان 1 الہور            | ☆ جامعہ اسلامیہ، 1 فتح روڈ اسلامیہ پارک الہور  |
| ☆ ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ الہور    | ☆ فرید بک سٹال، اردو بازار الہور               |
| ☆ مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ الہور | ☆ مکتبہ رضویہ، دربار مارکیٹ نزد سٹا ہوٹل الہور |
| ☆ مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ الہور             | ☆ مکتبہ جمال کرم، گنج بخش روڈ الہور            |
| ☆ مکتبہ نعیمیہ، جامعہ نعیمیہ ٹرہمی شاہوالہور | ☆ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ الہور        |

جامعہ اسلامیہ لاہور۔ اچھی سن ہاؤسنگ سوسائٹی، ٹھوکر نیاز بیگ لاہور۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمہ

حبیب خدا ﷺ نے اپنے صحابہ کی ظاہری و باطنی ایسی تربیت فرمائی کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

خود جو نہ تھے راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے

یہ سب کچھ صحبت نبوی ﷺ کا فیض تھا اسی فیض کے سبب

وہ علوم کے سمندر میں خواہ و شرعی ہیں یا عقلی۔ خواہ ان کا تعلق حساب سے ہے یا سیاست سے۔ خواہ وہ علوم باطنی ہیں یا ظاہری حتیٰ کہ یہاں تک منقول ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ عشاء سے لے کر طلوع فجر تک بآسم اللہ پر گفتگو کرتے رہے حالانکہ صحابہ نے ایک ورق تک نہ پڑھا اور نہ ہی کسی کتاب کا مطالعہ کیا بلکہ وہ جہاد سے فارغ ہی نہ تھے۔

كانوا بحاراً في العلوم على اختلاف انواعها من الشرعيات والعقليات والحسابيات والسياسيات والعلوم الباطنة والظاهرة حتى يروى ان علياً رضي الله عنه جلس عند ابن عباس رضي الله عنهما يتكلم في الباسم بسم الله من العشاء الى ان طلع الفجر مع انهم لم ياء رسوا ورقة ولا تريدوا كتاباً ولا تفرغوا من الجهاد.

بلکہ اہل علم و فضل نے اس حقیقت کا اعتراف یوں بھی کیا ہے۔

لو لم يكن لرسول الله ﷺ معجزه الا اصحابه لكفره في اثبات نبوته. الفرق للقرآني ۳: ۳۰۴)

اگر صحابہ کے علاوہ حضور ﷺ کا اور کوئی معجزہ نہ ہوتا تو یہی اثبات نبوت کے لیے کافی ہو جاتے۔

عظمت و ارادت



واقعة خلفاء راشدین جیسے دانشور، سیاستدان، حضرت علی جیسے قاضی، حضرت زید جیسے حساب دان، حضرت حذیفہ جیسے صاحب اسرار، حضرت ابی جیسے قاری قرآن، حضرت خالد جیسے سپہ سالار اور حضرت بلال جیسے عاشق کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

کافی عرصہ ہوا ہم نے انہی مقدس نفوس کے کچھ مبارک معمولات جمع کیے تاکہ ہم بھی ان سے فیض پاسکیں ان میں سے کچھ چیزیں الگ الگ شائع بھی ہوئیں مثلاً صحابہ اور علم نبوی، صحابہ کی وصیتیں، آنکھوں میں بس گیا سراپا حضور کا، صحابہ اور بوسنہ جسم نبوی، مشتاقان جمال نبوی کی کیفیات جذب و مستی۔ لیکن اس کا مسودہ متعدد ہاتھوں میں گم اور منتشر ہوتا رہا بالآخر جو ملا اسے ہم قارئین کی نذر کر رہے ہیں اس سے بالاتر ہو کر کہ اس کی ترتیب و نظم میں کمی ہے۔ ”اسلام اور تصور رسول“ اور ”صحابہ اور محافل نعت“ کے مسودات کی بھی کچھ یہی صورت ہے دعا کریں ان کی بھی تکمیل و ترتیب ہو جائے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان مقدس معمولات سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد خان قادری

خادم کاروان اسلام

جامعہ رحمانیہ شادمان لاہور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
فہرست

صفحہ

صفحہ	عنوان
	باب ۱
17	آپ کی آمد کا انتظار
18	استقبالیہ ترانہ
19	شہر مدینہ کی طرف روانگی اور استقبالی جلوس
20	نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت
20	پانچ صد انصاری نوجوانوں کے دستہ کی سلامی
21	تمام مرد و خواتین گھروں کی چھتوں پر
21	مدینہ یا رسول اللہ کے نعرہ سے گونجنے لگا
22	وہ استقبال کا منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے
23	تشریف آوری پر تیر اندازی کا پروگرام
23	سفر سے واپسی پر استقبال کرتے
25	آپ ﷺ تشریف لاتے تو کھڑے ہو جاتے
25	حجرہ انور میں داخل ہونے تک کھڑے رہتے
26	سیدہ فاطمہؓ ہمیشہ کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کرتیں
27	تھک جانے کے باوجود نماز میں آپ کے ادب کی وجہ سے کھڑے رہنا
	باب ۲ کثرت سوالات سے اجتناب
29	آپ سے بار بار سوالات نہ کیے جائیں
30	کاش کوئی سمجھدار دیہاتی آکر سوال کرے
30	دوسرے سے سوال کرواتے
31	دو سال تک سوال مؤخر کر دیا
31	پوچھتے ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے
32	آپ سے تخلیق کائنات کے بارے میں پوچھتے



- 33 اشیا کائنات کی تخلیق کس سے ہوئی؟
- 33 سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟
- 34 یہ پوچھتے آپ نبی کب بنائے گئے؟
- 35 امہات المؤمنین سے مسائل کا حل پوچھتے
- 36 قرآن کریم سر ایا اخلاق نبوی ہے
- 37 سیدہ عائشہ کا علمی مقام
- 37 کسی سے کبھی سوال نہ کرتے
- 38 مجھے میرے حبیب نے سوال کرنے سے منع کر رکھا ہے
- 38 موت تک سوال نہ کیا
- 40 باغات پکنے پر پہلا پھل حضور کی خدمت میں پیش کرتے
- 23 باب ۳ بچوں کو گھڑتی دلواتے اور نام رکھواتے
- 44 آپ اپنے بچوں کو گھڑتی دلاتے اور ان کا نام بھی رکھواتے
- 50 توبہ کرنے پر بال دوبارہ اُگ آتے
- 52 بچوں کو بیعت کے لیے پیش کرتے
- 53 بچوں کو خدمت اقدس میں لا کر دُعا کرواتے
- 55 والدین نے میرے لیے دُعا کروائی
- 56 جب بھی کوئی بچہ بیمار ہوتا آپ کی خدمت میں لے آتے
- 59 بچوں کو بتایا کرتے کہ آپ نے تجھ پر کرم فرمایا تھا
- 61 باب ۴ معمولات سے پیار کرتے ہوئے جاری رکھتے
- 62 آپ کے معمول کو جاری رکھتے
- 62 یہاں رسول اللہ مسکرائے تھے
- 63 ایک طرف جھک کر مسکرانا
- 64 ٹھہر میں تجھے اسی طرح الوداع کرتا ہوں
- 65 حضور کو ایک طرف ہنتے ہوئے دیکھا تھا
- 66 حضور اس مسجد کی طرف پیدل تشریف لایا کرتے
- 66 ہر ہفتہ کے روز قبا جاتے



- 67 حضور کو گھماتے ہوئے دیکھا تھا
- 67 رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے
- 68 اس درخت کے نیچے آپ آرام فرما ہوتے
- 69 شیخین بھی خرچہ دیتے رہے
- 71 وادی محصب اور صحابہ کا معمول
- 72 حضور کے عمل کی وجہ سے ہم اسے ترک نہیں کرتے
- 72 مجھے بھی ہاتھ رکھنے کی اجازت دیں
- 73 میں بھی اسی طرح ہونٹوں کو حرکت دے رہا ہوں
- 74 اے عمر چلو حضرت ام ایمن کی زیارت کریں
- 75 مزارات شہدائے احد کی زیارت
- 76 اس جگہ حضور نے اسی طرح کیا تھا
- 76 فرائض جمعہ کے بعد بازار جانا
- 77 ستون کے پاس ادائیگی نماز
- 78 نماز میں آپ کے برابر کھڑے نہ ہوتے
- 78 رسول اللہ کے برابر کون کھڑا ہو سکتا ہے
- 79 چہرہ نبوی کی زیارت کی خاطر نماز میں دائیں طرف کھڑے ہوتے
- 81 دو آدمیوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بھی جماعت میں شریک ہوتے
- 81 نوافل میں حالت قیام و قعود میں دعا کرتے
- 82 دونوں سجدوں کے درمیان
- 83 حضرت بلالؓ اور اذان سے پہلے دعا
- 85 اپنے گھروں میں برکت کے لیے حضور سے نماز پڑھواتے
- 87 جس جگہ آپ نے نماز ادا کی ہوتی وہاں نماز ادا کرنے کی کوشش کی
- 88 حضور کا بقیہ خود لینے کی کوشش کرتے
- 90 روزہ چھوڑ سکتی ہوں مگر آپ کا بقیہ نہیں چھوڑ سکتی
- 90 اپنی والدہ کے لیے بھی بچانا
- 91 میں یہ کھانا نہیں کھاؤں گی



- 92 حضرت علیؑ نے ابروؤں کا پانی منہ لگا کر چوس لیا
- 92 آپ کے پورے لگنے والی جگہ سے کھاتے
- 93 آپ نے ہاتھ روک لیا
- 94 اس جگہ منہ لگا کر پیتے جہاں آپ کا منہ مبارک لگا ہوتا
- 95 مجھے اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا
- 96 باب ۵ صحابہ اور ادب مصطفیٰ ﷺ
- 97 سایہ دار درخت آپ کے لیے چھوڑ دیتے
- 97 اچھے کام ایجاد کرنے والوں کو دعائیں دیتے
- 97 نماز میں تاخیر ہونے پر روتے
- 100 یہ بتلاتے کہ حضور نے فلاں کو جنتی قرار دیا
- 100 حضرت عبداللہ بن سلام جنتی ہیں
- 101 آپ نے نام رکھا ہے تو بات ختم
- 101 اس کا نام عبدالرحمن ہے
- 102 حضور کے دروازے پر ناخنوں سے دستک دیتے
- 102 آپ کے مقدس اسم گرامی کا ادب کرتے
- 104 ام المومنین کا مثالی ادب
- 105 آپ سے بلند بیٹھنے اور رہنے کو بے ادبی تصور کرتے
- 106 یہ حضور کا اضافہ ہے میں اسے کبھی اپنے سے جدا نہیں کروں گا
- 107 اس ہار کو کبھی اپنے سے جدا نہیں کروں گی
- 108 حضور کی عطا کردہ کنیت کو محبوب رکھتے
- 109 یہ بال نہیں کٹوانے دوں گی
- 109 ہر روز سر کو دو دفعہ تیل لگانا
- 110 اپنے آقا کے حضور اچھی چیز پیش کرتے
- 110 محبت سے آپ کو اپنا محبوب کہتے
- 111 ہر رات محبوب کا دیدار
- 111 میرے محبوب اسے ناپسند فرماتے



- 111 محبوب کے بعد کسی کو نہ دیکھوں
- 112 اس ہاتھ نے جب سے محبوب کی بیعت کی ہوئی ہے
- 112 میرے محبوب نے تجھے چوما ہے
- 113 میری آنکھوں نے محبوب کی زیارت کا شرف پایا
- 113 میرے محبوب نے وصیت فرمائی
- 114 محبت سے آپ کو اپنا خلیل کہتے
- 115 کیا میں اپنے محبوب کی سنت ترک کر دوں؟
- 116 باب ۶ صحابہ اور شفقت نبوی ﷺ کا تذکرہ
- 117 شفقت و کرم فرمایا
- 117 بال پہلے اُگ آتے
- 117 یہ نوجوان ایک قرن گزارے گا
- 119 اس پر رسول اللہ نے ہاتھ رکھا تھا
- 120 مجھ پر حضور نے کلی کا پانی ڈالا تھا
- 120 حضور میرے بال پکڑا کرتے
- 121 حضور نے میرے اس کان کو ہاتھ میں لیا تھا
- 122 آپ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا تھا
- 123 میری آنکھوں کو آپ نے لعاب دہن لگایا تھا
- 123 میرا نام حضور نے رکھا
- 124 حضور نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا
- 124 میری پنڈلی پر آپ نے لعاب دہن لگایا تھا
- 125 میرے باغ میں آپ تشریف لایا کرتے
- 125 میری شادی میں رسول اللہ نے بھی شرکت فرمائی
- 126 مجھ سے آپ نے قرآن سنا
- 127 مجھے ابو جہل کی تلوار بطور انعام دی
- 128 میں نے ستر سے زائد سورتیں آپ کے مبارک منہ سے سنیں
- 128 میرے والد گرامی نے آپ کی دعوت کی



- 128 میری پھوپھی نے آپ کی دعوت پکائی  
آنکھوں کی تکلیف پر رسول اللہ کی تشریف آوری
- 129 میرے چہرے سینہ اور بطن پر دست اقدس رکھا
- 129 مجھے آپ نے لباس پہنایا
- 130 دست نبوی کی برکت سے یہ آنکھ دوسری سے خوبصورت اور تیز ہے
- 131 یہ آنکھ دکھتی نہیں
- 131 دیکھو یہ رخسار دوسرے سے خوبصورت ہے
- 132 مجھے آپ کے ساتھ سواری کا شرف ملتا تھا
- 132 میری عیادت کے لیے آپ تشریف لاتے
- 133 اگر میں مٹی بھی خریدوں تب بھی نفع ہوتا ہے
- 133 سو سال کے بعد چہرہ تر و تازہ
- 134 آپ کا وصال میرے گھر اور میری گود میں ہوا
- 135 اللہ تعالیٰ نے وصال کے وقت ہم دونوں کا لعاب جمع فرمادیا
- 135 میرے اس حجرہ میں فرمایا
- 135 میں نے ان ہاتھوں سے خوشبو لگانے کا شرف پایا
- 136 ہمیں بھی دعاؤں میں شریک رکھنا
- 136 میں نے اس ہاتھ سے آپ کی بیعت کی
- 137 آپ نے میرے چہرے پر وضو کا پانی چھڑکا
- 137 میری آنکھوں نے حضور کی زیارت کا شرف پایا
- 138 مجھ سے قرض لیا اور واپس فرماتے ہوئے دعادی
- 138 میں نے آپ سے دو طرح کے علوم سیکھے
- 138 میرے جسم پر آپ نے دست اقدس رکھا
- 139 میں نے آپ کے دست اقدس کو چوما
- 139 کاش میں آپ کے ساتھ کھانا کھا لیتا
- 140 مجھے پکڑ کر گود میں بٹھانا یاد ہے
- 140 آپ کی ناراضگی دشمن کے حملہ سے زیادہ پریشان کن ہے
- 141



- 142 یہ بیان کرتے کہ آپ کی بات رب کریم نالتا نہیں ہے
- 142 اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کو پورا کرنے میں جلدی کرتا ہے
- 143 جس کے لیے حضور نے دعا فرمائی ہوتی اس کے ساتھ شرکت چاہتے
- 144 نسیان کا علاج
- 145 ایک دن یہ کرم بھی ہوا
- 146 آپ سے شفاعت کا وعدہ لیتے
- 146 یا رسول اللہ کہاں تلاش کروں
- 147 خوشبو سے پہچان لیتے حضور تشریف لارہے ہیں
- 148 حضور کی بیعت کے بعد ہاتھ کی بھی حفاظت کرتے
- 149 دوپہر کا کھانا اور قیلولہ نماز جمعہ کے بعد کرتے
- 150 ضرورت کے وقت کھڑا ہو کر کھاپی لیتے۔
- 150 میں نے حضور کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا
- 150 کہتے آپ کی مثل کوئی نہیں
- 151 آپ کی مثل کسی ماں نے نہیں جنا
- 152 اللہ و رسول کی محبت میں دنیاوی عیش کو قربان کر دیتے
- 152 جنگ کے سخت مرحلہ میں آپ کی پناہ لیتے
- 153 روز قیامت بھی عرض کروں گا کہ میں ادنیٰ ترین خادم ہوں
- 154 گستاخ کے قتل کی اجازت چاہتے
- 156 لوگ کہیں گے کہ میں اپنے صحابہ کو قتل کروا دیتا ہوں
- 157 قتل کو صرف گستاخ نبی کے ساتھ مخصوص سمجھتے
- 158 خدمت اقدس میں حاضری کے لیے باری مقرر کر لیتے
- 159 میت کا قرض اپنے ذمے لے لیتے
- 162 نعت خوان کا احترام
- 163 آپ کی احادیث لکھ لیا کرتے
- 164 یہ شان صرف رسول اللہ کی ہے
- 164 میری انگلیاں اور پورے آپ جیسے نہیں



- 165 ملاقات پر ایک دوسرے کو سورۃ العصر سناتے
- 166 آئے ہم بھی یہ سورہ مبارکہ پڑھیں اور سنیں
- 167 تلاوت قرآن کرتے ہوئے روتے
- 168 قرآن کو چوما کرتے
- 169 غضب اللہ و غضب رسولہ
- 171 صدقۃ الی اللہ والی رسولہ
- 171 ہماری جان و مال و اولاد اللہ و رسول کی ہے
- 172 میں اور میرا مال رسول اللہ کا ہی ہے
- 174 اللہ و رسولہ امن
- 176 یہ احسان و فضل سب اللہ و رسول کا ہے
- 177 باب کے صحابہ اور احترام نبوی ﷺ
- 178 ناپاک حالت میں آپ کی سواری کو ہاتھ نہ لگاتے
- 179 آپ کی سواری کے پیشاب کی خوشبو کستوری سے بڑھ کر ہے
- 180 سواری پر حضور کے آگے نہ بیٹھتے
- 183 کسی سواری کا آپ کی سواری سے آگے گزرنا بھی ان کو ناگوار گزرتا
- 184 سواری پر قائم نہ رہ سکنے کی صورت میں آپ سے عرض کرتے
- 186 اپنی سواری کو تیز رفتار کرنے کے لیے آپ سے ٹھوکر لگواتے
- 187 حضرت فاروق اعظم اور خاندان نبوی کا احترام
- 188 تمہارا حق میرے بیٹے سے زیادہ ہے
- 188 سیدہ عائشہ کو بارہ ہزار
- 189 موتیوں کی ڈبیہ سیدہ عائشہ کی خدمت میں
- 190 سرفہرست خاندان نبوی کے نام
- 190 حضور کا بلال ہی بہتر و افضل ہے
- 191 حضرت ابو بکر و حضرت عباس کا ادب
- 191 آپ کے رشتہ داروں سے زیادہ محبت کرتے
- 193 حصول برکت کے لیے آپ کے خاندان میں رشتہ کرتے



- 194 حضور کے خاندان کی لڑکی پر لڑکی نہ دیتے
- 194 مجھے آپ کے چچا کا اسلام اپنے والد کے اسلام سے زیادہ محبوب ہے
- 196 اے عباس آپ کے اسلام لانے کی مجھے زیادہ خوشی ہے
- 196 حضرات حسنین کریمین اور حضرت عبداللہ بن عباس کا جواب
- 197 حضرت ابو ہریرہ کا امام حسین کے پاؤں صاف کرنا
- 198 حضور کے رشتہ داروں کو وسیلہ بناتے
- 199 باب ۸۔ محبوب خدایتعالیٰ کی دعائیں
- 200 مختلف مواقع پر کی جانے والی دعائیں محفوظ کر لیتے
- 200 نماز کے بعد آپ کی دعائیں
- 201 ہمیں حضور نے یہ نصیحت فرمائی تھی
- 202 یوم عرفہ کی دعا
- 203 حضور کے معمولات مبارکہ کو شمار کرتے
- 203 عرض کرتے ہمیں کوئی نصیحت فرمائیے
- 204 یاد قبر پر روتے
- باب ۹ صحابہ اور حضور کی پسند
- 207 حضور کی پسند کا ذکر کرتے
- 207 آپ کی ناپسند کا بھی ذکر کرتے
- 207 آپ کی پسند کو پسند کرتے
- 208 کدو سے پیار
- 209 سرکہ سے پیار
- 210 حضور نے اسی طرح قمیض کاٹ دی
- 210 حضور نے بھی یوں ہی کیا تھا
- 211 ہمیشہ گریبان کھلا دیکھا
- 211 میں نے رسول اللہ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا
- 212 باب ۱۰۔ صحابہ اور زیارت نبوی ﷺ
- 213 زیارت نبوی اور سیدنا ابو بکر صدیق



- 213 چہرہ اقدس تکتے رہنے کی آرزو  
 214 روزانہ زیارت نہ کریں تو مرجائیں  
 215 لذت دیدار کی وجہ سے آنکھیں نہ جھپکتے  
 216 سفر سے واپسی پر پہلے زیارت کرتے  
 217 آپ کی یاد میں روتے  
 217 سیدنا ابو بکر صدیق کے وصال کا سبب  
 217 مسکراہٹیں رخصت ہو گئیں  
 218 اب دنیا قابل دید نہ رہی  
 218 مصطفیٰ کی یاد آگئی  
 219 میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے  
 219 تذکرہ ہوتے ہی رقت کا طاری ہونا  
 220 زیارت کے بغیر چین نہ پاتے  
 220 جنت میں آپ کی سنگت کے لیے دعائیں کرتے اور کرواتے  
 221 یہ دعا میں نے کبھی ترک نہیں کی  
 222 اب دنیاوی تکالیف کی کیا پرواہ  
 222 آپ کی رفاقت کے لیے اسلام لایا ہوں  
 223 باب ۱۱۔ اللہ کے نبی ﷺ ہی ہم سب سے بڑے ہیں  
 225 عمر میں زیادہ ہونے کے باوجود کبھی بھی اپنے آپ کو حضور سے بڑا نہ کہتے  
 226 بڑے رسول اللہ ہی ہیں  
 226 بڑے آپ ہی ہیں البتہ میں عمر رسیدہ ہوں  
 226 آپ ہی بڑے اور افضل ہیں  
 227 آپ ہی معزز و بڑے ہیں  
 227 بابی و امی یا رسول اللہ  
 228 میں قربان جاؤں  
 231 باب ۱۱۔ صحابہ کرام اور جذبہ شہادت  
 236 اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے  
 237



- 237 بوقت شہادت نماز مختصر کر دیتے
- 238 اپنے مالک کی رضا کے لیے شہادت
- 239 حالت جنگ میں نیند
- 240 خندق کھودتے ہوئے نیند
- 240 شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
- 241 سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا
- 242 انہیں شراب سے بڑھ کر شہادت میں لذت ہے
- 243 صبح و شام صحابہ کرام کی دعا
- 243 میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو
- 244 مجھے اٹھا کر دشمن کے باغ میں پھینک دو
- 245 قلعہ کے اندر سیڑھی کے ذریعے جاتا ہوں
- 246 دنیا کی کوئی طاقت انہیں جھکا نہ سکی
- 247 جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے کر لے
- 249 باب ۱۲۔ صحابہ اور اہل علم کی قدر و منزلت
- 250 اہل علم کی قدر کرتے
- 250 حضرت ابن عباس نے حضرت زید کی رکاب پکڑ لی
- 251 حضرت فاروق اعظم اور ابن عباس کی قدر و منزلت
- 253 ایک دوسرے کا دفاع کرتے
- 255 ایک دوسرے کا مقام تسلیم کرتے
- 257 صراطِ مستقیم سے مراد رسول اللہ اور صاحبین ہیں
- 257 بارگاہِ الہی میں سب سے قریبی وسیلہ
- 258 مجھے حضرت عمر سب سے محبوب ہیں
- 258 حضور ان دو اصحاب سے محبت فرماتے
- 259 عتبہ مجھ سے ایک سال پہلے آپ کے خادم بنے
- 259 حضرت علی کی تین فضیلتیں
- 260 حضرت عبداللہ بن مسعود کو اہل بیت کا فرد سمجھتے



میں ان سے محبت رکھتا ہوں

260

اے اللہ جو ان سے محبت رکھے

261

باب ۱۳۔ اپنے آپ پر دوسروں کو فوقیت

263

اپنے آپ پر دوسروں کو فوقیت دیتے

264

بکری کی سری سات گھروں سے واپس آگئی

265

پانی اس دوسرے کو پلا دو

266

آپ کا راز کسی کو نہ بتلاتے

267

بیٹے آپ کے راز کو خوب مخفی رکھو

267

میں نے والدہ کو بھی نہیں بتایا

268

میں آپ کا راز کسی کو نہیں بتاؤں گا

269

باب ۱۴۔ آنسو یہاں بہائے جائیں

270

حضور کے رونے پر صحابہ کرام بھی رو پڑتے

271

حضور والدہ کے مزار پر

272

حضور کی بھوک دیکھ کر رو پڑتے

273

اپنے اوپر دنیا کی کشادگی پر روتے

275

جہاد میں عدم شرکت پر روتے

275

میں تو آپ کے بعد کبھی خلیفہ نہیں بنوں گا

276

علیٰ رونے کا سبب کیا ہے؟

276

آپ کی تکلیف برداشت نہ کر سکتے

277

حضور کے فقر اختیار کو یاد کر کے روتے

279

انہوں نے یاد دلایا ہے

279

باب ۱۵۔ حکم کے منتظر صحابہ

281

فی الفور عمل کرتے

282

مسجد سے باہر ہی بیٹھ گئے

282

قبیلہ بنو غنم میں بیٹھ گئے

282

مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے

283



- 283 تمام نے انگوٹھیاں پھینک دیں
- 284 جب اسے حضور نے پھینک دیا
- 284 مکان گرا کر حاضر ہو گئے
- 285 تاحیات بیٹے سے گفتگو نہ فرمائی
- 286 جس حال میں بھی ہوتے آپ کی آواز پر حاضر ہوتے
- 287 راتیں بھی آپ کی چوکھٹ پر گزارتے
- 288 شادی خدمت میں رکاوٹ بن جائے گی
- 290 ساری زندگی آپ ہی کی خدمت کروں گا
- 291 باب ۱۶۔ صحابہ اور روضہ اقدس کی حاضری
- 292 روضہ اقدس پر حاضری دیتے
- 292 میں اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوں
- 293 سیدہ عائشہ مزار اقدس کے پاس ہی سو جایا کرتی تھیں
- 294 مزار اقدس کو ہاتھ لگاتے
- 294 مزار اقدس اور حضرت معاذ کا رونا
- 296 آستانہ محبوب پر قابل رشک موت
- 295 ام المومنین روضہ اقدس کی زیارت کروا تیں
- 297 سیدنا بلال مزار انور کے ساتھ چمٹ کر روتے
- 299 کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی میری
- 299 اہل مدینہ کے لیے ام المومنین کی اہم تجویز
- 300 مزار اقدس پر حاضر ہو کر بارش کے لیے دعا کا عرض کرنا
- 302 میں آپ کا پڑوس نہیں چھوڑ سکتا
- 303 دوسروں کو زیارت کی دعوت دیتے
- 304 زندگی کے آخری لمحات میں صحابہ کی آرزو
- 305 اگر اللہ کے حبیب کو تکلیف پہنچی تو
- 306 آپ کے ہوتے ہوئے ہر غم ہیچ ہے
- 307 اس حال میں محبوب کے پاؤں میں کاشا چھنا پسند نہیں



- 308 مسجد نبوی کا احترام کرتے  
 308 وہاں اونچی گفتگو نہ کرنے دیتے  
 309 مسجد نبوی میں بے حرکت ہو جاتے  
 310 گویا ان کے سر ہیں ہی نہیں  
 310 صحبت نبوی میں سر جھکا کر بیٹھتے  
 311 آپ کے احترام میں مجلس ذکر میں خاموشی  
 312 مجلس میں آپ کے ارد گرد حلقہ بنا کر بیٹھتے  
 313 سواری کے ارد گرد چلتے  
 313 مجلس میں بعض اوقات آپ کے پیچھے بیٹھ جاتے  
 314 جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے  
 314 صحبت نبوی میں پاکیزگی کی حالت میں بیٹھتے  
 315 ادباً حرکت نہ کرتے  
 315 ڈنگ کھا لیا مگر حرکت نہ کی  
 316 میں آپ کی وجہ سے اپنی جگہ سے نہ ہلی  
 318 پشت پر تیر پر تیر لگے مگر حرکت نہ کی  
 319 ہاتھ شل ہو گیا مگر بیٹھے نہیں  
 320 یہ دن تمام کا تمام طلحہ کا ہے  
 321 حضور کے وصال کے بعد ہمارے اندر تبدیلی آئی ہے  
 322 کسی پر بوجھ نہ بنتے  
 322 مجھے بتائیں بازار کدھر ہے  
 323 جو نیت رسول اللہ کی وہی میری ہے  
 324 نیک بات کے نہایت حریص تھے  
 327 آپ کے وعدہ کو پورا کرتے  
 328 صحابیات اپنے ہاتھوں سے کپڑا بنا کر پیش کرتیں  
 328 اہل میت کھانا نہ پکاتے  
 329 فوت ہونے والے کے ہاتھ فوت ہونے والے کو سلام بھیجتے  
 331 حضرت محمد بن منکدر کا بارگاہ نبوی میں سلام



باب ۱

اپنی آمد کا انتظار  
صلی اللہ علیہ وسلم







## آپ کی آمد کا انتظار

امام بخاری ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں جس دن سے اہل مدینہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلوم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہر مدینہ تشریف لائے ہیں تو وہ ہر روز صبح کی نماز ادا کر کے دوپہر تک شہر مدینہ سے باہر مقام حترہ پر آپ کا انتظار کرتے۔

ان المسلمین بالمدینہ لما  
یخرج رسول اللہ ﷺ  
وسلم من مكة وتوقفوا  
قدومه كانوا يخرجون  
اذا صلا الصبح الح  
ظاہر الحرة ينظرونه حتى  
تغلبهم الشمس على الظلال  
ويؤذيهم حر الظهيرة  
فاذ لم يجدوا ظلاء  
دخلوا وذلك في ايام

جب مسلمانوں کو معلوم ہو کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
مکہ سے مدینہ طیبہ روانہ ہو چکے  
تو وہ ہر روز نماز فجر کے بعد  
مقام حترہ پر آکر انتظار کرتے  
حتی کہ دھوپ تیز ہو جاتی،  
سایہ نہ پاتے تو واپس گھروں  
کو چلے جاتے۔

حارة .

حتی کہ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی وہ انتظار کر کے  
واپس جا چکے تھے ایک یہودی نے آپ کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا وہ  
بے ساختہ پکار اٹھا۔



یا محشر الحرب هذا صابحکم  
 الذی تنتظرون  
 اے عربو! یہ تمہارے ساتھی  
 ہیں جن کا تم انتظار کرتے ہو۔  
 قد جاء

یہ آواز کالوں میں پڑتے ہی اہل مدینہ استقبال کے لیے واپس آئے  
 فقام المسلمون الی السلاح  
 تمام مسلمان ہتھیار سجا کر مقام  
 فلقد امر رسول اللہ صلی اللہ  
 حرہ پر استقبال کے لیے حاضر  
 علیہ وسلم بظہر الحرۃ  
 ہو گئے۔

چودہ دن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبا تشریف میں اقامت پذیر رہے وہاں  
 مسجد قبا کی بنیاد رکھی۔ تمام ظاہری حیات آپ ہفتہ کے روز پیدل یا سوار ہو کر  
 مسجد قبا تشریف لاتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو مسلمان با وضو  
 ہو کر مسجد قبا آئے اور وہاں دو رکعات نماز اللہ کے حضور ادا کرے۔ اسے  
 عمرہ کا ثواب نصیب ہوگا۔

## استقبالیہ ترانہ

پر وگرام کے مطابق بچے اور نوجوان شہر مدینہ کے مختلف راستوں اور کلیوں  
 میں جلوں کے آگے آگے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے مبارک الفاظ اور نعروں سے لوگوں کو آگاہ کرے۔ تھے اور جلوں کا راستہ  
 بنا ہے تھے وہاں بچے بچیاں اور خواتین مل کر ترانہ بھی پڑھ رہی تھیں۔ امام بیہقی  
 اور زین نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا۔

لما قدم رسول اللہ صلی اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ  
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مدینہ طیبہ پہنچے تو تمام خواتین بچے



جبل النساء والصبیات  
والولاء لا یقلن  
اور نوجوان یہ ترانہ پڑھ رہے  
تھے۔

طلع البدر علینا  
وجب الشکر علینا  
ایہا المبعوث فینا  
مثنیات الوداع  
مادعا لله داع  
حبئت بالامر المصراع  
(سبل الہدی وارشاد ۳ : ۲۷۱)

شہر مدینہ کی طرف روانگی کے موقع پر

استقبالی جلوس کی چند جھلکیاں !

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا شریف سے مدینہ طیبہ روانہ ہوئے جود کا  
روز تھا۔ آپ نے قصوار اونٹنی لانے کا حکم دیا۔ تمام مسلمان جمع ہو گئے  
رکب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ناقۃ القصوار والناس  
معہ عن یمینہ وعن شمالہ  
و خلفہ منہم الماشی  
والراکب  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی  
پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کے  
ارد گرد تھے اور کوئی پیدل تھا  
اور کوئی سوار۔

بنو نجار کے نوجوان تلواریں بستے جلوس کو کنٹرول کر رہے تھے جیسے جیسے  
جلوس شہر مدینہ کی طرف بڑھتا جا رہا تھا اس میں لوگوں کے ہجوم کا اضافہ ہو رہا تھا۔  
فتلحہ الناس فخر حوا  
فی الطریق و علی الابعاس  
تمام لوگ راستوں میں کھڑے  
آپ کا استقبال کر رہے تھے۔



## نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت

اس مقدس و مبارک جلوس میں جو خود بصورت نعرے لگ رہے تھے اس میں بار بار اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور حضور کی رسالت کا اعلان تھا۔

صا را الخدم والصبيات  
يقولون و الله اكبر جاءنا  
رسول الله جاء محمد  
خدا م اور بچے گلیوں میں یہ کہتے  
ہوئے پھیل گئے۔ اللہ اکبر،  
اللہ سب سے بڑا ہے، رسول اللہ  
تشریف لے آئے آقا محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

اس استقبالیہ جلوس میں شریک ایک مشہور صحابی خادم رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جس میں اس وقت بچہ تھا۔

انی لاسعی مع العلمات اذ  
قالوا محمد جاء  
میں بھی ان بچوں کے ساتھ تھا جو  
کہہ رہے تھے حضرت محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں

## پانچ صد انصاری نوجوانوں کے دستہ کی سلامی

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں مدینہ طیبہ کے قریب پہنچ آئے تو وہاں سے ایک آدمی کو دوڑایا گیا جو انصاری مدینہ کو اطلاع کرے۔ اطلاع ملتے ہی

فاستقبلهما نرہا خمس مائة  
من الانصار  
پانچ صد انصاری نوجوانوں کے  
دستہ نے آپ کا استقبال  
کرتے ہوئے سلامی پیش کی۔



انہوں نے آپ کو شہرِ مدینہ میں داخلہ کے وقت خوش آمدید کہا۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ آگے بڑھے تو اب جلوس کی صورت حال  
 یہ بن چکی تھی کہ تمام اہلِ مدینہ آپ کے استقبال کے لیے اُٹھ آئے تھے۔

فخرج اهل المدينة حتى  
 ان العواتق لفوت  
 البيوت يتراءينه ليلن  
 ايهم هو؟ ايهم  
 هو؟  
 تمام اہل مدینہ اور حتیٰ کہ پردہ دار  
 خواتین بھی چھتوں پر زیارت  
 کے لیے نکل آئیں اور وہ ایک دوسرے  
 سے پوچھتیں رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کون سے ہیں؟

(سُبل الہدیٰ : ۳ : ۲۷۱)

## تمام مرد و خواتین گھروں کی چھتوں پر

جیسا کہ مذکورہ روایت میں گزرا کہ باپردہ خواتین بھی گھروں سے باہر آگئیں۔  
 جلوس میں ہجوم کا یہ عالم تھا کہ اب راستوں اور گلیوں میں جگہ نہ رہی۔  
 شہرِ مدینہ میں استقبال کی جھلکیاں بیان کرتے ہوئے امام مسلم حضرت عثمان  
 بن عمر کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں۔

فصعد الرجال والنساء  
 فوق البيوت  
 مرد و خواتین آپ کی ایک جھلک  
 دیکھنے کے لیے گھر کی چھتوں پر  
 چڑھ گئے۔

## مدینہ کے درو دیوار یا محمد یا رسول اللہ کے نعرے گونجنے لگے

شہرِ مدینہ کی ہر گلی اور راستہ میں بچے اور نوجوان یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائیں



بلند کر کے لوگوں کو اطلاع کر رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہو چکی ہے

نوجوان بچے شاہراہوں پر پکارتے ہوئے  
پھیل گئے یا محمدا یا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم۔

وتفرق العلمان والخدم  
فی الطرق ینادون  
یا محمد یا رسول اللہ یا احمد  
یا رسول اللہ

(المسلم: ۲ : ۴۱۹)

## وہ استقبال کا منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس استقبال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تھا  
جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ طیبہ تشریف آوری پر اہل مدینہ نے کیا تھا، خود بھی  
اس میں شریک ہوئے تھے۔ زندگی میں جب بھی مدینہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم کی آمد کا ذکر ہوتا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے۔ وہ منظر آج بھی میرے  
سامنے ہے۔

گویا میری اب بھی نگاہوں میں ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری  
پر ہیں اور ان کے پیچھے حضرت ابوبکر  
رضی اللہ عنہ سوار ہیں اور بنو نجار  
کے لوگ آپ کے ارد گرد چل رہے  
ہیں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم حضرت ابویوب کے ہاں پہنچے۔

فکافی النظر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم علی  
ساحلہ و ابوبکر رد فہ  
و مسلاً بنی النجار حوالہ  
حتی القی بقتنا الج ابویوب  
(ابوداؤد: ۱ : ۴۵)



## تشریف آوری پیر اندازی کا پروگرام

امام احمد اور امام ابو داؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہر مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے اس خوشی کے موقع پر جو مختلف پروگرام کیے ان میں ایک تیر اندازی کا پروگرام بھی تھا جو اس دور کا مشہور مشغلہ تھا۔

لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینة لعبت الحبشة بحراہبا فرحا لقد و ماہ  
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ کی آمد کی خوشی میں حبشی لوگوں نے تیر اندازی کر کے آپ کا استقبال کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس مقدس جلس کی روایت بیان کرتے ہوئے کہا کرتے۔

فما رأینا منظرًا ابثیہا  
 یہ یومئذ  
 ہم نے ساری زندگی بھرا یا  
 منظر کبھی نہیں دیکھا۔

(بسی الہدیٰ والرشاد ۳ : ۲۷۱)

## سفر سے واپسی پر آپ کا استقبال کرتے

جب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر پر شہر مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے، صحابہ کرام اور اس سے ہو جاتے جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے صحابہ استقبال کے لیے پہنچ جاتے۔



۱ - حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
 كنا نستقبل النبي صلى الله عليه  
 وسلوا اذا جاء من سفره -  
 (اخلاق النبي وآدابه ، ۲۰۷)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر  
 سے واپس تشریف لاتے تو ہم آپ  
 کا استقبال کیا کرتے تھے۔

۲ - ابوداؤد میں انہی سے مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ استقبال  
 شہر مدینہ سے باہر کیا جاتا تھا۔

كان النبي صلى الله عليه وسلم  
 اذا قدم من سفر استقبال  
 بناء فائنا استقبال اول جعله  
 امامه فاستقبل بي نحمله  
 امامه ثم استقبال بحسن  
 فجعله خلفه فدخلنا المدينة  
 وانا كذلك -

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سفر سے واپس تشریف لاتے ہم  
 استقبال کرتے، جو بچہ پہلے پہنچ جانا  
 اسے اپنے آگے بٹھالیا کرتے۔ اس  
 وقوعہ میں پہلے پہنچا مجھے آپ نے آگے  
 بٹھالیا پھر آپ کے نو اسے حسن آٹے  
 تو انھیں پیچھے بٹھالیا۔ ہم مدینہ میں  
 اسی حال میں داخل ہوئے۔

۳ - حضرت سائب بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوة تبوک سے واپس تشریف لائے تو۔  
 تلقاه الناس فلقينته مع  
 الصبيان على ثنية الوداع  
 (ابوداؤد، کتاب الجهاد)

ثنية الوداع کے مقام پر لوگوں  
 نے آپ کا استقبال کیا میں بھی بچوں  
 کے ساتھ آپ کے استقبال کرنے  
 والوں میں شامل تھا۔



## آپ شریف لاتے تو کھڑے ہو جاتے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارکہ میں یہ بات تھی ہی نہیں کہ کوئی میرے لیے تعظیماً قیام کرے اسی لیے بعض اوقات صحابہ کو قیام کرنے سے منع بھی فرماتے۔ شریعت نے ان کے لیے ایسے قیام سے منع کیا ہے جن کی خواہش ہو کہ ہمارے لیے قیام کیا جائے۔ اگر ایسی بات نہ ہو تو ادا یا و تعظیماً اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کے لیے تعظیماً قیام جائز ہے۔

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قد رأینا رسول اللہ	جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم قام فقمنا	کو کھڑا دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے
و قد فقمنا	اور جب آپ بیٹھ جاتے تو ہم بھی
(مسناحد ۱ : ۱۳۲)	بیٹھ جاتے۔

## ۲ حجرہ انور میں داخل ہونے تک کھڑے رہتے

حضرت ہلال کہتے ہیں ہمیں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف فرما ہوتے ہماری تعلیم و تربیت فرماتے۔ فاذا قام قمنا قیاماً حتی نراه قد دخل بعض بیوت انرواجہ (ابوداؤد ۲ : ۳۰۳)

جب آپ مجلس سے اٹھتے ہم بھی اٹھ جاتے پھر آپ کے حجرہ انور میں داخل ہونے تک ہم کھڑے رہتے۔



## ۳۔ سید فاطمہؑ ہمیشہ آپؐ کا کھڑے ہو کر استقبال کرتیں!

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات  
صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف  
لے جاتے۔

اذا دخل علیہا قامت  
من جلسہا فقبلتہ و اجلسہ  
فجلسہا  
جلے ہی آپ ان کے گھر داخل  
ہوتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی  
ہوتیں۔ آپ کے جسم کا بوسہ  
لیتیں اور اپنی نشست پر بٹھاتیں۔  
(الترخیص بالقیام : ۲۲)

یاد ہے یہی معمول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی صاحبزادی کے ساتھ تھا۔  
۴۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے آپ کے لیے قیام کے بارے میں مروی ہے

کان اذا خرج فمنا لہ  
حتی یدخل بیتہ  
(مجمع الزوائد : ۸ : ۲۰)  
جب آپ باہر تشریف لاتے  
تو ہم کھڑے ہو جاتے یہاں تک  
آپ اپنے گھر میں داخل ہو جاتے

یعنی صحابہ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے لیے  
گھر سے باہر تشریف لاتے تو صحابہ تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے  
رہتے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کام سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے  
جاتے۔



## تھک جانے کے باوجود نماز میں آپ کے ادب کی وجہ سے کھڑے رہنا!

بعض اوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نوافل میں صحابہ بھی شریک ہو جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو خوب طویل فرماتے تو وہ تھک جاتے دل چاہتا کہ بیٹھ جائیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے نہ بیٹھتے۔ بلکہ قیام ہی کرتے اور بیٹھ جانے والے خیال کو بدترین تصور کرتے حالانکہ نماز نفل میں شرعاً بیٹھنے کی اجازت ہے۔

حضرت ابو دائل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

صدیت لیلة مع رسول اللہ	ایک رات میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل	صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنا
قائماً حتی اہممت بامر سوء	شرع کی آپ نے اتنا طویل قیام فرمایا
	حتی کہ مجھے سب سے بُرا خیال آیا۔

ہم نے اس تصور کے بارے میں پوچھا۔

وما ہمیت به؟ وہ بُرا خیال کیا تھا؟

انہوں نے فرمایا۔

ہممت ان اقع وادع	مجھے یہ خیال آیا کہ میں بیٹھ
ابنی صلی اللہ علیہ وسلم	جاؤں اور رسول اللہ صلی اللہ
(مسند احمد: ۱: ۴۲۸)	علیہ وسلم کھڑے رہیں۔



باب ۲

گفتگو سے اجتناب



## آپ سے بار بار سوالات نہ کئے جائیں

قرآن کریم نے اہل ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گفتگو کا یہ ادب بھی سکھایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر وقت ہر قسم کے سوالات نہ کیا کریں۔ ایک مقام پر فرمایا :  
 اَمْرٌ تُرِيدُونَ اَنْ تَسْئَلُوْا  
 رَسُوْلَكُمْ كَمَا سَئِلَ مُوْسٰى  
 مِنْ نَّبِيْهِ (البقرہ)

کیا تم اپنے رسول سے اسی طرح سوال کرنا چاہتے ہو جس طرح اس سے موسیٰ سے سوال کئے گئے۔

دوسرے مقام پر فرمایا :-  
 يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا  
 عَنۡ اَشْيَآءٍ اَنْ تُبَدَّلَ لَكُمْ  
 سُوْرًاۙ

اے اہل ایمان! اشیاء کے بارے میں نہ پوچھو اگر انہیں ظاہر کر دیا گیا تو تمہارے لیے برا ہوگا۔

تیسرے مقام پر تو یہ فرمادیا سوال کی ضرورت ہی نہیں۔  
 مَا اَتَكُمْ الرَّسُوْلُ فَاٰخُذُوْهُ وَاٰ  
 نٰهَكُمْ عَنْهُ فَاَنْتَهُوْا۔

جو کچھ تمہیں رسول دیدے وہ لے لو اور جس سے روک دے اس سے بچ جاؤ۔

خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو واضح فرمادیا کہ تمہارا رب بھولنے والا نہیں لہذا جو اس نے تمہیں تعلیم و احکام دینے ہیں وہ از خود عطا فرما دے گا بلکہ فرمایا :-

ان اعظم المسلمین جرما  
 من سأل عن شئٍ لہو مجرم  
 فحرم من اجل مسألتہ۔

مسلمانوں میں بڑا مجرم وہ ہے جس نے ایسی شے کے بارے میں پوچھا جو حرام نہ تھی اور اس کے سوال کی وجہ سے وہ حرام ہو گئی۔

(البتاری، ۲۰ / ۱۰۸۲)



## کاش کوئی سمجھدار دیہاتی آکر سوال کرے

صحابہ کرام قرآنی حکم کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت کم سوال کیا کرتے بعض اوقات سال گذر جاتا، مگر سوال نہ کرتے۔ اگر ان کا جی چاہتا کہ حضور کے بحر علم سے استفادہ کریں تو وہ تمنا کرتے کاش کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارشات کرے، آپ ان کا جواب دیں اور ہم اس سے مستفید ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ صحابہ کی اس کیفیت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

کنا نھینا فی القران ان لسائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شیخ فکان یعجبنا ان یجئ الرجل من اهل البادية العاقل فیسالہ ونحن نسمع المسلم، ۱۶۹/۱

جب قرآن نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرنے سے منع کر دیا تو ہم یہ چاہتے تھے کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور وہ آپ سے کچھ پوچھے اور ہم بھی استفادہ کریں۔

## دوسرے سے سوال کروانے

بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (صحابہ کرام) خود سوال کرنے سے جیا کرتے اور دوسرے کو کہتے اس معاملہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کریں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ مجھے مذی آیا کرتی تھیں چونکہ حضور کی بیٹی میرے گھر تھیں۔

انا استحی ان اسالکما قال المقداد اس لیے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



سے سوال کرنے میں منہم آتی تھی تو  
میں نے مقداد بن اسود سے کہا تو انہوں  
نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا  
(غسل کی ضرورت نہیں) اس میں وضو  
کافی ہے۔

فسألت رسول الله صلى الله  
عليه وسلم عن ذلك -  
(البوداؤد، ۱/۲۷)

## دو سال تک سوال مؤخر کر دیا

صحابہ کرام کے ادب و تعظیم کا یہ عالم تھا کہ حضرت براء بن عازب  
رضی اللہ عنہ کا بیان ہے :-

لقد كنت أريد أن أسأله صلى الله  
عليه وسلم عن الأمر فأؤخره بينتني  
من بهيئته -  
(سبل الہدیٰ، ۱: ۲۳۷)

میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
کسی معاملہ کے بارے میں پوچھنا چاہتا  
تھا لیکن آپ کے وقار و عظمت کی  
وجہ سے دو سال تک میں سوال نہ کر پایا۔

## پوچھتے ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے؟

صحابہ کرام آخرت کے بارے میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے عرض کیا کرتے کہ ہمارا ٹھکانہ کہاں ہوگا جنت میں یا دوزخ میں؟

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک صحابی نے احد کے  
دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا  
ان قتلت فاین انا؟ قال  
الجنة۔

اگر میں آج مارا جاؤں تو میرا ٹھکانہ  
کہاں ہوگا آپ نے فرمایا تم جنت میں  
جاؤ گے۔



انہوں نے اپنے ہاتھ میں کھانے کے لیے لی ہوئی کھجوریں پھینک دیں اور جہاد میں شریک ہو گئے اور درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

(مشکوٰۃ المصابیح - ص ۳۴۲)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حاضری کے لیے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا انھیں اجازت کے ساتھ ساتھ جنت کی بشارت بھی دو۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: انھیں بھی اجازت کے ساتھ جنت کی بشارت دو، پھر حضرت عثمان تشریف لائے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور حاضری کیلئے اجازت طلب کی تو آپ نے انھیں اجازت کے ساتھ جنت کی خوشخبری سنائی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

فاین انا؟

میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟

آپ نے فرمایا :-

نیرا ٹھکانہ اپنے والد کے ساتھ ہوگا

انت مع ابیک

مسند احمد، ۲/۳۵۲

آپ سے تخلیق کائنات کے بارے میں پوچھنے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحابہ کرام صرف مذہبی رہنما ہی نہیں سمجھتے تھے بلکہ آپ کو دین و دنیا کے ہر معاملہ سے آگاہ تصور کرتے۔ یہی وجہ ہے آپ سے کائنات کی تخلیق کے بارے میں بھی پوچھتے۔



## ۱۔ اشیاء کائنات کی تخلیق کس سے ہوئی؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب میں آپ کی زیارت کا شرف پاتا ہوں تو طابت نفسی و قوت عینی میرا دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

میکریم آت:

فانبتنی من کل شیء؟ مجھے اشیاء کائنات کی تخلیق کے بارے میں آگاہ فرمائیے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر شے کی تخلیق پانی سے ہوئی ہے۔  
(مسند احمد)

## ۲۔ سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ سے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے والدین آپ پر فدا ہوں۔  
انہی خبری عن اول شیء خلقه اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء  
مجھے اس شے سے آگاہ فرمائیے جسے اللہ تعالیٰ نے ہر شے سے پہلے پیدا فرمایا۔  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبلہ  
اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے



الاشیاء نور نبيك من نوره  
سے تیرے نبی کے نور کو اپنے سے  
(المواهب اللدنیہ)  
پیدا فرمایا۔

۳۔ یہ پوچھتے آپ نبی کب بنائے گئے؟

ہر مسلمان کو علم ہے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس  
سال عمر کے بعد نبوت کے اعلان کا حکم فرمایا۔ صحابہ کرام تو اس سے بطریق اولیٰ  
جانتے تھے۔ مگر انھیں یہ بھی علم تھا کہ محبوب خدا کا تعلق اللہ تعالیٰ سے  
اب قائم نہیں ہوا بلکہ یہ اس وقت سے ہے جب باقی مخلوق ابھی پیدا  
ہی نہ ہوئی تھی گویا چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت دیگر لوگوں کیلئے  
ہئے۔ آپ کے لیے نہیں۔ کیونکہ آپ کا تعلق تو اللہ تعالیٰ سے ازل سے ہے  
یہی وجہ ہے صحابہ کرام آپ سے پوچھتے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ  
کو نبوت کب عطا فرمائی، آپ کو محبوب کب بنایا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متی وجبت  
لک النبوة  
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ  
کو نبوت کب ملی؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

و آدم بین الروح والجسد  
(الترمذی، ۲، ۳۳۳)

یعنی ابھی ان کی تخلیق مکمل نہ ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت  
عطا فرما رکھی تھی۔  
درمیان تھے۔



## اُہمات المؤمنین سے مسائل کا حل پوچھنے

صحانہ کرام کا جب کسی معاملہ میں اختلاف ہوتا تو وہ اُہمات المؤمنین خصوصاً سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کرتے، پہلے سلام عرض کرتے اور پھر مسئلہ کا حل دریافت کرتے۔

۱۔ ایک دفعہ ان میں عصر کے بعد نوافل کے بارے میں اختلاف ہو گیا بعض نے کہا حضور عصر کے بعد دو نوافل پڑھا کرتے تھے۔ دوسروں نے اس کی نفی کی حضرت بکیر سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت عبدالرحمن بن ازیہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے حضرت کریم کو ام المؤمنین کے پاس بھیجا اور کہا:

اقراء علیہا السلام منا جميعاً  
وسلها عن الركعتين بعد العصر  
وانا اخبرنا انك تصليهما وقد  
بلغنا ان النبي صلى الله عليه  
وآله وسلم نفى عنها  
ہمارا سب کا سلام عرض کرو اور عصر  
کے بعد دو رکعت نوافل کے بارے  
میں پوچھو ہمیں اطلاع ملی ہے آپ یہ  
نوافل ادا کرتی ہیں حالانکہ ہمیں یہ  
خبر کھلی پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم ان سے منع فرمایا کرتے تھے۔

میں نے جا کر ام المؤمنین کو ان کا سلام اور پیغام دیا تو انہوں نے فرمایا  
یہ مسئلہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جا کر پوچھو، میں واپس ان صحابہ  
کے پاس آیا اور انہیں آگاہ کیا۔

فردونی الی ام سلمة بمثل ما  
ارسلونی الی عائشہ۔  
تو انہوں نے کہا تم حضرت ام سلمہ کے  
پاس جاؤ اور انہیں اسی طرح ہمارا



سلام عرض کرو اور نوافل کے بارے  
میں پوچھو۔

میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، سلام  
پیش خدمت کیا اور مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ایک دن رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد نوافل ادا کئے، میرے پاس اس  
وقت کچھ انصاری خواتین تھیں، میں نے خادم سے کہا حضور کے پاس جا کر  
کھڑے ہو جاؤ اور آپ سے میری طرف سے عرض کرو، میں نے تویہ سن رکھا  
ہے کہ آپ عصر کے بعد نوافل سے منع فرماتے ہو اور میں دیکھ رہی ہوں آپ  
ادا فرما رہے ہیں۔ آپ نے کھڑ جانے کا اشارہ فرمایا۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا  
آج ظہر کے بعد وفد عبد القیس آگیا تھا جس کی وجہ سے میرے دو نوافل ظہر کے  
رہ گئے وہ میں نے اس وقت ادا کئے ہیں۔ (البخاری - ۲: ۶۲۷)

## ۲۔ قرآن کریم سر اپا اخلاق نبوی ہے

سعد بن ہشام کہتے ہیں میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے عرض کیا: اماں جان -

انبئی عن خلق الرسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
فرماتے لگیں:

اقرأ القرآن  
کیا تم نے قرآن پڑھا ہے۔

میں نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا:

ان خلق رسول اللہ صلی اللہ  
تمام قرآن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



علیہ وآلہ وسلم القرآن کے اخلاق کا بیان ہے۔

(المستدرک ۲/۵۴۱)

یعنی جو شخص چاہتا ہے وہ یہ دیکھے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار کیا تھا تو وہ قرآن کا مطالعہ کرے جو کچھ قرآن نے بیان کیا، اس کا سراپا بصورت انسانی حضور کی ذات اقدس ہی ہے۔

## سیدہ عائشہ کا علمی مقام

حضرت عروہ آپ کے علمی مقام کے بارے میں کہتے ہیں

ماریتہ احدثاً اعلو بالحلال والحرام والعلوم والشعر والطب من عائشہ ام المومنین

میں نے حلال، حرام، علم، شعر اور طب میں ام المومنین عائشہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

(المستدرک ۲/۱۲)

امام زہری اس حقیقت کو یوں واضح کرتے ہیں۔

لو جمع علو الناس كلهم شو علو ارجح النبي صلی اللہ علیہ وسلم لكانت عائشہ

اگر تمام لوگوں کا علم جمع کر لیا جائے پھر ازواج مطہرات کا بھی تو عائشہ کا علم ان سب سے زیادہ ہے۔

او سعلو علماً (المستدرک ۲/۱۲)

کسی سے کبھی کوئی سوال نہ کرنے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت سے ان میں اس قدر عزت نفس، خودداری اور تواضع پیدا ہو گئی تھی کہ کبھی بھی کسی سے کوئی سوال نہ کرتے، اگر کوئی



کتابھی آپ مجھے حکم دیں تو کہتے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنے سے منع فرما رکھا ہے۔

۱۔ مجھے میرے حبیب نے سوال کرنے سے منع فرما رکھا ہے

حضرت ابن ابی ملیکہ سے منقول ہے بہت دفعہ ایسا ہوتا۔

سقط الخطام من ید ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔  
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اونٹنی کی نکیل گر جاتی۔

اسے اٹھانے کے لیے اونٹنی کو بٹھاتے اور پھر نکیل اٹھاتے ہم عرض کرتے۔  
افلا امرتنا نناولکھ؟  
ہمیں آپ کیوں حکم نہیں دیتے ہم  
اٹھا کر پیش کر دیا کریں۔

آپ فرمایا کرتے۔

ان حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنی ان لا استال الناس شیئاً (مسند احمد ۱/۲۰۰)

میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھے حکم دیا تھا۔ لوگوں سے کبھی سوال  
نہ کریں۔

۲۔ موت تک سوال نہ کیا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا، آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ اسی طرح تین دفعہ ہوا۔  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا، حکیم یہ مال بڑا خوشنما اور بھانے والا ہوتا ہے جو اسے سخاوت کے لیے حاصل کرے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو اسے جمع کرنے کے لیے حاصل کرے اس میں برکت نہیں رہتی وہ ایسے ہے



جیسے کھائے مگر سیر نہ ہو۔

البيد العلي خير من اليد

السفلى

اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے

والے (لینے والا) ہاتھ سے بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے قسم اس ذات اقدس کی جس نے

آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا :-

آپ کے بعد دنیا سے جانے کے

وقت (موت) تک کسی سے

سوال نہیں کروں گا۔

لا امرأ أحدًا بعدك شيئاً

حتى افارق الدنيا .

اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

انہیں بیت المال اور مال غنیمت سے بہت دفعہ وظیفہ دینے کی کوشش

کی مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

بعد حکیم نے کسی سے سوال

نہیں کیا۔

فلو يرزأ حكيم أحدًا من

الناس بعد رسول الله حتى

توفى . (البخاری، کتاب الزکوٰۃ)



## باغات پکتنے پر پہلا پھل آپ صلی اللہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے

جب صحابہ کرام کے باغات پکتنے تو وہ ہمیشہ ان کا پہلا پھل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کرتے۔ آپ ان کے لیے، ان کے باغات کے لیے اور شہر مدینہ کے لیے دعا فرماتے، کسی بھی سبب سے چھوٹے بچے کو بلا کر اسے وہ پھل دیتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

جب صحابہ کے ہاں پہلا پھل آتا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کرتے حضور اسے لیتے اور دعا فرماتے اے اللہ ہمارے پھلوں میں ہمارے لیے برکت عطا فرما، ہمارے لیے ہمارے شہر مدینہ میں برکت عطا فرما۔ ہمارے صاع اور مد میں برکت دے، یا اللہ ابراہیمؑ کے مقرر بندے اور خلیل نبی ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ کے لیے دعا کی میں مدینہ کیلئے دعا کرتا ہوں انسی طرح دعا جو انہوں نے مکہ کیلئے

كان الذاس اذا راوا اول  
المرجا و ابيه الى رسول الله  
صلى الله عليه وسلم فاذا  
اخذه رسول الله صلى الله  
عليه وسلم قال اللهم بارك  
لنا في ثمارنا وبارك لنا في  
مدينتنا وبارك في صاعنا  
ومدنا اللهم ان ابراهيم  
عبدك و خليلك و نبيك  
وانا عبدك و نبيك و انه  
دعاك ملكة و انا ادعوك  
للمدينة بمثل ما دعاك  
به ملكة و مثله منه قال



شویدا عواصغر ولیدیراۃ  
فیعطیہ ذالک الثمر۔  
(الترمذی ۲ / ۲۰۵)

کی اور اس کی مثل اور بھی پھر سب سے  
چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل عطا  
فرمادیتے۔

ابن ماجہ میں یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان الفاظ  
میں مروی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلو کان اذا اتی باول الثمرۃ  
قال اللہم یاربک لنا فی مدینتنا  
وفی ثمارنا وفی مدننا وفی  
صاعنا بركة مع بركة شو  
یتناولہ احضرو من یحضرہ  
من الولد۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں جب پہلا پھل آتا تو وہ یہ دعا کرتے  
یا اللہ ہمارے شہر مدینہ، ہمارے پھلوں  
اور صاع و مد میں برکت ہی برکت  
عطا فرما۔ پھر جو بچہ موجود ہوتا اسے  
وہ پھل عنایت کر دیتے۔

(ابن ماجہ ۲۲۷)

ابتدائی پھل بچوں کو دینے کی حکمت محدثین نے یہ بیان فرمائی ہے۔  
ان فرج الاطفال بالثمر  
الجدید اسد من فرج  
الکبار۔ (حاشیہ ترمذی ۲ / ۲۰۵)

طبرانی میں پھل آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول حضرت  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یوں منقول ہے۔  
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کان اذا اتی بیاکودۃ الثمرۃ  
جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں ابتدائی پھل آتا تو اسے پہلے



ہنکھوں سے پھر مبارک ہونٹوں سے  
 اُسے لگاتے پھر دعا کرتے۔ اے  
 اللہ جس طرح تو نے اس کی ابتدا  
 فرمائی اسی طرح اس کا آخر بھی بہتر  
 فرما، پھر جو بچہ موجود ہوتا اسے  
 عنایت فرما دیتے۔

وضعها على عينيه شعرا على  
 شفيتها وقال اللهم كما ادرتينا  
 اوله فارنا آخرة ثم تعطيه  
 من يكون عنده من الصبيان  
 (السجوا الكبير لطبرانی)



باب ۳

صحابہ کرامؓ کی دلوائے اور  
نام رکھوائے



## آپ کے بچوں کو گھڑتی دلاتے اور ان کا نام بھی رکھواتے

صحابہ کی خوش بختی کا یہ عام تھا کہ جب بھی ان میں سے کسی کے ہاں بچہ یا بچی پیدا ہوتے تو اسے فی الفور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر کر دیتے۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھڑتی دیں اور اس کا نام بھی رکھیں۔ ان کی آرزو دہوتی کہ بچے کے پیٹ میں سب سے پہلی چیز جو جائے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن یا آپ کی چبائی ہوئی کھجور ہو۔ کیونکہ وہ جانتے تھے اس سے بچوں کو ایسی برکت حاصل ہوگی جو ان کے مستقبل کے حوالے سے مثالی ہو جائے گا۔ حضور ان بچوں کو اپنی گود میں لیتے ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن عطا فرماتے۔ کھجور چبا کر انہیں گھڑتی دیتے بعض اوقات بچے آپ پر پیشاب بھی کرتے۔

آئیے چند پرکیف واقعات سے اپنے آپ کو محظوظ کرتے ہیں۔

(۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جب ہم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں قبیلہ کے مقام پر ٹھہرے تو میرے ہاں عبداللہ بن زبیر کا ولادت ہوئی۔

میں اسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ

وسلم خدمت اقدس میں لائی اور آپ

کی گود میں رکھا۔ آپ نے کھجور منگوائی

اسے چبایا پھر آپ نے اس کے منہ

میں لعاب دہن ڈالا۔ سب سے پہلی چیز

جو بچے کے پیٹ میں گئی وہ اللہ کے

رسول کا لعاب دہن تھا۔ پھر آپ نے

ایتت به رسول اللہ صلی

علیہ وسلم فوضعتہ فی حجرہ

ثم دعا بتمرۃ فمضعها ثم

لقل فی فیہ فکان اول

شی دخل جوفہ ربوتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثم حنکہ بتمرۃ ثم



دعائے و برك عليه  
 (البخاری : ۲ : ۸۲۲)

کھجور کی گھڑتی (گھٹی ادی اور دعا  
 برکت فرمائی۔  
 ۲۔ ترمذی میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب اسمار  
 کے ہاں بیٹا ہوا آپ نے اس کے رونے کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا عائشہ لگتا ہے  
 اسمار کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی ہے۔

فلا تسموه حتی اسمہ  
 فسماہ عید اللہ وحنکہ  
 بتمر بیدہ  
 (سبل الہدیٰ والرشاد ۹ : ۳۶۱)

اس کا نام تم نہ رکھنا اس کا نام  
 میں خود رکھوں گا آپ نے عبد اللہ  
 نام رکھا اور کھجور کی گھڑتی  
 عطا فرمائی۔  
 ۳۔ حضرت ابو طلحہ زید بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرا ایک بیٹا ابو عمیر  
 تھا جو فوت ہو گیا میں اور میری اہلیہ ام سلیم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 میں حاضر ہو کر اپنا دکھ درد بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے  
 دعا فرمائی حضرت ام سلیم کہتی ہیں۔

فولدت غلامًا قال ابو طلحہ  
 احفظہ حتی تاتی بہ البنی  
 صلی اللہ علیہ وسلم فاتت بہ  
 البنی صلی اللہ علیہ وسلم وارسلت  
 معہ تمرات فاخذہ  
 البنی صلی اللہ علیہ وسلم فقال  
 امعہ شیئ قالوا نعم  
 تمرات فاخذہا البنی  
 میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو ابو طلحہ کہنے  
 لگے اسے کچھ نہ دینا یہاں تک کہ اسے  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جایا  
 جائے۔ لہذا بچے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں میں نے بھیجا اور ساتھ کھجور  
 بھی۔ آپ نے بچے کو لیا اور پوچھا گیا  
 کھجور بھی ہے؟ عرض کیا ہاں کھجور بھی  
 ہے۔ آپ نے کچھ کھجور چبائی پھر اپنا



صلی اللہ علیہ وسلم فمضعها  
 ثم اخذ من فيه فجعلها  
 فی فی الصبی وحنكه به و  
 سماه عبد اللہ

لعاب دہن پیدا کھجور اور لعاب دہن  
 کے ساتھ گھڑتی دی اور اس کا نام  
 عبد اللہ رکھا۔

(البخاری ۲ : ۸۲۲)

طبقات میں الفاظ روایت یہ ہیں حضرت انس کہتے ہیں میں نے عرض کیا  
 یا رسول اللہ کو حضرت ام سلیم کے ہاں میرا بھائی پیدا ہوا ہے۔  
 فکہت ان تحنکھ  
 حتی تحنکھ انت  
 ہم نے اسے گھڑتی دینا پسند نہیں کیا  
 تاکہ آپ اسے گھڑتی دیں۔

آپ نے فرمایا گھڑتی کے لیے کوئی چیز ہے عرض کیا کچھ عجوہ کھجوریں ہیں۔  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور لی۔

فمضعه ثم جمعه  
 بریقہ فاوجره ریاہ  
 فتلمظ الصبی فقال  
 حب الا نصار التمر  
 اسے چبایا پھر اسے اپنے لعاب دہن  
 کے ساتھ جمع فرما کر بچے کے منہ میں رکھا  
 بچہ انہیں چاٹنے لگا تو فرمایا انصار  
 کو کھجور سے محبت ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا نام بھی آپ ہی نے رکھنا ہے۔  
 فرمایا اس کا نام عبد اللہ ہے۔

(طبقات ۸ : ۴۳۲)



حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب میری والدہ حضرت ام سلیم کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو مجھے انہوں نے فرمایا اے انس -

انظر هذا الغلام فلا  
يصيبن شيئا حتى  
تغدو به النبي صلى الله  
عليه وسلم يمنكه فغدوت  
به -

اس بچے کا خیال رکھو اسے کوئی شئی  
نہ دی جائے تاکہ صبح کے صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں لے جا کر اسے آپ  
سے گھڑتی دلائی جاسکے۔ پھر صبح  
میں آپ کی خدمت میں لے گیا۔

(البخاری ۲ : ۸۶۶)

۴۔ حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے -

اتته بان لها صغير  
ياكل الطعام فاجلسه  
في حجره فبال على ثوبه  
فدعا بماء فنضحه  
(ردقانی علی المواہب)

میں اپنا چھوٹا بچہ جو ابھی کھانا نہیں  
کھاتا تھا لے جا کر حاضر ہوئی۔ آپ  
نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس  
نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا  
آپ نے پانی منگو کر اس پر چھڑکا۔

(۲ : ۲۷۵)

۵۔ امام یحییٰ بن الہیثم بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ  
عنہ کے بیٹے حضرت یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا مجھے میرے والد حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے۔

اجلسنی رسول الله صلى الله  
عليه وسلم في حجره ومسح  
علي سراسي وسماقي

مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی  
گود میں بٹھالیا اور میرے سر پر دست  
شفقت رکھا اور میرا نام بھی رکھا۔



(سیدنا محمد رسول اللہ : ۳۷۹)

زہیر بن بکار نے ابراہیم بن محمد سے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن زید جب پیدا ہوئے تو ان کے دادا حضرت ابولہبانہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک کپڑے میں لپیٹا۔

فا حضرت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ خلقت کے لحاظ سے آج تک میں نے اتنا چھوٹا بچہ نہیں دیکھا۔

فحنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مسح رأسه و دعاه بالبرکۃ  
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گھڑنی دی۔ سر پر ہاتھ مبارک رکھا اور برکت کے لیے دعا فرمائی۔

راوی کہتے ہیں، ہم نے ان کی قوم میں عبدالرحمن سے طویل قامت کوئی نہیں دیکھا۔ (الاصابہ)

۸ : بخاری و مسلم میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اقی بالمنذر بن ابی اسید الی ابی اسید صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد فوضعه علی فخذہ فقال ما اسمہ ؟ قال فلان قال لکن اسماء المنذر  
میں ولادت کے وقت منذر بن ابی اسید کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ آپ نے اسے اپنی مقدس ران پر بٹھایا اور پوچھا اس کا نام کیا ہے؟ ہم نے بتلایا تو فرمایا اس کا نام منذر ہے۔



(سبل الہدی والرشاد، ۹: ۱۳۶۰)

۹ - حضرت سرع بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے یاسر بن سوید الجھنی کو جہاد کے گھوڑوں کی خدمت کے لیے بھیجا ان کے جانے کے بعد میرا بچہ پیدا ہوا۔ میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قد ولد هذا المولود  
والوہ فی الخیل فسمہ  
یہ بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کا والد  
گاؤوں کی چیراگاہ میں ہے۔

کہتی ہیں

فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علیہ وقال  
اللہم اکثرہم رجلاً واحداً  
ایامانہم ولا تحوجہم  
ولا تر احدانہم خصیة  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اسے لیا۔ بدن پہ ہاتھ پھیرا اور یہ دعا  
کی۔ اے اللہ ان کے مردوں میں اضافہ  
فرما اور ان کی بیوگاں میں کمی فرما۔ ان  
کو محتاج نہ بنا اور ان میں سے کسی کو  
کسی تکلیف کا سامنا نہ ہو۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سبیہ مسرعاً قد اسرع  
فی الاسلام  
اس کا نام مسرع رکھو یہ اسلام کی  
خوب خدمت کرے گا۔

(سبل الہدی والرشاد، ۹: ۱۳۶۱)





## ۱۔ توبہ کرنے پر بال دوبارہ آگ آتے

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا

فاتی المبنی صلی اللہ علیہ وسلم وہ اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میت  
فاخذ بشرة وجهه و  
دعاه بالبرکة  
پہ ہاتھ پھیرا اور برکی دعا فرمائی۔

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں اس بچے کی پیشانی پر کمان کی مانند خوبصورت  
بال آگ آئے وہ جوان ہو گیا۔ جب خوارج (حضرت علی اور اہل بیت کے مخالفین) کا  
دور آیا۔

اصبرہم فسقطت  
الشعرة عن جبهته  
تو اسے ان سے محبت ہو گئی تو وہ  
بال اس کی پیشانی سے دور ہو گئے۔  
اس کے والد نے اسے گھر میں قید کر دیا۔ کہیں بیخارجی ہی نہ ہو جائے  
پھر ہم اس کے پاس گئے اسے نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

المرتوات بركة دعوة  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قد وقعت عن جبهتك  
کیا تو نے نہیں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم کی دعا کی برکت سے اگنے والے  
بال تیری پیشانی سے ختم ہو گئے۔  
سجد اللہ اس نے خوارج سے نفرت کا اظہار کر دیا۔

فرد الله عليه الشعرة بعد  
في جبهته و تاب  
تو اللہ تعالیٰ نے اس کی پیشانی پر  
وہ بال دوبارہ لوٹا دیئے۔

(مسند احمد: ۵ : ۴۳۷)



بچوں اور ملازمین کو پانی دم کرنے کیلئے اپنی خدمت میں بھیجتے۔

صحابہ برکت و رحمت کے حصول کے لیے اپنے بچوں اور ملازمین کو پانی دیکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجتے۔ خصوصاً نماز فجر کے بعد مسجد نبوی کے دروازے پر پانی دم کرنے والوں کی پھیٹر ہوتی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی شفقت فرماتے ہوئے پانی دم فرماتے بچوں سے پیار فرماتے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات نہایت سخت سرد موسم میں بچے فقط دم پر اکتفا نہ کرتے بلکہ عرض کرتے آقا ہمارے پانی میں مقدس ہاتھ بھی داخل فرمادیں تاکہ ہم اس سے خوب برکت حاصل کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی یہ درخواست بھی قبول فرماتے۔ صحابہ کے اس معمول کا تذکرہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز	کان رسول اللہ صلی اللہ
فجر ادا فرماتے تو خدام اہل مدینہ	علیہ وسلم اذا صلی القداة
برتنوں میں پانی کے گرجا حاضر ہوتے آپ	جاء خدم المدينة بانيتهم
صلی اللہ علیہ وسلم ہر برتن میں ہاتھ	فيها الماء فما يوتى باناء الا
ڈالتے۔ بعض اوقات سردی ہوتی تو	غمس يده فيه وربما جاءة
پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں	في القداة الباردة فيغمس
ہاتھ ڈالتے۔	يده فيها (المسلم كتاب الفضائل)

شارح مسلم امام نووی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں

فيه التبرک باثار الصالحين اس میں بزرگوں کے آثار سے تبرک



وبیان ما كانت الصحابة  
عليه من التبرك باثارة  
صلى الله عليه وسلم وتبركهم  
بادخال يده الكريمة في  
الانية (شرح المسلم ۲/۲۵۶) اقدس کا داخل کرنا ہے۔

حضرت ملا علی قاری صحابہ کے اس معمول کی وجہ لکھتے ہیں۔  
ای طلب البركة وحصول  
النعمة وزدال النعمة و  
کمال الرحمة (شرح الشفاء)

امام طیبی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کو پانی میں  
داخل کرنے پر کہتے ہیں۔

لتطيب قلوب الناس لا سيما  
مع الخدم والضعفاء ليتبركوا  
بادخال يده الكريمة في  
اوانيهم (الطیبی)

تاکہ لوگوں کے خصوصاً خدام اور کمزور  
لوگوں کے دل خوش ہوں اور تاکہ وہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس  
کے برتنوں میں دخول کی وجہ سے تبرک  
حاصل کریں۔

بچوں کو بیعت کے لیے پیش کرنے

اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس  
پر خود بھی بیعت ہونے کا شرف پانے اور کوشش کرتے یہ ان کے  
بچوں کو بھی حاصل ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے مجھے میری والدہ



سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر گئیں اور عرض کیا  
 یا رسول اللہ بایعہ  
 یا رسول اللہ سے بیعت کا شرف  
 عطا فرمائیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابھی یہ بچہ ہے۔  
 فمسح رأسی  
 تو آپ نے میرے سر پر  
 (ابوداؤد، کتاب الخراج)  
 ہاتھ پھیرا۔

صرف ہمیں بیعت فرمایا  
 حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے جنوہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے حضرت حسن، حسین، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ  
 عنہم کو بیعت فرمایا۔

ابھی ان کی داڑھیاں نہ تھیں اور  
 نہ وہ بالغ تھے اور ان کے علاوہ  
 کسی بچے کو آپ نے بیعت  
 نہیں فرمایا۔  
 (مجمع الزوائد ۶/۴۰۱)

بچوں کو خدمت اقدس میں لا کر دعا کرتے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بچوں کو نہ صرف گھڑتی دلاتے اور نام  
 رکھواتے بلکہ انہیں ہمیشہ آپ کی خدمت میں لاتے رہتے اور ان کے لیے  
 دعا حاصل کرتے رہتے اور وہ آپ کی زیارت کا بھی شرف پاتے رہتے۔  
 ۱۔ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ، فتح مکہ کے بعد کا منظر بیان کرتے  
 ہوئے کہتے ہیں :-



جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مکہ فتح فرمایا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو لے  
کر آتے تو ان کیلئے آپ برکت کی دعا  
کرتے۔ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے  
مجھے بھی لایا گیا چونکہ میرے جسم پر  
خوشبو تھی، اس وجہ سے میرے سر پر  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہ پھیرا  
۲۔ حضرت عبداللہ بن ہلال انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :-

لما فتح رسول الله صلى الله  
عليه وسلم مكة جعل اهل  
مكة يا توتة بصياهم  
فيدعوا لهم بالبركة ويمسح  
رؤسهم فجئ بي اليه وانا  
مخلق قلم يمسنى من اجل  
الخلق . (مشکوٰۃ المصابیح، ۳۸۴)

مجھے بھی میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں لائے اور دعا کیلئے عرض کیا۔  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمائی میرے سر پر  
ہاتھ پھیرا۔

ذهب بي ابي الى النبي صلى الله  
فقال يا رسول الله ادع الله له  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمائی میرے سر پر  
ہاتھ پھیرا۔

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے  
سر پر ہاتھ رکھنا کبھی نہیں بھولتا۔

فما انسى وضع رسول الله  
صلى الله عليه وسلم يده  
على رأسي .

راوی حدیث کہتے ہیں میں حضرت عبداللہ کو دیکھا وہ ہمیشہ دن کو روزہ  
رکھتے اور رات کو قیام کرتے، حالانکہ ان کی عمر کافی ہو چکی تھی۔ مگر ان کی  
قوت میں کوئی کمی نہ آتی۔ (سیدنا محمد رسول اللہ، ۳۷۸)

۴۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صحابہ کے اس معمول کا  
تذکرہ یوں کرتی ہیں۔

كان النبي صلى الله عليه وسلم  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے



یوثی بالصبيان فيدعولهم لائے اور آپ ان کے لیے دعا فرماتے۔  
(البخاری ۲/۹۲۰)

۵۔ مسند احمد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ الفاظ مڑی ہیں۔  
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے آپ ان کے لیے دعا فرماتے۔ ایک بچے کو لایا گیا۔ اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو فرمایا اس پر پانی بہاؤ۔  
وسلو صبا علیہ الماء صبا (مسند احمد ۷/۷۰)  
مسند احمد میں میں ایک مقام پر الفاظ یہ ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے آپ انہیں گھڑتی ویبرک علیہم (مسند احمد ۱/۳۰۳) دیتے اور ان کیلئے برکت کی دعا فرماتے

### والدین نے میرے لیے دعا کروائی

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے مجھے میرے والدین سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! انا نحب ان تدعوا لعائشة بدعوة ونحن نسمع دعواتهم اور ہم سنیں۔  
نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی۔  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ



بکر الصدیق مغفرة واجبة  
ظاہرۃ باطنۃ عجیب ابوای  
لحسن دعاء النبی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم المستدرک ۱۳/۴

کو ظاہری و باطنی بخشش سے مالا مال  
فرما دے میرے والدین آپ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی اس خوبصورت دعا  
پر نہایت خوش ہوئے۔

جب بھی کوئی بچہ بیمار ہو تو آپ کی خدمت میں لے آئے

صحابہ کرام کو جب بھی کوئی ظاہری و باطنی تکلیف پیش آتی فی الفور  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاتے۔ اسی طرح اگر  
ان کی اولاد کو تکلیف ہو جاتی تو انہیں اپنے کرم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے پاس لے آتے، آپ دم فرماتے، دعا کرتے، پریشانی رفع ہو جاتی۔  
۱۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں بچپن میں بیمار  
ہوا میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے  
آئیں عرض کیا یا رسول اللہ

ان ابن اختی وجع فمسح  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
رأسی ودعالی بالبرکة وتوضأ  
فشریت من وضوئہ صلی اللہ  
علیہ وسلم۔ (البخاری)

یہ میرا بھتیجا ہے اسے تکلیف ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ  
رکھا، برکت کی دعا کی اور وضو فرمایا  
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو  
بچے ہوئے پانی کو پینے کا شرف پایا۔

۲۔ حضرت بشیر بن عقرہ الجعفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میری زبان  
میں لکنت تھی۔ والد گرامی مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس  
میں لے گئے آپ نے والد گرامی سے پوچھا۔



من هذا معك يا عقربة؟ یہ تیرے ساتھ کون ہے  
 انہوں نے عرض کیا یہ میرا بیٹا بحیر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے مجھے قریب ہونے کا حکم دیا۔ میں آپ کے دائیں طرف قریب ہو کر  
 بیٹھ گیا۔ آپ نے میرے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور پوچھا، تیرا نام کیا  
 ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ میرا نام بحیر ہے۔ آپ نے فرمایا، آج سے تیرا  
 نام بحیر نہیں بلکہ بشیر ہے۔ میری زباں میں چونکہ لکنت تھی اس لیے

فنفث النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم فی فی قاتمحت العقدة  
 من لسانی والبیض کل شی  
 فی رأسی ما وضع یدہ علیہ  
 فكان اسود (الاصابہ)  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ  
 میں لعاب دہن ڈالا تو میری لکنت دوڑ  
 ہو گئی۔ میرا تمام سر سفید ہو گیا مگر وہ جگہ  
 سیاہ رہی جہاں آپ نے ہاتھ  
 رکھا تھا۔

۳۔ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حبشہ میں تھے میرے  
 والد حاطب فوت ہو گئے، میرا ایک بازو جل گیا تو میری والدہ مجھے لے کر  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض  
 کیا یا رسول اللہ۔

ہذا محمد بن حاطب وهو  
 اول من سمی بک، وقد اصابہ  
 هذا الطریق من النار  
 یہ محمد بن حاطب ہے۔ سب سے پہلے ان  
 ان کا نام آپ کے نام پر ہے۔ یہ  
 آگ سے جل گیا ہے۔

والدہ ماجدہ فرماتی ہیں  
 فمسح رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم علی رأسک وتقل  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر  
 ہاتھ پھیرا، تیرے منہ میں لعاب دہن ڈالا



فی فیک ووعالک بالبرکة  
 ومن ذلک ذهاب بذاعة اللسان  
 ببرکة ريقه الشریف صلی اللہ  
 علیہ وسلم (الاصابة)

اور دعا فرمائی، اس لعاب شریف کی  
 برکت سے تیری زبان کی تکلیف جاتی رہی۔

۴ - حضرت فریجہ بنت اسعد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے جب میرے ہاں  
 بچہ پیدا ہوا تھا تو میرے شوہر حضرت نبیط بن جابر رضی اللہ عنہ سے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آقدس میں لے گئے اور عرض کیا۔  
 یا رسول اللہ سمہ فسماء رسول اللہ یا رسول اللہ ان کا نام رکھیں۔ آپ  
 عبد الملک و برك فيه  
 نے عبد الملک رکھا اور برکت کی دعا  
 فرمائی۔ (طبقات، ۸/۲۲۱)

۵ - حضرت جیبہ بنت اسعد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب میرے ہاں  
 لڑکے کی ولادت ہوئی تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت  
 آقدس میں لے جا کر عرض کیا گیا، یا رسول اللہ اس کا نام رکھئے۔  
 فسماء رسول اللہ سهلا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سهل نام اور  
 وکناہ ایا امامتہ (طبقات ۸/۲۲۰) ابو امامہ کنیت عطا فرمائی۔

۶ - حضرت ام عیاش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی  
 تو اس کا نام آپ نے عبد اللہ رکھا اور ان کے شوہر حضرت عثمان رضی اللہ  
 عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ متعین فرمائی۔

ولدت رقیة لعثمان غلاما  
 فسماه النبي صلی اللہ علیہ  
 حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں  
 بیٹا پیدا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم



وسلم عبد الله وكنى عثمان  
 نے اس کا نام عبد اللہ رکھا اور حضرت  
 یابی عبد اللہ (اسد الغابہ ص ۳۵) عثمان کی کنیت ابو عبد اللہ رکھی۔  
 عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ مکہ میں ہجرت کے چار سال بعد پیدا  
 ہوئے ساتویں سال جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عمرۃ القضا کے لیے  
 تشریف لائے تو اس وقت ان کی عمر تین سال کی تھی۔ انھیں آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔

فحنكة فتلظ وتثأب فتقل  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گھڑتی دی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے منہ میں لعاب دین ڈالا۔  
 (الطبقات، ۵/۲۵)

بچوں کو بتایا کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ پر کرم فرمایا تھا

صحابہ کرام کے بچے جب عمر میں بڑے ہوتے تو انہیں آگاہ کرنے کہ تم  
 پر بچپن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خصوصی کرم فرمایا۔  
 ۱۔ امام احمد، امام یغوی صحابی رسول حضرت محمد بن حاطب سے نقل  
 کرتے ہیں میری والدہ نے مجھے اس بات سے آگاہ کیا کہ میں تجھے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ  
 یہ میرا بیٹا محمد بن حاطب

وهو اول من سمى بك

فی الحبشہ

حبشہ کی سرزمین پر یہ پہلا بچہ تھا

جس کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ پر خصوصی کرم فرماتے ہوئے

تیرے سر پر اپنا دست اقدس

مسح رسول اللہ صلی اللہ



عليه وسلم على رأسك وتقل  
في فيك ودعالك بالبرلة

(الاصابه )

۲. امام بغوی نے معجم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے  
میں نے اپنے والد گرامی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بتا رہے تھے۔

انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم دعاک قسح  
رأسک وتقل فی فیک وقال  
اللَّهُمَّ فَتِّهِهِ فِي الدِّينِ وَ  
عَلِّمَهُ التَّوِيلَ۔

میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے تمہیں بلا یا تمہارے سر  
پر ہاتھ پھیرا، تمہارے منہ میں لعاب  
دہن ڈالا اور یہ دعا کی۔ اے اللہ  
اسے دین میں رسوخ عطا فرما اور  
کتاب کا علم عطا فرما۔

(سیدنا محمد رسول اللہ ۳۹۷)



باب ۶

پس کے ممنوں کو جاری رکھتے



## آپ کے معمول کو جاری رکھنے

صحابہ کرام کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات سے اس قدر محبت و شیفنگی تھی کہ انہیں ہمیشہ جاری رکھتے۔ اگرچہ وہ معمول آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کی شریعت نے ان پر ہرگز لازم نہ فرمایا ہوتا۔

## ۱۔ یہاں رسول اللہ مسکراتے تھے

حضرت مسروق کا بیان ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں قیامت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کیا کرتے جب اس کے آخر میں پہنچتے تو ہنستے، ایک آدمی نے سوال کیا اے ابو عبدالرحمن! یہ آپ کی کنیت ہے، کیا وجہ ہے؟

لقد حدثت هذا الحديث  
مراراً كما يبلغت هذا المكان  
من هذا الحديث ضحك  
آپ نے یہ حدیث کئی بار بیان کی ہے جب تم اس مقام پر پہنچتے ہو تو ہنس پڑتے ہو؟

تو انہوں نے فرمایا میرے ہنسنے کی وجہ یہ ہے۔

سمعت رسول الله صلى الله عليه  
وسلم يحدث مراراً فما  
بلغ هذا المكان من هذا  
الحديث الا ضحك حتى تبدو  
لهواته ويبدو آخر ضرس

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی دفعہ یہ بات بیان فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس مقام پر پہنچتے تو اتنے ہنستے کہ آپ کی مبارک دار طھیں نظر آنے لگتیں



من انرا سہ لفظوں انسان  
 التہز آبی وانت رب العلمین؟  
 فیقول لا ولکنی علی ذالک قاد  
 فسولنی المستدرک ۱۲۰۷۲۰

اس کا سبب انسان کا یہ قول ہے  
 کہ اے اللہ تو رب العالمین ہو کہ  
 مجھ سے مذاق فرما رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ  
 فرمائے گا نہیں میں مذاق نہیں کر  
 رہا میں قادر مطلق ہوں مجھ سے مانگو۔

## ۲. ایک طرف جھک کر مسکراتا

حضرت علی بن ربیعہ سے منقول ہے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے  
 کے پیچھے سوار تھا، آپ نے سواری پر چڑھتے وقت بسم اللہ کہا اور اوپر  
 بیٹھ کر تین دفعہ الحمد للہ اور تین دفعہ اللہ اکبر پڑھا پھر یہ آیت مبارکہ  
 پڑھی۔

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا  
 هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِبِينَ  
 اس کے بعد یہ الفاظ کہے۔  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ  
 إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي  
 ذَنْبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ  
 الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ۔

مقدس ہے وہ ذات جس نے تابع  
 بنایا اسے ہمارے لیے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی ذات پاک  
 نہیں ہیں نے اپنے نفس پر ظلم کیا  
 مجھے معاف فرما دے اور تیرے سوا  
 کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔

ان سے فارغ ہوتے ہی  
 مال الی احد شقیہ فضحك

ایک طرف جھک کر مسکرا دیے



میں نے عرض کیا امیر المؤمنین

ہنسنے کی کیا وجہ ہے ؟

مایضحکت ؟

فرمانے لگے :

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے ایسے ہی کیا تھا جو میں نے  
کیا ہے۔

انی کنت ردف النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم فصنع رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم كما صنعت

میں نے بھی تمہاری طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسکنے  
کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا جب بندہ مذکورہ کلمات کہتا ہے  
تو اللہ تعالیٰ خوش ہو کر فرماتے ہیں :

میرے بندے کو یہ معرفت حاصل  
ہے کہ اس کا رب ہے جو معاف  
بھی فرماتا ہے اور گرفت بھی فرماتا ہے۔

عبدی عرف ان له رباً  
يعفرو يعاقب .  
(المستدرک ۲ / ۱۰۸)

### ۳۔ کٹھن میں کچھے اسی طرح الوداع کرتا ہوں

حضرت قاسم بن محمد کہتے ہیں۔ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنتہما کے پاس تھا۔ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا: حضرت میں سفر  
پر جا رہا ہوں آپ نے فرمایا :-

کٹھن میں تمہیں اسی طرح الوداع  
کرتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم تمہیں الوداع فرمایا کرتے

انتظر حتى اودعك كما كان  
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
یودعنا



اس کے بعد ہمیں یہ دعا دی۔

استودع اللہ دینک و امانتک  
ونحوایتو عملک

تمہارا دین، امانت اور خاتمہ اعمال

اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

حضرت قرعہ کہتے ہیں مجھے آپ نے یہ کلمات کہے۔

اددعک کما اودعنی رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
(المستدرک، ۲/۱۰۶-۱۰۷)

میں تمہیں اسی طرح الوداع کہہ رہا

ہوں جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے الوداع فرمایا تھا۔

### ۴۔ حضور کو ایک طرف ہٹتے ہوئے دیکھا تھا

حضرت مجاہد سے مروی ہے ہم ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے۔

ایک جگہ سے گزرتے ہوئے راستہ  
سے آپ ہٹے۔

فمن مکان فحاد منه

آپ سے عرض کیا گیا؟

لوفعلک ذلک؟

یہ ایسا کیوں کیا ہے؟

آپ نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے

تو میں نے بھی ایسا کیا ہے۔

رأیت رسول اللہ صلی

صلی اللہ علیہ وسلم فعل هذا

ففعلت (مسند احمد ۲/۱۱۴)



## ۵۔ حضور اس مسجد کی طرف پیدل تشریف لایا کرتے

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں علاقہ قبا کی مسجد بنو عمرو بن عوف میں نماز ادا کر کے حجر پر سوار واپس آ رہا تھا۔  
فلقیت بن عمار ما  
شیئا فلما سرائتہ نزلت  
عن بعلی۔  
تو میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر سے ہوئی جو پیدل تھے میں انہیں دیکھ کر سواری سے نیچے اتر ا۔

اور میں نے عرض کی چچا جان اس پر سوار ہو جائیے۔ انہوں نے فرمایا:  
کھتیجے اگر میں سوار ہونا چاہتا تو میرے پاس سواری تھی۔  
ولکن رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میشی الی ہذا المسجد حتی یأتی فیصلی فیہ فاننا احب ان امشی الیہ کما رأیتہ میثی  
لیکن میں نے اس مسجد کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدل تشریف لے جا کر مسجد میں نفل پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں بھی اسی طرح پیدل چل کر اس مسجد کی طرف جانا چاہتا ہوں

حضرت ابن قیس کہتے ہیں :-

فابی ان یرکب ورضی علی  
وجہہ (مستد احمد ۱۱۹/۲)  
آپ نے سوار ہونے سے انکار کر دیا۔  
اور پیدل ہی آگے بڑھ گئے۔

## ۶۔ ہر ہفتہ کے روز قبا جاتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہفتہ کے روز مدینہ طیبہ سے قبا تشریف لے جاتے۔



وكان عبد الله رضى الله عنه حضرت عبد الله بن عمر رضى الله عنهما  
يفعله (البخارى، كتاب فضل الصلاة) نے بھی ہمیشہ یہ عمل جاری رکھا۔

## ۷۔ حضور کو گھاتے ہوتے دیکھتا تھا

حضرت عبد الله بن عمر رضى الله عنهما کے بارے میں مروی ہے  
کہ آپ :

ادار را حلتہ بموضع فی طریق مکہ کے راستہ میں اپنی سواری کو گھما  
الحج رہے تھے۔

تو کسی نے گھاتے کی وجہ پوچھی تو فرمایا :

لا اعرف الا انی رايت رسول الله  
فعلت كما فعل  
(بہجۃ النفوس ۱/۳۱)  
میں فقط اتنا جانتا ہوں میں نے  
یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کو سواری گھاتے ہوئے دیکھا  
تھا اس لیے میں بھی گھما رہا ہوں۔

## ۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے

حضرت عبد الرحمن بن سعد رضى الله تعالى عنه سے مروی ہے کہ میں حضرت  
عبد الله بن عمر رضى الله عنهما کے ساتھ سفر میں تھا۔ انہوں نے سواری پر نوافل  
پڑھے حالانکہ ان کی سواری کا رخ قبلہ کی طرف نہ تھا میں نے ان سے پوچھا  
تو فرمائیے لگے۔

ہكذا رايت رسول الله صلی اللہ  
علیہ وسلم یفعل۔  
میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے



## ۹۔ اس درخت کے نیچے آپ تشریف فرما ہوتے

حضرت تاغم مولیٰ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوا۔ ہم مکہ المکرمہ کے قریب ایک راستہ میں تھے تو ہمیں نے دیکھا وہ کسی شے کی تلاش کر رہے ہیں۔

حتیٰ اذا استبانت جلس  
تحتها۔

انہوں نے ایک درخت ڈھونڈا  
اور اس کے نیچے جا کر بیٹھ گئے۔

اور پھر فرمانے لگے۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اس درخت کے نیچے تشریف  
فرما دیکھا تھا۔

رأيت رسول الله صلى الله عليه  
والآله وسلّم تحت هذه  
الشجرة

اسی جگہ پر ایک شخص اس گھائی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
اقدم میں حاضر ہوا تھا اور عرض کی یا رسول میں آپ کی معیت میں اللہ  
تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے لیے جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں آپ نے پوچھا  
کیا تیرے والدین زندہ ہیں عرض کیا یا رسول اللہ دونوں زندہ ہیں!  
آپ نے فرمایا

واپس جاؤ اپنے والدین کی خدمت  
کو۔

فارجع ابر البويك

(مسند احمد ۲/۳۲۸)

وہ شخص وہیں سے واپس چلا گیا۔



## ۱۰۔ شیخین بھی خرچہ دیتے رہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے غلام کی ناک کاٹ دی، اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں شکایت کی تو آپ نے فرمایا جاؤ تم آزاد ہو عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرا سہارا کون بنے گا؟ آپ نے فرمایا :  
 مولا اللہ ورسولہ تیرا سہارا اللہ اور اس کا رسول ہے  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں صحابہ کو حکم دیا، اس کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہیے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا :-

وصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم یاد کرو، آپ نے کہا مجھے یاد ہے تمہارا اور تمہارے خاندان کا خرچہ جاری کیا جائے

جب ان کا وصال ہو گیا تو وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضور کی وصیت یاد دلائی تو انہوں نے فرمایا :

نعوا ینترید میں حاضر ہوں، کیا چاہتے ہو؟

اس نے عرض کیا میں مصر میں رہنے کا خواہش مند ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گورنر مصر کو لکھا اسے وہاں زمین الاٹ کر دو جب تک وہاں رہے۔ پریشان نہ ہو۔

(مسند احمد ۲/۳۷۹)



۱۱۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع حاجت کیلئے تشریف لے گئے تھے

حضرت انس بن سیرین روایت کرتے ہیں میں نے عرفات میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں قیام کیا۔ زوال آفتاب کے بعد ہم نے امام کی اقتدا میں نماز ظہر و عصر اجتماعی طور پر ادا کیں۔ پھر ہم نے وقوف کیا، غروب آفتاب کے بعد ہم مزدلفہ کی طرف چلے، جب ہم پہاڑوں کے درمیان تنگ جگہ پر پہنچے تو آپ نے وہاں سوار یوں کو روکنے کا حکم دیا۔ ہم نے سمجھا شاید آپ نماز ادا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کے خادم نے اعلان فرمایا کہ آپ نماز کا ارادہ نہیں رکھتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ منقول ہے کہ یہاں آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ اس لیے ابن عمر بھی یہاں رفع حاجت کے لیے ٹھہرے ہیں۔

لکنہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما انتھی الی هذا المكان قضی حاجتہ فلو یحب ان یقضی حاجتہ (مسند احمد، ۲/۱۳۱)

بخاری کے الفاظ ہیں

آپ اسی گھاٹی سے گزرے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے تھے وہاں جا کر رفع حاجت کیا، وضو کیا لیکن نماز وہاں ادا نہ کی نماز مزدلفہ میں جا کر ادا کی۔

انہ یمر بالشعب الذی اخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیدخل فینتفض ویتوضا ولا یصلی حتی یصلی بجمع (البخاری کتاب الحج)



## ۱۲۔ وادی محصب اور صحابہ کا معمول

مکہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی کا نام "محصب" ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ سے واپسی پر وہاں کچھ دیر قیام فرمایا۔ صحابہ نے بھی وہاں قیام کو اپنا معمول بنایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چونکہ وادی محصب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واپسی پر قیام فرمایا، اس لیے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے بھی وہاں قیام کیا۔ امام نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں کہتے ہیں۔

وكان يصلي الظهر يوم  
النفر بالحصبة

وہ منیٰ سے واپسی پر محصب کے  
مقام پر ظہر کی نماز ادا کرتے۔

(المسلم، کتاب الحج)

بخاری میں امام نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وادی محصب میں ظہر، عصر اور مغرب کی نماز ادا کرتے۔

ويجمع هجعة ويذکر  
ذلك عن النبي صلی اللہ  
عليہ وسلم۔

اور تھوڑی دیر آرام بھی کرتے اور  
بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
بھی اسی طرح منقول ہے۔



### ۱۳۔ حضور کے عمل کی وجہ سے ہم اسے ترک نہیں کرتے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ حجرِ اسود کو مخاطب ہو کر فرمانے لگے تو ایک پتھر ہے نہ بقیع دے سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا۔ اس کے بعد اسے چوما اور فرمایا ہمارے پتھروں سے کیا تعلق؟ پتھروں کو مشرکین پوجا کرتے تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے برباد کر دیا، پھر فرمایا:-

شئى صنعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا یخیرات  
تترکہ۔ (البخاری، کتاب الحج)  
چونکہ یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم فرمایا کرتے اس لیے ہم  
اس کا ترک پسند نہیں کرتے۔

### ۱۴۔ مجھے بھی ہاتھ رکھنے کی اجازت دیں

عمر بن سعد سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ کی رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئیں تو آپ نے ان کے لیے اپنی چادر انوز پچھادی۔

وادخل یدہ فی ثیابہا و وضعہا  
علی صدرہا و قضی حاجتہا  
اپنا دست اقدس ان کے سینہ پر  
رکھا اور ان کی ضروریات کو پورا کیا

راوی کا بیان ہے کہ جب وہ حضور کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو انھوں نے عرض کیا :



دعینی وضع یدی خارجا من  
 ثياب وانعل وقضالها حاجتها  
 مجھے اجازت دیں تاکہ میں آپ کے  
 کپڑوں پر ہاتھ رکھ سکوں۔ انہوں  
 نے ہاتھ رکھا اور ضروریات کو پورا کیا۔  
 پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو انہوں نے بھی ایسا ہی  
 عمل کیا۔ (ابن سعد ۱: ۱۱۴)

۱۵۔ میں بھی اسی طرح ہونٹوں کو حرکت دے رہا ہوں

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ  
 بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی :  
 لَا تُحَكِّكْ بِهِ لِسَانَكَ  
 لَتَعْجَلَ بِهِ  
 قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے  
 اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔  
 کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب  
 قرآن پاک نازل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے حاصل کرنے کا خوب  
 اہتمام فرماتے اور اسے یاد و محفوظ کرنے کے لیے ہونٹوں کو حرکت دیتے  
 اور ساتھ فرماتے :-

فانا احرکھا لکم کما کان  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یحرکھما۔  
 میں اپنے دونوں ہونٹوں کو تمہارے  
 سامنے اسی طرح حرکت دیتا ہوں  
 جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 انہیں حرکت دیتے۔



آپ کے شاگرد حضرت اسعید جب یہ روایت اپنے طلبہ کو پڑھاتے تو فرماتے :

انا احركها كما رأيت ابن عباس يحركها  
 (النخاري) كيف كان بدأ  
 (الوحي)

میں بھی ہونٹوں کو اسی طرح حرکت دیتا ہوں جیسے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

## ۱۰۱۔ اے عمر چلو حضرت ام امین کی زیارت کریں

حضرت ام امین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچپن میں خدمت کا شرف حاصل تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی ماں کا درجہ عطا فرمایا۔ بعض اہل علم کی رائے کے مطابق یہ حضور کی رضاعی والدہ بھی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی ملاقات کے لیے نشریف لے جایا کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ معمول جاری رکھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا :-

انطلق بنا الى ام امين نذورها  
 کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزورها۔

ہمارے ساتھ حضرت ام امین کے پاس چلو ہم بھی ان سے ملاقات کریں جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ملاقات فرماتے تھے۔

دونوں حضرات جب ان کے پاس پہنچے تو حضرت ام امین رضی اللہ عنہما



زار و قطار رو پڑیں۔ انہوں نے فرمایا :

کیوں روتی ہو؟ کیا تمہیں علم نہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہاں سے  
کہیں بہتر خیر ہے۔

ما یبیک؟ اما تعلیمین ان ما  
عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی  
علیہ وسلم؟

فرمانے لگیں ہاں میں جانتی ہوں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر خیر ہے۔ لیکن میں تو اس لیے روتی ہوں  
ان الوحی قد انقطع  
من السماء  
آسمان سے اللہ تعالیٰ کے پیغام کا  
سلسلہ منقطع ہو گیا۔

ابھی انہوں نے یہ کلمات کہے ہی تھے۔

فجعل ینکیان معھا المسلم تو شیخین بھی ان کے ساتھ روئے

## ۱۷۔ مزارات شہداء احد کی زیارت

قدیم مؤرخ ابو زید عمر بن شہبہ نے اپنی سند سے لکھا ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال کے اختتام پر شہداء احد کے ہاں تشریف  
لے جاتے اور انہیں اپنی دعاؤں سے نوازتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
چاہا ابو بکر شو عمر شو  
عثمان فلما قدم معاویة  
حاجا جاء همر قال وکان  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا  
واجه الشعب قال سلام  
حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے بھی  
یہ معمول جاری رکھا، حضرت معاویہ  
رضی اللہ عنہ جب حج کے لیے آتے  
تو وہ بھی وہاں آتے اور کہا جب



نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وادی  
میں تشریف لائے تو فرماتے تم پر  
سلامتی ہو تم نے صبر کیا، تو عمل  
کرنے والوں کو خوب ثواب و اجر  
ملتا ہے۔

علیکم بما صیرتہ و فنعہ  
اجر العاملین۔  
تاریخ المدینہ تحت النبی بزور کل  
عام قبور الشهداء احد

### ۱۸۔ اس جگہ حضور نے اسی طرح کیا تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک دن مسجد نبوی کے اندر  
والے دروازے پر بیٹھ گئے اور دستی کا گوشت منگوا کر تناول کیا پھر نماز  
ادا کی اور پھر فرمایا :

میں اسی جگہ بیٹھا ہوں جہاں حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے، میں نے وہی  
کچھ کھایا جو حضور نے کھایا اور اسی  
طرح کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کیا تھا۔

جلسہ مجلس النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم اکل ما اکل  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنعت  
ما صنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
(مسند احمد ۱/۱۰۰)

### ۱۹۔ فرائض جمعہ کے بعد بازار جانا

امام ابو عبید، ابن مندہ، طبرانی اور ابن مزیہ نے حضرت عبد اللہ  
بن بسر الحمرانی سے نقل کیا۔ میں نے صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن بسر  
المازنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ فرائض جمعہ کے بعد مسجد سے نکلتے۔  
خرج فی السوق ساعة ثورج کچھ دیر بازار چلے جانے پھر مسجد میں



میں واپس آکر حسب توفیق اپنی  
نماز ادا کرنے۔

الى المسجد فصلی ماشاء الله  
ان یصلی۔

ان سے عرض کیا گیا

اس معمول کی وجہ کیا ہے؟

لائی شئی توضع هذا؟

فرمانے لگے۔

میں نے رسولوں کے تاجدار صلی اللہ  
وآلہ وسلم کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا  
ہے۔

لائی رأیت سید المرسلین  
صلی اللہ علیہ وسلم وہ تاج  
یضع۔

اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی۔

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا  
فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ  
(الدر المنثور ۶/۲۲۰) تلاش کرو۔

جب نماز (جمعہ) ادا کر لو تو زمین میں  
پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل  
تلاش کرو۔

## ۲۔ ستون کے پاس ادائیگی نماز

حضرت یزید بن عبید کا بیان ہے میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ  
عنه کے ساتھ مسجد نبوی آیا تو انہوں نے اس ستون کے پاس نماز  
ادا کی جو مصحف کے پاس ہے میں نے عرض کیا اے ابو مسلم :-

میں نے دیکھا ہے آپ نے بڑے  
اہتمام کے ساتھ اس ستون کے  
پاس نماز ادا کی ہے؟

اراک نتخري الصلاة عند  
هذه الاسطوانات!

انہوں نے فرمایا :



فانی راایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلو بتحدی الصلوٰۃ  
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو اہتماماً اس ستون کے پاس نماز  
 عندھا (البخاری، ۵۰۲) ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

## نماز میں آپ کے برابر کھڑے نہ ہوتے

اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کا صحابہ اس حد  
 تک خیال رکھتے کہ حالت نماز میں بھی برابر کھڑے نہ ہوتے۔ اگر آپ برابر کھڑا فرماتے  
 تو پیچھے ہٹ جاتے۔ اگر جماعت کھڑی ہونے کے بعد تشریف لاتے تو صفوں  
 کے درمیان سے راستہ بنا دیتے۔ سیدنا ابو بکر امانت کا مصیبت چھوڑ کر پہلی صف  
 میں آجاتے۔ آپ انہیں جماعت کروانے کا حکم بھی دیتے مگر یہ سوچ کر پیچھے  
 آجاتے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیسے کھڑا ہو سکتا ہوں۔

## رسول اللہ کے برابر کون کھڑا ہو سکتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت اقدس حاضر ہوا تو آپ نماز تہجد ادا فرما رہے تھے۔ میں نے بھی آپ  
 کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔

فاخذنی فاقامنی  
 آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے برابر کھڑا

فرمایا۔

حذاءہ

مجھے اپنے برابر کھڑا کیا ہی تھا تو میں پیچھے ہٹ گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے

فرمایا۔



کیا وجہ؟ میں نے تجھے برابر کھڑا  
کیا مگر تو پیچھے ہٹ گیا۔

مالك ا جعلك حذائي  
فتحنس

میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!

کسی کے لیے یہ کہاں جائز ہے وہ  
آپ کی ذات اقدس اور اللہ کے  
رسول کے برابر کھڑا ہو۔

ما ينبغي لاحد ان يصلي  
حذاءك وانت رسول الله

منذ احمد کے الفاظ ہیں۔

آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ  
تعالیٰ نے آپ کو جو مقام عطا فرمایا  
ہے اس کے ہوتے ہوئے آپ کے  
برابر کون کھڑا ہو سکتا ہے۔

او ينبغي لاحد ان يصلي  
حذاؤك وانت رسول الله  
الذي اعطاك الله

(سناحد: ۱: ۵۲۴)

میری گزارش سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ہی خوش ہوئے اور  
میرے علم و فہم میں اضافہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائی۔

(المستدرک ۳: ۶۱۵)

## چہرہ نبوی کی زیارت کی خاطر نماز میں دائیں طرف کھڑے ہوتے!

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ صحابہ کو جو دالہانہ لگا ڈال  
وارفتگی تھی اس کا ہم تصور نہیں کر سکتے۔ اگر کسی دن انہیں آپ کی زیارت کا شرف  
نہ ملتا تو وہ تڑپ اٹھتے تھے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر طور پر معمول  
تھا آپ نماز کے سلام کے بعد دائیں طرف رخ کر کے تشریف فرما ہوتے صحابہ



نماز میں دائیں طرف کھڑا ہونے کی کوشش کرتے تاکہ پہلے زیارت ہمیں نصیب ہو۔

حضرت برار بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

کنا اذا صلينا خلف رسول الله  
صلوات الله عليه وسلم احببنا  
ان نكوت عن يمينه  
فيقبل علينا بوجهه صلى الله  
عليه وسلم -

ہم جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی اقتدا میں نماز ادا کرتے تو ہم  
پوری پوری کوشش کرتے کہ آپ کے  
دائیں طرف کھڑے ہوں اور  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف  
چہرہ انور کر کے تشریف فرما ہوں۔

(ابوداؤد ۱: ۹۰)

حتیٰ کہ بعد میں بیان کرتے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں بائیں  
سلام پھیرا تو میں نے آپ کے رخسار کی سفیدی کی زیارت کی۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔

سلام عن يمينه و عن  
شماله حتى رأيت  
بياض خده

آپ نے دائیں بائیں سلام  
پھیرا حتیٰ کہ میں نے آپ کے  
رخسار انور کی سفیدی دیکھی۔

(ابوداؤد ۱: ۱۳۵)



دو آدمیوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھ بھی

جماعت میں شریک ہوتے۔

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت ادا کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ صحابہ کے ہاں تنہا فرض نماز ادا کرنے کا تصور ہی نہ تھا۔ ان میں جب تک مسجد آنے کی طاقت ہوتی نماز باجماعت ادا کرتے حتیٰ کہ اگر انہیں دو آدمیوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بھی مسجد آنا پڑتا تو پھر بھی آتے۔

حضرت ابوالاحوص کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں! پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیا کرو کیونکہ یہ سنن ہدی میں سے ہے اور ہم جماعت میں شرکت نہ کرنے والے کو منافق سمجھا کرتے ہیں۔ ہاں عالم ہمارے دور کے مسلمانوں کا تو ہم دیکھتے۔

ایک آدمی کو دو آدمیوں کے  
درمیان پاؤں گھسیٹتے ہوئے  
جماعت میں لا کر صف میں

ان الرجل لیہادی  
بین الرجلین حتیٰ یقیم  
فی الصف

کھڑا کیا جاتا تھا۔

(ابوداؤد ۱ : ۸۱)

یاد رہے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ مرض وصال میں جب تک آپ صلے اللہ علیہ وسلم میں مسجد تشریف لانے کی سکت رہی آپ باجماعت نماز کے لیے تشریف لاتے رہے حتیٰ کہ صحابہ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر بھی مسجد میں تشریف لاتے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جب مرض وصال بڑھ گیا تنہا چل کر مسجد میں آنا دشوار ہو گیا۔



فخرج و هو بين الرحلين

تخط رجلاه في الارض

(البخاری ۲ : ۴۳۹)

تو آپ نماز کے لیے دو آدمیوں

کے کا نڈھوں پر ہاتھ رکھ کر اس

حالت میں نکلے کہ آپ کے پاؤں

مبارک زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔

جن صحابہ کو یہ شرف حاصل ہوا ان کے اسماء گرامی حضرت عباس اور حضرت

علی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

## نوافل میں حاکم قیام و قعود میں دعا کرتے

ہم جب نوافل ادا کرتے ہیں تو فرائض کی طرح ہی ادا کر دیتے حالانکہ

نوافل میں اللہ تعالیٰ کے حضور قیام و قعود میں مختلف دعائیں کی جا سکتی ہیں۔

صحابہ کرام نوافل میں بڑی ہی ناری کے ساتھ اپنے مالک سے منگتے بن کر

مانگتے۔ اپنے معاملات کو اس کے حضور پیش کر کے مدد و استعانت

طلب کرتے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے صحابہ کے اسی معمول کا بیان ان

الفاظ میں کرتے ہیں۔

ہم جب نفل ادا کرتے تو

حالت قیام و قعود میں اللہ

تعالیٰ سے دعا کرتے اور حالت

رکوع و سجود میں اللہ تعالیٰ

کی تسبیح کرتے ہیں۔

كما نضلى التطوع ندعو

قيامًا وقعودًا وتسبيح

ركوعًا وسجودًا

(ابوداؤد : ۱ : ۱۲۱)



## دو تلوں سجدوں کے درمیان

یہاں ہم ایک عاثریر کیے دیتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان پڑھا کرتے تھے۔

اللہم اغفر لہ و ارحمہ  
و ارزقنی و اجیرنی و اھدنی  
و عافنی

اے اللہ مجھے معاف فرما دے  
مجھ پر رحم فرما مجھے نہ ظاہری و باطنی  
رزق عطا فرما۔ میری کمیاں پوری  
کر دے۔ مجھے راہ ہدایت پہ  
استقامت عطا فرما اور مجھے  
عافیت میں رکھ۔

## حضرت بلال اور اذان سے پہلے دعا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے یہ آپ کے سیکرٹری یا لیاات ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے مؤذن ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سالہ مدینہ طیبہ کی ظاہری حیات میں انہیں ہی اذان دینے کا شرف حاصل رہا۔ ان کا معمول تھا اذان سے پہلے اللہ تعالیٰ کی یادگاہ میں مسلمانوں کی کامیابی اور کھار کی ناکامی کے لیے دعا کرتے بنو بخار کی حس خاتون کے مکان کی چھت پر آپ اذان دیا کرتے تھے وہ بیان کرتی تھیں۔

کان بیتمت اطول سبت  
کان حول المسجد فکات  
بلال یؤذن علیہ الفجر

میرا گھر مسجد نبوی کے ارد گرد تمام  
گھروں سے بڑا تھا۔ حضرت بلال  
اس پر کھڑے ہو کر اذان دیا کرتے



فیاتی بسحر فیجلس سحری کے وقت آکر چھت پر بیٹھی  
 علی البیت ینظر الی الفجر جاتے اور طلوع فجر کا انتظار کرتے  
 جیسے ہی فجر طلوع ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتے۔

اللہم انی احمداک و ستیعینک اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں  
 علی قریش ان یقیموا اور آپ سے کفار قریش کے خلاف  
 دینک اس پر مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ  
 تیرے دین کے خادم بن جائیں۔

اور پھر اذان دیا کرتے۔

واللہ ما علمتہ کانت ترکھا لیلۃ واحده  
 اللہ کی قسم کسی ایک رات بھی  
 انہوں نے یہ کلمات ترک نہیں کیے  
 یعنی ہر روز کہتے تھے۔  
 هذه الکلمات  
 (ابوداؤد ۱ : ۷۷)

سہرے ہاں صورت حال یہ ہے کہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنے پر  
 بدعت کا فتویٰ ہے اور جو پڑھتے ہیں انہیں اگر لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان  
 دینا ہو تو درود شریف یاد ہی نہیں رہتا۔ ہمیں اعتدال کی راہ اپنانی چاہیے۔  
 اذان سے پہلے درود شریف پڑھنے والے اس کو اذان کا اس طرح حصہ نہ بنائیں  
 کہ اس کے بغیر اذان ہی نہیں ہوتی اور نہ پڑھنے والے کسی پڑھنے والے کو چھوڑنے  
 پر مجبور نہ کریں۔ اس لیے بندہ کی رائے یہ ہے کہ اذان سے پہلے کبھی درود شریف  
 پڑھ لیا جائے اور کبھی خاموشی اختیار کی جائے۔ ہاں اذان کے بعد دعا وسیلہ سے  
 پہلے درود شریف ترک نہ کیا جائے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔  
 دعا وسیلہ سے پہلے مجھ پر درود و سلام پڑھو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ



سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو  
 فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من  
 موزن کے مطابق کلمات کہو اور  
 پھر میری خدمت میں درود پڑھو  
 جس نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ  
 اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے  
 پھر میرے لیے مقام وسیلہ مانگو۔  
 الی سبیلہ

(البوداؤد ۱ : ۷۷)

اگرچہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا جائز ہے مگر اذان کے بعد درود  
 شریف پڑھنا سنت ہے لہذا پہلے کے بجائے بعد میں پڑھنے کا معمول بنالیا  
 جائے تاکہ کامل ثواب ہو۔

## اپنے گھروں میں برکت کے لئے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھواتے۔

صحابہ کرام بعض اوقات اپنی محبت کا اظہار یوں بھی کرتے آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے عرض کرتے۔ یا رسول اللہ آپ ہمارے گھر تشریف لائیں۔ کچھ نوافل  
 پڑھیں تاکہ ہمارے گھر میں برکت ہو جائے اور یہ وہاں نماز ادا کر کے خوب اللہ رب  
 العزت کی خوشنودی حاصل کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی درخواست پر  
 ان کے گھر جا کر نماز ادا فرماتے۔

حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو حجت  
 کروایا کرتے تھے اور نابینا تھے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت







۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری دادی اماں حضرت بلکہ  
رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے گھر تشریف لا کر نماز  
ادا کریں۔

دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پیش کیا جو آپ نے  
تناول فرمایا اور پھر فرمایا اٹھو تاکہ  
میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔

اس وقت سارے پاس چٹائی تھی جو استعمال کی وجہ سے بہت پرانی ہو چکی تھی  
ہم نے دھو کر اسے بچھایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہو گئے۔ میں  
اور بیٹم آپ کے پیچھے اور دادی اماں ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔

فصلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
میں دو رکعتیں پڑھائیں اور اس  
کے بعد آپ واپس تشریف لے  
گئے۔

(بخاری ۱: ۵۵)

جس جگہ آپ نے نماز ادا کی ہوتی  
وہاں نماز ادا کرنے کی کوشش کی

اس کوشش میں رہتے وہاں ہی نماز ادا کریں جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے نماز ادا فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر  
بیت اللہ کا دروازہ کھولا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم، اسامہ، بلال اور



عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اس کے اندر تشریف لے گئے پھر دروازہ بن کر دیا گیا۔  
کچھ دیر وہاں نماز ادا کی پھر باہر تشریف لائے

قابتد للناس الاخون  
متبعتمہم فوجدت بلالا  
قائماً من وراء الباب  
تو میں نے ان سے پوچھا :-  
ابن صلی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم فقال صلی  
بین ذنبك الحمودین  
(البخاری: ۲: ۴۳۱)

لوگ دخول کعبہ کے لیے آگے  
بڑھے میں نے بلال کو دروازہ  
کے پیچھے کھڑا دیکھا۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کہاں نماز ادا فرمائی ہے  
انہوں نے بتایا ان دو ستونوں  
کے درمیان۔

## حُضْرُو كَالْبَقِيَّةِ لِيُنْزِلَ كِي كُوشَشِ كَرْتِي

حُضْرُو كَالْبَقِيَّةِ لِيُنْزِلَ كِي كُوشَشِ كَرْتِي  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہر معاملہ میں دوسروں سے ایثار سے کام لیا  
کرتے تھے۔ مثلاً اپنی مہوکی پر دوسروں کی مہوکی اور اپنی پیاس پر دوسروں کی  
پیاس کو ترجیح دیتے ہوئے کھانا اور پانی دوسروں کو دے دیتے مگر جب معاملہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ کھانے کا آتا تو اسے خود لینے کی کوشش کرتے۔  
۱۔ بخاری و سلم میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا۔ آپ نے پیا۔ آپ کی دائیں طرف  
حضرت عبداللہ بن عباس (جو اس وقت بچے تھے) اور بائیں طرف اکابر صحابہ  
تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا چیز دائیں طرف بیٹھنے والے کو دیا کرتے



آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس سے فرمایا۔

اناؤذنت لی ان اعطی  
اجازت ہے میں انہیں دے  
ہوں؟

بچے نے عرض کیا

واللہ یا رسول اللہ لا

اوتش بنصیبی منب احد

قلہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فی یدہ

( البخاری : : )

یا رسول اللہ! اللہ کی قسم  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ کو  
میں نہیں دے سکتا۔ تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے  
ہاتھ تھما دیا۔

۲: امام احمد ابن ماجہ اور حمیدی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے  
روایت کیا میں اور خالد بن ولید دونوں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کے ہاں گئے  
وہ ایک دودھ کا پیالہ لائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔ آپ کے  
دائیں طرف میں تھا فرمایا باری تو تمہاری ہے۔

فان شئت اشرت فیہا  
خالداً۔  
اگر تیری اجازت ہو تو خالد  
کو دے دوں؟

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

ما كنت لا وثر بسورك

احداً

آپ کا بقیہ میں اپنے اوپر  
کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

(سبل الہدی والرشار: ۷: ۲۳۹)



## روزہ چھوڑ سکتی ہوں مگر آپ کا بقیہ نہیں چھوڑ سکتی

۳: حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب پیا اور بقیہ مجھے پینے کے لیے عنایت فرمایا۔  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

انی صائمۃ و لکن  
کوہت ان ارد سوئک  
میں اگرچہ روزہ دار ہوں مگر آپ کے بقیہ  
کو واپس کرنا میرے پسندیدہ عمل نہیں۔  
آپ نے فرمایا۔ اگر قضا رمضان کا روزہ ہے تو اس جگہ ایک روزہ  
ضرور رکھنا اور اگر نفل روزہ ہے تو چاہے قضا کرمانہ کر۔

(مسند احمد: ۷: ۶۸۲)

## اپنی والدہ کے لیے بھی بیانا

بخاری و سلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں اور  
بلال حبرانہ کے مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ ایک اعرابی آیا  
اور کہنے لگا۔ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ساتھ کیے ہوئے وعدہ  
کو پورا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔

البشر  
بشارت قبول کرے۔

اعرابی کہنے لگا: میں قبول نہیں کروں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حالت نارسگی میں سہارپاس تشریف لائے اور  
فرمایا اس نے تو بشارت کو رد کر دیا تم اسے لے لو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ  
ضرور لینا چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے پیالے میں پانی منگوایا۔



فغسل بدیه ووجهه  
و مسح فیہ  
اس میں ہاتھ اور چہرہ مبارک  
دھویا اور اس میں کلی فرمائی۔

اس کے بعد فرمایا  
اشربا منہ وافرغ علی  
اس سے پیو اور اپنے چہروں اور  
وجوہکما و نحوہ کما  
سینوں پر ڈال لو۔

والبشر

ہم دونوں نے وہ پیالہ لیا اور آپ کے حکم کے مطابق کیا۔  
پر وہ کے پیچھے سے اُمّ المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے  
ہمیں آواز دی اور فرمایا

افضلا لا مکما فی اناء کما  
اس برتن کچھ پانی اپنی والدہ کیلئے بھی بچا لینا  
ہم نے ان کے لیے بھی کچھ پانی بچا کر رکھ لیا۔

(البخاری : ۲ : ۶۲۰)

## میں یہ کھانا نہیں کھاؤں گی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت مہمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔  
آپ کے پاس فضل بن عباس - خالد بن ولید اور ایک خاتون تھیں۔ آپ کی خدمت  
میں کھانا لایا گیا جس میں روٹی اور گوہ کا گوشت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول  
فرمانے لگے تو حضرت مہمونہ نے عرض کیا یا رسول اللہ گوشت گوہ کا ہے آپ نے  
دست مبارک روکتے ہوئے فرمایا۔ میں یہ گوشت نہیں کھایا کرتا۔ لیکن تم اسے  
کھاؤ۔ ان تمام نے وہ کھانا کھایا۔ حضرت مہمونہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں۔



میں وہ کھانا نہیں کھاتی جسے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
تناول نہیں فرمایا۔

لا اکل من طعام لم  
یاکل منه رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم  
(مسند احمد : ۱ : ۲۸۵)

## حضرت علی نے ابروؤں کا پانی منہ لگا کر چوس لیا

جن خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے بعد  
غسل دینے کا شرف حاصل ہوا ان میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی ہیں۔  
حضرت جعفر بن محمد سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کے  
بعد کھن میں رکھا گیا تو آپ کے مبارک ابروؤں میں پانی کے قطرے تھے۔ حضرت علی  
نے موقعہ غنیمت جانا اور منہ لگا کر انہیں چوس لیا۔  
(مسند احمد : ۱ : ۲۴۱)

## آپ کے پورے لگنے والی جگہ سے کھاتے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے، آپ کا بقیہ لینے کی کوشش  
کرتے اور وہاں سے کھاتے یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس پورے لگنے  
ہوتے مدینہ طیبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائی دن حضرت ابو الزبیر البصری  
رضی اللہ عنہ کے مہمان ہے۔ وہ آپ کی خدمت اقدس میں کھانا پیش کرتے  
آپ ضرورت کے مطابق تناول فرماتے۔ جب بقیہ کھانا حضرت ابو الیوب کے  
پاس واپس آجاتا تو

پوچھتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس  
پورے کہاں لگے ہیں تو آپ کی مبارک

سأل عن موضع اصابع  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیاکل



انگلیوں کے نشاں تلاش کر کے انہی  
نشانوں سے کھانا تناول کرتے۔

صفت حیث اثر اصابعہ  
(مسند احمد: ۶: ۵۷۶)

## آپ نے ہاتھ روک لیا

حتیٰ کہ ایک دن ایسا کھانا آپ کی خدمت میں پیش کیا جس میں لہسن وغیرہ تھا  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ بھی تناول نہ فرمایا اور اسے واپس کر دیا۔ جب  
کھانا واپس آیا تو حضرت ابو الیوب انصاری نے اہلیہ سے کہا آپ کا مبارک بقیہ مجھے  
دو۔ جب کھانا سامنے رکھا

فلما لم یثرید سوال اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فیہ کف  
یدہ منہ  
تو اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے مبارک پوروں کے نشان کھانی  
تہ دیئے تو انہوں نے بھی ہاتھ روک دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اسے اللہ کے نبی میرے  
ماں باپ قربان آج کھانا تناول نہیں فرمایا۔ آپ نے فرمایا اس میں لہسن تھا۔ میں  
اس لیے اسے نہیں کھایا کیونکہ میرے پاس ہر وقت جبریل ابن علیہ السلام اللہ کا پیغام  
لے کر آتے رہتے ہیں۔ آقا کیا یہ حرام ہے فرمایا نہیں میں صرف اس کی بو کی وجہ  
سے اسے ناپسند کرتا ہوں انہوں نے عرض کیا۔

فانی اکرمہ ما کرہت  
(مسند احمد: ۶: ۵۷۸)  
جب آپ پسند نہیں کرتے  
میں بھی اسے پسند نہیں کرتا۔



## اس جگہ منہ لگا کر پیتے جہاں آپ کا منہ مبارک لگا ہوتا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی برتن میں پانی یا کوئی مشروب پیتے تو صحابہ دیکھتے رہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کس حصہ میں منہ لگا رہے جب اس برتن میں صحابہ پانی پیتے تو وہیں منہ لگانے کی کوشش کرتے جہاں سے آپ نے منہ لگا کر پانی پیا ہوتا۔

۱: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے کھانا پیش کیا تو آپ نے فرمایا مجھے ٹھوک نہیں۔ بیان کرتی ہیں۔ شادی کے وقت ہم نے حضرت عائشہ کو تیار کیا تھا۔ اس کے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور تشریف لانے کے لیے عرض کی۔ آپ عائشہ کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

آپ کے لیے دودھ لایا گیا۔  
فشریب ثونا ولها البنی آپ نے پیا پھر عائشہ کو تھا دیا

صلی اللہ علیہ وسلم فحقت  
رأسها واستجبت انہوں نے جیا کرتے ہوئے  
سر جھکا دیا۔

حضرت اسماء کہتیں ہیں میں نے حضرت عائشہ کو ڈانٹا اور کہا۔  
خذی من یدی البنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک

صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں سے دودھ لے لو۔

حضرت عائشہ نے دودھ لے لیا اور اس سے کچھ پیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا اب اپنی بہن کو بھی دو



## مجھے اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے نہیں لوں گی

بل خذہ فاشرب منه  
شکرنا ولینہ  
میں بیٹھ گئی۔ پیالہ میں نے اپنے گھٹنے پر رکھ لیا۔  
بلکہ آپ اسے لیں، اس سے خود پئیں  
پھر اپنے دست مبارک سے مجھے دیں۔

شروطفتادیرہ  
واتبعہ لشفتی  
لا حیب منہ مشرب  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
اور اسے دودھ پیتے گھمانے لگی تاکہ  
میرے ہونٹ وہاں لگیں جہاں سے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے پیا تھا۔

(مسند احمد : ۷ : ۶۱۲)



۱

باب ۵

صحایہ و ادب پی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



## سایہ دار درخت آپ کیلئے چھوڑ دیتے

اگر دوران سفر کسی جگہ پڑاؤ ہوتا تو صحابہ سایہ دار درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے چھوڑ کر خود دوسری جگہ ٹھہر جاتے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کا یہ معمول بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

کنا اذا اتینا فی سفر علی شجرة ہم جب سفر میں کسی سایہ دار درخت ظلیلة ترکنا ہا لرسول صلی اللہ کے پاس ٹھہرتے تو اسے رسول اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیتے۔

## اچھے کام ایجاد کرنے والوں کو دعائیں دیتے

کسی بھی مسلمان نے اسلام کی خدمت کرتے ہوئے اچھے کام ایجاد کیے ہوتے جب اس کے بارے میں سنتے یا اسے دیکھتے تو خوش ہو کر اسے دعائیں دیتے۔

حضرت عبدالرحمن کا بیان ہے۔ میرے والد گرامی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہما جب اذان جمعہ سنتے تو

ترحمہ لا سعد بن زرارۃ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہما کے لیے رحمت کی دعا کرتے۔

## نماز میں تاخیر ہونے پر روتے

بارگاہ الہی میں حاضری کے ساتھ انہیں جو لگن تھی اس کا اندازہ اس



سے لگایا جائے کہ نماز میں تاخیر ہونے میں روپا کرتے۔  
 امام زہری کا بیان ہے کہ میں دمشق میں حضرت انس رضی اللہ عنہ  
 کی زیارت کے لیے گیا دیکھا

وہ رو رہے ہیں

وہویبکی

میں نے عرض کیا

رونے کی کیا وجہ ہے؟

ما یبکیک؟

فرمانے لگے

میں نے حضور کی ظاہری حیات  
 میں نماز اس حال میں پائی مگر اب سے  
 ضائع کیا جا رہا ہے۔

لما عرفت شیئاً مما ادرکت  
 الا هذه الصلوة وهذه  
 الصلوة قد ضیعت

دوسری روایت ہے

لیس صنعتو ما صنعتم فیہا (البخاری، ۱/۷۵)

میں نے پوچھا، آپ اذان جمعہ سن کر حضرت اسعد بن زرارہ  
 رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمانے لگے۔

کہ چونکہ سب سے پہلے بنی بیاضہ میں  
 مقام حرہ پر انہی کے گھر جمعہ منعقد  
 ہوا تھا۔

لانہ اول من جمع بنا  
 ہزم البیت من حرہ  
 بنی بیاضہ فی نقتع۔

میں نے پوچھا اس وقت تم کتنے مسلمان تھے؟ فرمایا چالیس۔  
 (ابوداؤد، باب الجمعة فی القری)



## صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ

حضرت عبدالعزیز بن عبدالملک کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا میں جمعہ کے دن منبر کے قریب حضرت عقبہ بن عامر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ محمد بن ابی حذیفہ خطبہ دینے کے لیے منبر پر چڑھے۔ دورانِ خطبہ انہوں نے تلاوت قرآن فرمائی اور وہ بہت عظیم و تری قرآن بھی تھے۔ اس پر حضرت عقبہ بن عامر کہنے لگے۔

صدق الله ورسوله اتي سمعت  
رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يقول ايقرأء القرآن رجال  
لا يجاوز تراقيهم ويرقون  
من الدين كما يمرق السهم  
من الرمية (مسند احمد  
۵/۱۳۹)

سبح فرمایا اللہ اور اس کے رسول  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے  
ہوئے سنا کچھ ایسے لوگ قرآن پڑھیں  
گے جن کے حلق سے وہ نیچے نہیں  
جائے گا وہ دین سے اس طرح  
گزر جائیں گے جیسے تیر شکار سے  
گزر جاتا ہے۔

ذات الرقاع (جگہ کا نام) کے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
تلوار درخت کے ساتھ لٹکا کر آرام فرمائے۔ ایک مشرک نے موقع پر  
آپ پر تلوار سونت کر کہا، تمہیں مجھ سے خوف نہیں؟ فرمایا ہرگز نہیں  
کہنے لگا مجھ سے آپ کو کوئی بچا سکتا ہے؟

اللہ یعنی منک  
اللہ مجھے تجھ سے بچا سکتا ہے۔

تو اس سے تلوار گر گئی۔ (البخاری، غزوة ذات الرقاع)



امام زرقانی اس معمول کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

انہم كانوا اذا اتوا على شجرة ظليلة تركوها له  
 صلي الله عليه وسلم  
 جب صحابہ کسی سایہ دار درخت کے پاس پڑاؤ ڈالتے تو اسے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیتے۔

(زرقانی علی المواہب ۱/۱۲۸)

### یہ بتلاتے حضور نے فلاں کو جنتی قرار دیا

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام بھی عطا فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں کے خاتمہ بالخیر پر بھی آگاہ تھے۔ یہی وجہ ہے بہت سے صحابہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت عطا فرمائی خصوصاً دس صحابہ کرام ایسے ہیں جن کو اعلیٰ علیہ طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی قرار دے دیا۔ صحابہ کرام لوگوں کو آپ کے اس مقام سے آگاہ فرماتے۔

### حضرت عبداللہ بن سلام جنتی ہیں

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں  
 میں نے زمین پر رہنے والوں میں کسی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ نہیں سنا۔  
 انہ من اهل الجنة الا لعبد الله  
 کہ وہ جنتی ہے ماسوائے حضرت  
 بن سلام (البخاری مناقب الانصار)  
 عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔



## آپ نے نام رکھا ہے تو بات ختم

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مخزن نامی شخص کو دوسرے نے بُرا بھلا کہا آپ نے بلا کر فرمایا تمہاری وجہ سے اسم محمد کو گالی دی جا رہی ہے۔

لاواللہ لا محمداً محمداً اللہ کی قسم جب تک میں زندہ ہوں مادمت حیاً کسی کو یہ نام نہیں رکھنے دوں گا۔

آپ نے اسی وقت اس کا نام عبدالرحمن رکھ دیا۔ پھر بنو طلحہ کو پیغام بھیجا جن لوگوں کے یہ نام ہیں۔ وہ تمام کے تمام بدل دو۔ اتفاق سے وہ سات آدمی تھے ان کے سربراہ کا نام محمد تھا۔ محمد بن طلحہ حاضر ہوئے اور عرض کیا :-

انشدک اللہ یا امیر المؤمنین امیر المؤمنین اللہ کی قسم میرا نام محمد خود رسول اللہ نے رکھا تھا۔

الو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس پر حضرت عمر نے فرمایا

قوموا لہ سبیل الحی الی نشی قوموا لہ سبیل الحی الی نشی سماہ محمد (مسند احمد ۴۵) جاؤ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام رکھا ہے تو میں اسے نہیں بدل سکتا۔

اس کا نام عبدالرحمن ہے

حضرت خلیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے دادا کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ انہوں نے اس کا نام عزیز رکھا۔ پھر اُسے حضور صلی اللہ علیہ



وسلم کی خدمت اقدس میں لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ !  
ولد لی عنہم  
میں نے کہا یہ بچہ پیدا ہوا ہے۔

آپ نے پوچھا  
نہا سمیتہ ؟  
اس کا کیا نام رکھا ہے ؟  
عرض کیا اس کا نام عزیز رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا :  
بل هو عبد الرحمن  
اس کا نام عبد الرحمن ہے

(مسند احمد ۵/۱۹۱)

والد گرامی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا یہی نام رکھ دیا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر ناخنوں سے دستک دیتے

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لے جاتے تو صحابہ  
کا معمول تھا وہ آپ کو باہر آنے کی کبھی تکلیف نہ دیتے البتہ کبھی مجبوری  
پیش آتی تو صحابہ آپ کے دروازہ اقدس پر ناخنوں سے دستک  
دیتے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

كان ابواب النبي صلى الله عليه وسلم  
عليه وسلو تفرع بالاطراف  
رسول الله صلى الله عليه وسلم کے  
دروازوں پر ناخنوں سے دستک  
(اخلاق النبي وآدابه ۸۶) دی جاتی تھی۔

آپ کے مقدس اسم گرامی کا ادب کرنے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس و مبارک اسم گرامی کا



نہایت ہی ادب و احترام کرتے۔ اگر کسی جگہ لکھا ہوتا، اُسے ہرگز نہ مٹاتے  
اگر کسی نے اپنا یہ نام رکھا ہوتا تو اس کا بھی ادب کرتے۔

۱۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر جب معاہدہ ہوا تو مسلمانوں کی طرف  
سے یہ لکھا گیا۔

هَذَا مَا قَاضَانَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِمَعَاہِدِ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ كِی طَرَفِی  
اس پر کفار کی طرف سے یہ اعتراض اٹھا۔ ہم آپ کو رسول تسلیم  
نہیں کرتے۔ اس لیے آپ بجائے وحمد رسول اللہ لکھنے کے

مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے دونوں شانیں عطا فرمائی ہیں۔

میں اللہ کا رسول بھی ہوں اور حضرت عبد اللہ کا بیٹا بھی۔ آپ نے حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کو بلا یا اور فرمایا

امح رسول اللہ رسول اللہ کا لفظ مٹادو۔

انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ

لا واللہ لا امحوک ابداً اللہ کی قسم میں کبھی بھی آپ کا نام نہیں مٹا سکتا۔  
آپ نے خود وہ کاغذ پکڑا اور فرمایا کہاں ہے؟ عرض کیا گیا تو آپ  
نے اس پر قلم پھیر دیا۔

۲۔ سینا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی اذان میں سنتے تو درود شریف  
پڑھتے اور دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگاتے۔



## ام المؤمنین کا مثالی ادب

عروہ کہتے ہیں مجھے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیل ہوتے تو معوذتین پڑھ کر ہاتھ پر دم فرمایا کرتے اور اسے اپنے جسم پر پھیرتے جب آپ کا مرض وصال شدید ہو گیا تو میں نے چاہا میں بھی یہ عمل کروں مگر کہا رسول اللہ کا جسم اطہر اور کہاں میرا ہاتھ اور پھر میرا دم کرنا آپ کیلئے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اس لیے میں نے دو کام کئے۔

۱۔ اپنے ہاتھ کے بجائے حضور کا ہاتھ لیا اور اسے آپ کے جسم اطہر پر پھیرا۔

۲۔ اس دم سے یہ نیت کی کہ مجھے برکت حاصل ہو جائے۔

پڑھیے الفاظ روایت

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب بیمار ہوتے تو آخری تین قل پڑھتے اور ہاتھ کو جسم پر ملتے مرض وصال کے دنوں میں میں نے یہی قل پڑھے اور حضور کے مبارک ہاتھ ہی جسم اقدس پر ملے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب بیمار ہوتے تو آخری تین قل پڑھتے اور ہاتھ کو جسم پر ملتے مرض وصال کے دنوں میں میں نے یہی قل پڑھے اور حضور کے مبارک ہاتھ ہی جسم اقدس پر ملے۔

(البخاری ۶۳۹/۲)



مسند احمد میں یہ الفاظ ہیں۔

فلما اشتد وجعه كنت

اقرا عليه وامسح منه بیده

رجاء برکتها۔ (مسند احمد

۲۷۵/۷

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف  
میں اضافہ ہوا تو میں نے وہ سوتیں <sup>ٹھہریں</sup>  
اور برکت کیلئے حضور کا ہی دست مبارک  
جسم اقدس پر ملا۔

## آپ سے بلند بیٹھنے اور رہنے کو بے ادبی تصور کرنے

اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی نیچے جگہ تشریف فرما ہوتے تو صحابہ  
اس سے بلند مقام پر نہ بیٹھتے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونچے  
مقام پر بیٹھنے کو بے ادبی تصور کرتے۔ مدینہ طیبہ میں آپ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی میزبانی کا شرف جب حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ  
عنه کو نصیب ہوا تو آپ نے فرمایا چونکہ میرے پاس اکثر لوگوں کا آنا جاتا  
ہوگا اس لیے میں نیچے والی منزل میں ٹھہرنا پسند کروں گا۔ اوپر والی منزل  
میں تم اپنے اہل خانہ سمیت رہو حضرت ابو ایوب انصاری بیان کرتے ہیں  
ہم آپ کے فرمان کے مطابق اوپر چلے گئے مگر آرام و نیند کہاں بار بار  
خیال آتا۔

تمشی فوق رأس رسول اللہ ہم حضور کی ذات اقدس سے اوپر  
صلی اللہ علیہ وسلم۔ چل پھر رہے ہیں۔

ساری رات بیدار ہو کر کبھی کمرہ کے ایک جانب اور کبھی دوسری  
جانب ہو کر بیٹھ جاتے کہ کہیں نیچے رسول اللہ ہوں۔ ہم نے آپ سے عرض  
کیا تو فرمایا نیچے والی منزل میرے لیے کافی بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا



یا رسول اللہ !

لا اعلو اسقیة انت

تحتها۔

میں اس چھت کے اوپر نہیں رہ سکتا  
جس کے نیچے آپ کی ذات اقدس ہو۔

میری درخواست قبول فرماتے ہوئے آپ اوپر تشریف لے گئے

اور میں بچوں سمیت نیچے منتقل ہو گیا۔ (مسند احمد ۴/۵۷۶)

یہ حضور کا اضافہ ہے میں اسے کبھی اپنے سے جدا نہیں کروں گا

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ کچھ رقم ان کی تھیلی میں ہمیشہ موجود رہتی تھی۔ دوست و احباب نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو بتانے لگے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے دوران سفر اونٹ خریدا جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سیکرٹری مال حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے اس اونٹ کی قیمت اضافہ کے ساتھ ادا کرے حضرت بلال نے مجھے ایک اوقیہ سونا ایک قیراط کے اضافہ کے ساتھ دیا اس کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ جو اضافی رقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عطا فرمائی۔

میں اس اضافہ کو کبھی بھی اپنے سے

جدا نہیں کروں گا۔ وہ رقم ہمیشہ ان

کی تھیلی میں رہی جو واقعہ حبرہ کے

وقت یزیدیوں ان سے چھین لی۔

لا تفارقتی زیادة رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فکان فی

کیس لی فاخذہ اهل الشام

یوم الحرة (المسلو، ۲۹)



یہ ہار مجھے رسول اللہ نے پہنایا تھا اسے کبھی جدا نہیں کروں گی

ایک صحابیہ ابن کاعلق قبیلہ بنو غفار سے تھی اسے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ خیبر میں شرکت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ ہم نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں اپنے ساتھ جانے کی اجازت عنایت فرمائیے۔ ہم طاقت کے مطابق لشکر اسلام کی خدمت کریں گے۔ آپ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا :-

علیٰ ببرکتہ اللہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے

جب فتح خیبر کے بعد مال غنیمت آیا تو اس میں ایک ہار بھی تھا۔

یہ ہار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا جو تم میرے گلے میں دیکھ رہے ہو مجھے دیا بلکہ اپنے مبارک ہاتھوں سے میرے گلے میں پہنایا۔

واخذ هذه القلادة التي  
ترين في عنقي فاعطانيها  
وجعلها بيده في عنقي۔

اس کے بعد کہنے لگیں :-

اللہ کی قسم میں اسے کبھی بھی اپنے سے  
جدا نہیں کروں گی۔

فواللہ لا تفارقني ابداً

راوی حدیث بیان کرتے ہیں۔

وصال کے وقت بھی وہ ہار ان کے  
گلے میں تھا۔ کیونکہ انہوں نے یہ وصیت  
کر رکھی تھی کہ اسے ان کے ساتھ ہی  
دفن کیا جائے۔

وکانت في عنقها حتى ماتت  
ثم اوصت ان تدفن معها  
(مسند احمد ۵۲۵/۷)



## حضور کی عطا کردہ کنیت کو محبوب رکھنے

ہر آدمی کی کنیت باپ بیٹے یا ماں کے نام ہوتی ہے۔ مگر قربان جائیں صحابہ پر انہیں جو کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمائی وہ اسے محبوب رکھنے۔

۱۔ مسند احمد میں حضرت حمزہ بن صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صہیب اپنی کنیت ابو یحییٰ بتایا کرتے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صہیب

مالك تكنى ابا يحيى وليس لك ولد؟  
یحییٰ نامی تمہارا بیٹا نہیں پھر ابو یحییٰ کنیت کی کیا وجہ ہے؟

کہنے لگے واقعہً اس نام پر میرا بیٹا نہیں مگر

ان رسول الله صلى الله عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی تھی۔  
(مسند احمد)

۲۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں:

ان كان احب اسماء على اليه  
ايا تراب وكان ليفرح ان  
يدعى بها وما كتاه ايا تراب  
الا النبي صلى الله عليه وسلم  
حضرت علی کو سب سے پسند نام ابو تراب تھا اس کے ساتھ بلانے پر بڑے خوش ہوتے اور ان کی یہ کنیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔



## یہ بال نہیں کٹوانے دوں گی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میرے سر پر کچھ بال تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست مبارک میں لیا کرتے تھے میری والدہ نے مجھے فرمایا :-

لا اجزها کان رسول اللہ علیہ وسلم یمدھا ویأخذھا (ابوداؤد، ۲، ۲۲۱/۲)

میں انھیں نہیں کٹواؤں گی۔ کیونکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست اقدس میں پکڑا کرتے تھے۔ حالانکہ یاد رہے بعض بال کٹواتا اور بعض کا رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔

## ہر روز سر کو دود دفعہ تیل لگانا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے بال رکھے ہوئے ہیں۔ انھیں کنگھی کر سکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں انہیں کنگھی کرو اور ان کا حق ادا کرو اس کے بعد ان کی یہ کیفیت تھی۔

کان ابو قتادۃ ربما دھتھا فی الیوم مرتین من اجل قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ابو قتادہ اکثر طور پر آپ کے مذکورہ فرمان کی وجہ سے دن میں دو دفعہ سر کے بالوں کو تیل لگاتے۔

(موطائک)



## اپنے آقا کے حضور اچھی چیز پیش کرتے

صحابہ کرام کی خواہش ہوتی ہے ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور اچھی چیز پیش کریں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لے کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

من این هذا؟  
عرض کیا :-  
یہ کہاں سے لائے ہو؟

کان عندنا تمر روی فبعت  
منہ صاعین بصاع ليطعم  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔  
ہمارے پاس ردی کھجور تھی میں نے  
دو صاع دیکر ایک صاع عمدہ کھجور  
خریدی تاکہ حضور اسے تناول فرمائیں۔  
آپ ناراض ہوئے اور فرمایا یہ تو سود ہے۔ اگر تم عمدہ کھجور خریدنا  
چاہتے ہو تو ایسا کرو روئی کھجور بیچ ڈالو اور پھر اسی قسم سے عمدہ  
کھجور لے کر آؤ۔

(البخاری ۱/۳۱۱)

## محبت سے آپ کو اپنا محبوب کہتے

محبت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اپنا محبوب کہتے اور  
کنبھی اپنا خلیل کہتے۔



## ہر رات محبوب کا دیدار

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ کو جب بھی آپ کی یاد تر پاتی تو کہتے کبھی ایسا وقت بھی تھا۔

ما من لیلة الا وانا اری فیہا  
جیبی صلی اللہ علیہ وسلم وشر  
یبکی۔ (الطبقات ابن سعد)

جب ہر رات میں اپنے محبوب  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا اثر  
پایا کرتا یہ کہہ کر رو پڑتے۔

## ۲۔ میرے محبوب سے ناپسند فرمایا کرتے

حضرت کریمہ بنت ہمام کا بیان ہے ایک خاتون نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہندی لگانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میں اسے پسند نہیں کرتی کیونکہ۔

کان جیبی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم بکرہ ریحما  
کو اس کی بو پسند نہ تھی۔  
(ابوداؤد، کتاب الترجیل)

## ۳۔ محبوب کے بعد کسی کو نہ دیکھوں

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر پہنچی تو انہوں نے بارگاہِ خدایہ ہندی میں ان کلمات سے دعا مانگی۔

اللہم اعمنی فلا اری شیئاً بعد  
اے اللہ مجھے نابینا کر دے میں اب



حبیبی حتی الفی حبیبی۔

اپنے محبوب کے بعد، محبوب کے ملاقات  
(وصال) سے پہلے کسی کو دیکھنا پسند  
نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان کی دعا قبول فرمائی اور انکی بہنیا کی ختم فرمادی

اس ہاتھ نے جب سے محبوب کی بیعت کی ہوئی ہے

امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب بیان کرتے کہ میں نے جب  
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کا شرف پایا ہے۔ اپنے دایاں  
ہاتھ سے کبھی بھی شرمگاہ کو نہیں چھوتا تو یہ الفاظ کہتے :

ولا وضعت یمینی علی فرجی منذ  
بایعت بہا حبیبی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم۔  
میں نے دایاں ہاتھ کبھی بھی شرمگاہ سے  
اس وقت سے نہیں لگایا جب سے  
میں نے اپنے محبوب رسول اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کا شرف پارکھا ہے۔

(کنز العمال : ۳۶۱۷۷)

میرے محبوب نے تجھے چومے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ میں نے حضرت  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجر اسود کو چوم کر یہ فرماتے ہوئے سنا، اے حجر اسود۔  
لو لو رجیبی صلی اللہ علیہ وسلم  
قبلک واستلمک ما استلمک  
ولا قبلتک۔ (مسند احمد، ۱ : ۲۱)

اگر میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا  
ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا۔



## میری آنکھوں نے محبوب کی زیارت کا شرف پایا

حضرت بشر بن قرامہ الضیابی رضی اللہ عنہ میدان عرفات میں زیارت اقدس کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کرتے۔

البصیر عینا فی حبیبی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم واقفا  
بعرفات مع الناس۔

میری ان آنکھوں نے اپنے محبوب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے  
ساتھ عرفات میں وقوف کرتے ہوئے  
دیکھا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کر رہے تھے۔ اسے اس حج کو خالصتاً اپنے لیے بنادے۔ اس میں ریا، دکھلاوا اور تکبر و فخر نہ ہو، لوگ دوسروں کو زیارت کروانے ہوئے بنا رہے تھے۔

ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم (السنن الکبریٰ کتاب الحج)

یہ اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

## میرے محبوب نے وصیت فرمائی

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ میں ان تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کبھی ترک نہیں کروں گا۔ نماز چاشت، سونے سے پہلے وتر کی ادائیگی اور ہر ماہ میں تین روزے کیونکہ

اوصالی حبیبی بشرات۔

مجھے ان تینوں کی میرے حبیب  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی۔

(مسند احمد، ۵، ۱۷۳)



## محبت سے آپ کو اپنا خلیل کہتے

اکثر اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول و حبیب کہتے  
بعض اوقات محبت سے آپ کو اپنا خلیل بھی کہتے۔

۱۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین باتوں  
کے بارے میں نصیحت فرمائی تھی۔ ہر ماہ میں تین روزے، وزن پڑھ کر سوئیں سفر و  
حضر میں نماز چاشت ادا کریں وہ جب بھی ان کا تذکرہ کرتے تو کہتے:

اوصالی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم  
ثلاث لا ادعھن بشئ  
مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ان تینوں کے بارے میں کبھی نہ چھوڑنے  
کی نصیحت فرمائی تھی۔  
(ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین  
نصیحتیں فرمائی تھیں۔ ہر ماہ تین روزے، نماز چاشت اور سونے سے پہلے  
وتر کی ادائیگی، جب لوگوں کو اس بات سے آگاہ کرتے تو کہتے:

اوصالی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم  
بثلاث۔ (البخاری)  
مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے تین باتوں کا حکم دیا تھا۔

امام ابن ابی جبرہ نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔

اوصالی خلیلی بثلاث لا  
ادعھن حتی القاء۔  
مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تین باتوں کا حکم دیا کہ انہیں ہرگز  
ترک نہ کرنا یہاں تک کہ میں آپ سے  
جاہلوں۔  
(بہجتہ النفوس، ۲/۲۰۱)



۳۔ حضرت ابورافع کا بیان ہے میں نے شہر مدینہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتدار میں نماز ادا کی۔ انہوں نے اس میں سورۃ "اذا السماء انشقت" تلاوت کی اور سجدہ بھی کیا۔ میں نے سجدہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا :

رأيت خيلي ابا القاسم يسجد  
میں نے اپنے خلیل حضرت ابوالقاسم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس میں سجدہ

فیلما ادع ذلك -  
کرنے ہوئے دیکھا ہے لہذا میں سے  
ترک نہیں کرتا۔  
(کنز العمال، ۲۲۳۱۴)

## کیا میں اپنے محبوب کی سنت ترک کر دوں؟

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حالت سفر میں تھے۔ ایک جگہ کھانا کھانے لگے تو ہاتھ سے لقمہ زمین پر گر گیا۔ آپ نے اسے اٹھایا صاف کیا اور منہ میں ڈالنے لگے، کچھ عجیبی لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔ خادم نے آہستہ سے عرض کیا حضرت ایسا نہ کیجئے، یہ لوگ گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھانا معیوب اور برا سمجھتے ہیں، اور ایسا کرنے والوں کو بنظر حقارت دیکھتے ہیں۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا :-

اأترك سنة حبيب الله  
کیا میں ان بے وقوفوں کی وجہ سے  
اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت  
اور طریقہ کو ترک کر دوں؟

یعنی یہ جو چاہیں کہیں ہم اس طریقہ کو اپنائیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔



باب ۶

صحابہ اور سققت نبوی کا تذکرہ  
صلی اللہ علیہ وسلم



## لوگوں کو آگاہ کرتے رسول اللہ نے ہم پر شفقت و کرم فرمایا

اگر کسی صحابی کے سر و جسم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ اقدس رکھا ہوتا تو لوگوں کو بطور اعزاز بتاتے کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ اقدس رکھا تھا۔

### ۱۔ بال پہلے آگے

امام بغوی نے ابن وہب کے حوالے سے نقل کیا مجھے یعقوب بن عبدالرحمن القاری نے سنایا۔ میرے والد گرامی مجھے اور عبداللہ کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے۔

فبرک علیہا و مسح برؤوسہما  
تو اپنے ان دونوں کیلئے برکت دعا فرمائی  
اور ان کے سروں پر دستِ مبارک پھیلا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کے بارے میں فرمایا۔

هذا عائد اس کے بعد یہ دونوں جب بھی سر منڈواتے

نبت موضع ید رسول اللہ  
توان کے سر کے اس حصہ کے بال  
صلی اللہ علیہ وسلم قبل الباقی  
دوسرے مقامات سے جلدی آگ  
آیا کرتے تھے۔  
(الاصابہ : : )

### ۲۔ یہ نوجوان ایک قرن گزرا سے گا

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں مجھے



حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جایا گیا۔

وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست  
 اقدس میرے سر پر رکھتے ہوئے فرمایا  
 یہ نوجوان ایک قرن (صدی) زندہ  
 رہے گا۔

وقال لعيش هذا  
 الغلام قرناً

ان کے چہرے پر تل تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا يموت حتى يذهب  
 اللؤلؤ من وجهه  
 انہوں نے سو سال عمر پائی اور اس وقت تک فوت نہ ہوئے جب تک  
 چہرہ صاف نہ ہو گیا۔

(سیدنا محمد رسول اللہ : ۳۷۹)

حضرت ابو عبد اللہ بن ایوب حضرمی کہتے ہیں

امامی عبد اللہ بن بشار  
 في قرينه  
 مجھے عبد الرحمن بن بسر نے اپنے چہرے  
 پر تل دکھائے۔

اس کے بعد کہنے لگے۔

وضع رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اصبغہ  
 علیہم اثم قال لتبلغن قرناً  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر  
 اپنی مبارک انگلی رکھ کر فرمایا تھا یہ  
 ایک صدی زندہ رہے گا۔

(مسند احمد : ۵ : ۲۰۸)

۲- حضرت ابو عطیہ البکری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

انطلق بي اهل الى النبي  
 صلی اللہ علیہ وسلم وانما  
 مجھے گھر والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی بارگاہ اقدس میں لے گئے میں اس



غلامِ شبابِ فمسخِ علیؑ براسی      نوجوان تھا آپ نے شفقت فرماتے ہوئے  
میرے سر پر دست مبارک پھیرا۔  
ان کی عمر سو سال ہو گئی مگر آپ کے دستِ اقدس کی برکت سے ان کا سر  
سفید نہ ہوا۔

## اس پر رسول اللہؐ نے ہاتھ رکھا تھا

حضرت ثاقب بن یزید رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کا بیان ہے کہ میں  
نے آپ کی وارٹھی کو سفید اور سر کو سیاہ دیکھ کر پوچھا۔  
مالِ رأسک لا یبيض؟ کیا وجہ تمہارے سر میں سفیدی نہیں۔  
انہوں نے فرمایا۔

لا یبيض رأسی ابداً      میرا سر بھی سفید نہ ہوگا۔  
میں نے عرض کیا اس کی وجہ کیا ہے تو انہوں نے بتایا ایک دن میں بچوں  
کے ساتھ کھیل رہا تھا وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنڈ ہوا آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بچوں کو سلام فرمایا!

فرددت علیہ السلام      میں نے جواباً آپ کو سلام عرض کیا  
آپ نے مجھے بلایا اور پوچھا تیرا نام کیا ہے۔ عرض کیا سائب بن یزید  
فوضع یدہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علی رأسی و قال باریک  
اللہ فیک فلا یبيض  
موضع ید رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ابداً

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر  
دست مبارک رکھا اور دعا دی اللہ  
تجھے برکت عطا فرمائے تو آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے دست اقدس کی برکت  
سے بھی یہ سفید نہ ہوگا۔

(سیدنا محمد رسول اللہ: ۳۷۷)



## مُجھ پر حضور نے کُلی کا پانی ڈالا تھا

امام احمد - بخاری مسلم - نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کیا کہ حضرت محمود بن ربيع رضی اللہ عنہ ہمیشہ بیان کیا کرتے تھے۔ اس وقت میری عمر پانچ سال کی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سگڑ ہاں تشریف لائے اور مجھے یاد ہے۔

عقلت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈول سے پانی لے لیا اور مبارک منہ میں رکھا پھر میرے منہ پر کُلی فرمائی۔

(بخاری : : )

بخاری ہی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے میں بجا رہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کے لیے تشریف لائے۔ میں اس وقت بے ہوش تھا۔

فتوضاً و حسب علی من  
 آپ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا وضو فاققت  
 پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میراث کی تقسیم کا معاملہ کیسے ہے؟  
 اس موقع پر آیت وراثت نازل ہوئی۔ (بخاری)

## ۶۔ حضور میرے بال پکڑا کرتے

امام طبرانی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا کہ خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔

کانت لی زواہیة وکان  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 میرے سر پر لمبے بال تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنے ہاتھ میں لیا



بیمدھا و یاخذ منها کرتے تھے۔

(سبل الہدی والرشاد ۹ : ۳۲۰)

## ۷۔ حضور نے میرے اس کان کو ہاتھ میں لیا تھا

محدث ابو بعلی نے سند حسن کے ساتھ امام ابو یوسفی الکلامی سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابو کریم

لوگ کہتے ہیں تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف نہیں پایا۔

میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف پایا ہے

میں اپنے چچا کے ساتھ جا رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کان پکڑا اور چچا سے فرمایا تم جانتے ہو یہ بچہ اپنی ماں اور باپ کو یاد کرتا ہے۔

ان الناس یزعمون انک لحر  
تس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے لکے سبحان اللہ!  
لقد رأیتہ

بلکہ مجھے یہاں تک یاد ہے۔

انی لا مشی مع عمی  
فاخذ باذنی هذا وقال  
لعی اتوی هذا ینکر  
امہ و اباہ

(سبل الہدی والرشاد ۹ : ۳۲۰)



## ۸۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا تھا

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یمن میں قاضی بنا کر بھیجنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تبختنی و انا رجل حدیث  
مجھے آپ نے قاضی بنایا حالانکہ میں  
السن و لیس لی علم  
نوعمر میں مجھے فیصلہ کا تجربہ بھی نہیں۔  
بکتیں من القضاء؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گزارش سنی

نومیرے سینے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
فضرب صدري رسول الله  
نے دست اقدس رکھا اور دعادی  
صلی اللہ علیہ وسلم و قال فان  
اللہ تعالیٰ تیری زبان کو ثابت رکھے  
الله عزوجل يثبت لسانك  
اور تیرے دل کی راہنمائی فرمائے۔  
و يهدى قلبك

میں کبھی بھی دوا آدمیوں کے درمیان  
فیصلہ کرنے میں پریشان نہیں ہوا۔

اس کے بعد میری کیفیت یہ ہے  
فما اعباني قضاباين اثنتين

(مسند احمد : ۱ : ۲۲۰)

دوسری روایت میں آپ کے الفاظ یہ ہیں

اللہ کی قسم جس نے جنت کو پیدا فرمایا،  
اس کے بعد مجھے دوا آدمیوں کے درمیان  
فیصلہ کرنے میں پریشانی نہیں ہوئی۔

فوالذي خلق الجنة  
ما شككت في قضاباين  
اثنتين

(سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ)



نوٹ : یاد رہے انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے بڑے حکم اور فضیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس ہے صحابہ میں اقضائہم علی (صحابہ میں سب سے بڑے قاضی) آپ ہی کا لقب ہے یہ فقط حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک اور دعا کی برکت و فیض ہے۔

## ۹ : میری آنکھوں پر آپ نے لعاب دہن لگایا تھا

حضرت عبدالرحمن بن ابی بعلی سے منقول ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کرمیوں کے موسم میں سردی والے کپڑے اور سردیوں میں گرمی والے کپڑے پہنا کرتے میرے والد گرامی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا خیبر کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا تو میں نے عرض کیا میری تو آنکھیں خراب ہیں۔

فتفل فی عینی وقال  
اللهم اذهب عنه الحر  
والبر۔

میری آنکھوں میں لعاب دہن لگانے  
ہوئے یہ دعا دی اے اللہ اس سے  
گرمی و سردی دور کر دے۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شفقت کے بعد  
نما و جدت حراً و لا برداً  
میں نے زندگی میں کبھی گرمی یا سردی  
محسوس نہیں کی۔

(مسند احمد ۱ : ۲۱۵)

## ۱۰ : میرا نام حضور نے رکھا تھا

جب بلوایوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے گھیر رکھا تھا اس وقت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آپ کے پاس لائے۔ آپ نے آنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے خدمت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا اند آنے کی بجائے باسر



جاؤ اور ان کو سمجھاؤ۔ حضرت عبداللہ بن سلام باہر آئے اور گفتگو کی ابتدا میں فرمایا

ایہا الناس انہ کانت  
اسمی فی الجاہلیۃ فلان  
فسمانی رسول اللہ صلی اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ  
ونزلت فی آیات فی کتاب اللہ

(الترمذی : ۲ : ۲۴۴)

## ۱۱۔ حضور نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا

امام محمد بن شہابؒ ہری بیان کرتے ہیں مجھے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ نے بتایا۔

کان البنی صلی اللہ علیہ وسلم  
قد مسح وجہہ عام الفتح  
فتح مکہ کے سال حضور سرور کائنات  
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے  
پر ہاتھ پھیرا تھا۔

(البخاری : ۲ : ۶۱۵)

## ۱۲۔ میری پٹلی پر آپ نے لعاب دھن لگایا تھا

یزید بن ابی علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پٹلی پر ایک نشان دیکھ کر پوچھا اے ابو سلمہ یہ نشان کیا ہے ؟ فرماتے لگے خیبر کے موقع پر مجھے تیر لگا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا۔ سلمہ شہید ہو گیا۔



فایبتت البنی صلی اللہ علیہ  
وسلم فنفضت، فیه ثلاث  
نفثات فما تمیکم حتی  
الساعة

میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر  
ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین  
مرتبہ لعاب دہن لگایا۔ اس کے بعد  
آج تک کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

(بخاری ۲ : ۴۰۵)

### ۱۳۔ میرباغ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لایا کرتے

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا مسجد نبوی کے سامنے کچوروں کا باغ تھا۔  
اس میں ایک بیرج نامی کنواں تھا۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم یدخلها ویشرب من  
ماء فیہا طیب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس  
باغ میں تشریف لاتے اور کنواں  
سے پانی پیتے۔

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی

لن تنالوا البر حتی تنفقوا  
مما تحبون

تم نیکی کو نہیں پاسکتے یہاں تک  
کہ تم اپنی محبوب چیز کو خرچ کرو

تو میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سب سے پسند بیرج ہے میں اسے  
اپنے رب کی خوشی میں صدقہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں نیکی کو پاسکوں اور اللہ کے ہاں  
اپنی حقیقی زندگی کے لیے کچھ سامان کرسکوں۔

فصحبنا یا رسول اللہ حیث  
اراک اللہ۔

آپ اسے وہاں خرچ کر دیں۔  
جہاں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔



آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابو طلحہ سے پاس رکھو اور اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو تو انہوں نے اسے اپنے مستحق رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔

(بخاری، ۲: ۶۵۷)

## ۱۲۔ میری شادی میں رسول اللہ نے بھی شرکت فرمائی تھی

حضرت ابو حنین سے منقول ہے ایک دن میں حضرت ربیع بنت معوذہ رضی اللہ عنہا کو ملنے گیا تو انہوں نے نہایت ہی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا۔

دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرس فقعد علی موضع فراشی هذا۔  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شادی کے دن قدم رنجہ فرمایا اور آپ میرے اس بستر پر یہاں تشریف فرما ہوئے۔

(مسند احمد: ۷: ۵۰۱)

بخاری شریف کے الفاظ ہیں۔

فجلس علی فراشی کے بسک منی  
آپ میرے بستر پر اسی جگہ تشریف فرما ہوئے تھے۔ جیسے تم بیٹھے ہوئے ہو۔

(بخاری، ۲: ۵۷۰)

## ۱۵۔ مجھ سے آپ نے قرآن سنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
اقراء علی القرآن  
مجھے قرآن سناؤ



میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری کیا حیثیت ہے آپ کو یہ مقام حاصل ہے کہ آپ کے سینہ اقدس پر قرآن نازل کیا گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

انی احب ان اسمعه من میں چاہتا ہوں قرآن دوسرے  
غیری، (البخاری، ۲/۷۵۵) سے سنوں۔

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرآن سنانے کا حکم دیا  
تو میں نے سورۃ النساء کی تلاوت کی، تو جب میں اس آیت پر پہنچا۔

فکیف اذا جئنا من کل امۃ  
بشہید وجئنا بک علی  
لہو لاء شہیدا

وہ کیسا وقت ہو گا جب ہم امت گواہ  
لائیں گے اور تمہیں ان تمام پر گواہ

بنائیں گے۔

تو مجھے رک جانے کا حکم دیا، میں آپ کی طرف متوجہ ہوا۔  
فاذا عیناہ تذارفان  
آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

(البخاری، ۲/۷۵۵)

## ۱۶۔ مجھے ابو جہل کی تلوار بطور انعام دی

حضرت ابو عبیدہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنه نے ہمیں بتایا۔

نفلنی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم یوم بدر سیف  
ابی جہل۔ (ابوداؤد، کتاب الجہاد)

بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بطور انعام  
ابو جہل کی تلوار دی۔

کیونکہ اسی صحابی نے اس کا سرتن سے جدا کیا تھا۔



۱۷۔ میں نے ستر سے زائد سورتیں آپ کے مبارک منہ سے سنیں

حضرت شفیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ کے دوران بتایا :-

واللہ لقد اخذت من اللہ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضا وسیعین  
اللہ کی قسم میں نے ستر سے زائد قرآنی سورتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنیں۔

سورة - ( ۷۲۸ / ۲ )

### میرے والد گرامی نے آپ کی دعوت کی

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے :-

ان اباه صنع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فداہ فاجابہ  
ان کے والد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت جو آپ نے قبول فرمائی۔

آپ نے کھانا تناول فرمایا اور دعا فرمائی :-

اللہم اغفر لہم وارحمہم  
اے اللہ انہیں بخش دے ان پر رحم فرما اور انہیں

وبارک لہم فیما رزقتہم  
عطا کردہ رزق میں برکت عطا فرما۔

(مسند احمد، ۲۰۵/۵)

### میری پھوپھی نے آپ کی دعوت پر کالی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

صنع بعض عمومتی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم میری پھوپھی نے رسول اللہ صلی اللہ



علیہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا اور عرض کیا  
یا رسول اللہ میری آرزو ہے آپ میرے  
گھر کھانا تناول فرمائیں اور نماز ادا فرماویں  
آپ ہمارے ہاں تشریف لائے گھر کے  
ایک کوزہ کو صاف کیا دیاں آپ نے نماز  
ادا فرمائی اور ہم نے بھی ساتھ ادا کی۔

علیہ وسلم طعاما فقال یا  
رسول اللہ انی احب ان تاکل فی  
بیتی وتصلی فیہ فاتاہ انی  
البیت نحل من تلک الفحول  
فامر بجانب منہ تکس۔  
ورش فصلی واصلینا معہ۔  
(مسند احمد، ۳/۵۵۲)

## آنکھوں کی تکلیف پر رسول اللہ کی تشریف آوری

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں  
میری آنکھوں میں تکلیف ہوئی تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری  
عیادت کے لیے تشریف لائے۔  
عادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
علیہ وسلم من وجع کان  
بعینی۔ (ابوداؤد، کتاب الجنائز)

## میرے چہرے، سینہ اور بطن پر دستِ اقدس رکھا

حضرت سعد رضی اللہ عنہ مکہ میں بیمار ہوئے تو کہتے ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔  
اور اپنا دستِ اقدس میرے چہرہ  
سینہ اور پیٹ پر رکھا۔  
ووضع یدہ علی جبہتی ثم  
مسح صدری و بطنی  
پھر یہ دعا فرمائی۔

اللھم اشف سعدا و اتمم  
لہ ہجرۃ۔  
اے اللہ سعد کو شفا دے اور اس  
کی ہجرت کو کامل فرما۔

(ابوداؤد، کتاب الجنائز)



## ۱۸۔ مجھے آپ نے کیا پہنایا

حضرت ام خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں حبشہ کی سرزمین سے واپس آئی تو :

انا جویریۃ فکسانی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم خمیصۃ  
لہا اعلام فجعل رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم یمسح  
الاعلام بیدہ ویقول سناہ  
یعنی حسن حسن (المستدرک ۲/۴۸۱)

میں چھوٹی چکی تھی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھے دھاری لہا لباس پہنایا  
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہاتھ  
پھیرتے اور فرمایا یہ خوبصورت ہے۔

دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس  
میں کچھ پٹے پیش کئے گئے۔

فیہا خمیصۃ سوداء صغیرۃ۔ ان میں چھوٹا سا کمرنہ بھی تھا۔  
آپ نے صحابہ سے پوچھا:

من ترون اکسو ہذہ؟ یہ کس کو پہنایا جائے؟

سب صحابہ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا ام خالد کو بلا لاؤ، مجھے  
حاضر کیا گیا۔

فالبسینہا بیدہ وقال ابلسی  
واخلق۔ (المستدرک ۲/۴۲)

آپ نے اپنے ہاتھوں سے مجھے  
قمیص پہنائی اور دودفعہ فرمایا اسے  
پہنا کرو۔



## دست نبوی کی برکت سے یہ آنکھ دوسری سے خوبصورت اور تیرے

طبرانی، بیہقی اور ابن شاہین نے حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ میں نے غزوہ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے آپ کے چہرہ اقدس کے سامنے اپنا چہرہ کر دیا تاکہ آپ کی طرف پھینکا جانے والا ہر تیر مجھے لگے اور میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ رہیں۔ ایک تیر میری آنکھ میں لگا جس کی وجہ سے وہ باہر آگئی میں نے آنکھ کو ہتھیلی پر رکھا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

فلما راہا فی کفی دمعت عیناہ آپ نے دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آگئے۔  
اس کے بعد آپ نے میرے لیے یہ دعا کی

اللہم قتادۃ کما وفی وجہ  
نیبک فاجعلہا احسن عینہ  
واحدہما نظراً۔  
اے اللہ جس طرح قتادہ نے تیرے  
نبی کے چہرے کو بچایا ہے تو اس کی  
اس آنکھ کو خوبصورت اور تیز نگاہ فرما۔

اس کے بعد  
فردھا النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم فکانت احسن عینہ  
واحدہما نظراً۔  
پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ  
اپنی جگہ پر لگا دی تو یہ دوسری سے  
خوبصورت اور تیز نگاہ ہے۔

یہ آنکھ دکھتی نہیں

ایک روایت میں ہے کہ اس آنکھ کی یہ خصوصیت بھی بیان کرتے  
تھے کہ دست نبوی کی برکت سے



وكانت لا ترمدا اذا مدت  
الاحرى. (الذرقاني)  
میری دوسری آنکھ دکھنے آتی ہے  
مگر یہ اب دکھتی بھی نہیں۔

### دیکھو یہ رخسار دوسرے سے خوبصورت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا، بچوں کے سر اور رخسار پر دست شفقت رکھتے، جن بچوں کو یہ برکت و عظمت نصیب ہوتی وہ دوسرے بچوں سے ممتاز ہو جاتے جتنی کہ ان کے جسم کا وہ حصہ جس کو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مس فرمایا ہوتا وہ بھی دوسرے حصہ سے ممتاز ہو جاتا۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو اپنا وہ رخسار دکھاتے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک پھیرا تھا اور کہا کرتے یہ میرا رخسار دوسرے سے خوبصورت ہے۔

امام سماک سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس سے گزرتے، تو ہمارے رخساروں پر ہاتھ مبارک پھیرتے، ایک دن آپ گزرے  
فمسح خدي فكان الخد  
الذي مسحه احسن۔  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو وہ رخسار بہت خوبصورت ہو گیا۔  
(المعجم الکبیر، للطبرانی ۱۹۰۹)

### مجھے آپ کے ساتھ سواری کا شرف ملتا تھا

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے  
كنت ردف النبي صلى الله  
مجھے دراز گوش پر آپ صلی اللہ علیہ



علیہ وسلم علی حمار یقال  
لہ عفیر۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد) ملا، اس کا نام عفیر تھا۔  
والہ وسلم کے ساتھ سواری کا شرف

## میری عبادت کے لیے آپ تشریف لاتے

حضرت ام عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ شرف بیان کیا کرتی ہیں بیمار  
ہوتی تو:-

عادنی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
میری عبادت کے لیے تشریف لاتے۔  
اور مجھے بشارت دیتے ہوئے فرمایا اگر مسلمان بیمار ہو جائے تو  
یذہب اللہ بہ خطایاہ کیا  
اللہ تعالیٰ اس مرض کے ذریعے اس  
تذہب النار خبت الذہب  
کے گناہ ایسے ختم فرمادیتا ہے جیسے  
والقصة (ابوداؤد، کتاب الجنائز)  
آگ سونے اور چاندی کے کھوٹ  
کو دور کر دیتی ہے۔

## اگر میں مٹی بھی خریدوں تب بھی نفع ہوتا ہے

حضرت عروہ المازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی  
علیہ وآلہ وسلم نے ایک دینار دیا اور فرمایا: جاؤ بکری خرید لاؤ میں نے دو  
بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک دینار کی بیچ دی۔  
واتاہ شاة و دینار  
آپ کی خدمت میں ایک بکری اور  
ساتھ دینار بھی حاضر کر دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ دعا دی۔



بارك الله لك في نفقة  
يمينك  
اللہ تعالیٰ تیرے ہر سودا میں برکت  
عطا فرمائے۔

اس کے بعد ان پر برکات کا یہ عالم تھا  
فكان لو اشتري التراب  
لترج فيه۔  
اب اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو اس  
میں انہیں نفع ہی ہوتا تھا۔  
(شمائل الرسول لابن کثیر ۲/۷۷)

### سوسال کے بعد چہرہ تر و تازہ

علی بن احمد کہتے ہیں مجھے حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا  
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابو زید قریب آؤ میں قریب  
ہوا تو

فمسح بیده علی رأسی  
آپ نے میرے سر پر دست  
شفقت رکھا۔

اور یہ دعا فرمائی:

اللہم جملہ و آدم جماله  
اے اللہ سے خوبصورتی عطا فرما

اور اس کے حسن کو دائمی کر دے۔

ان کی عمر سوسال سے زائد ہو چکی تھی، ان کی داڑھی بہت کم سفید تھی اور

ان کا چہرہ فوت ہونے تک تر و تازہ

رہا اس میں بڑھاپے کے آثار نہ تھے

ولقد كان منبسط الوجه لو

ينقبض وجهه حتى مات

(مسند احمد)



## آپ کا وصال میرے گھر اور میری گود میں ہوا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بطور تحدیث نعمت یہ بیان فرمایا کرتی تھیں۔

ان من نعو علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی فی بیتھا و فی یومی و بین سحری و نحری۔ (البخاری ۲/۶۴۰)

مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک اعلیٰ انعام یہ ہے کہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے حجرے، میری باری اور میری گود میں ہوا۔

## اللہ تعالیٰ نے وصال کے وقت ہم دونوں کا لعاب جمع فرمادیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات کے چند لمحے باقی تھے میری گود میں آپ کا سرا قدس تھا۔ اتنے میں میرے بھائی عبدالرحمن آٹے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، آپ نے اس کی طرف چاہت کی نظر سے دیکھا۔ میں نے عبدالرحمن کو مسواک پیش کرنے کو کہا۔ وہ سخت تھکی میں نے اسے چبا کر نرم کیا، وہی مسواک آپ نے کی۔

فجمع اللہ بین ریتی و ریتہ فی آخر یوم من الدنیا و اول یوم من الآخر۔

اللہ تعالیٰ نے میرا اور آپ کا لعاب دہن دنیا کے آخری وقت اور آخرت کے پہلے دن جمع فرمادیا۔

(البخاری ۲/۶۴۰)



## میرے اس حجرہ میں فرمایا

آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب یہ دعایا بیان کیا کرتے ہیں کہ اے اللہ میری امت میں سے جسے تو کوئی منصب عطا فرمائے اگر وہ امت کو پریشان کرے تو تو بھی اسے پریشان فرما اور اگر وہ امت کے لیے آسانی پیدا فرمائے تو تو بھی اس کے لیے آسانی فرما تو یہ کلمات ساتھ فرمایا کرتے ہیں۔

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات آپ سے اپنے اس حجرہ میں سنی تھی۔

(اتخاف المسلم، ۱۳۷)

## میں نے ان ہاتھوں سے خوشبو لگانا شرف پایا

حضرت عبدالرحمن بن قاسم بن محمد کہتے ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بطور شرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا کرتی ہیں۔

طیبت رسول اللہ بیدی  
ہائین حین احرم ولحله  
حین احل قبل ان یطوف  
(البتاری، کتاب الحج)

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ہاتھوں سے خوشبو لگایا کرتی تھی۔ احرام سے پہلے اور جب آپ طواف زیارت سے پہلے احرام کھولتے۔

## ہمیں بھی دعاؤں میں شریک رکھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ والد گرامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمرہ کی



اجازت چاہی، آپ نے اجازت عنایت کرتے ہوئے فرمایا :-  
یا اخی اشركنا فی صالح دعا نك ولا تنسانا۔  
اے بھائی ہمیں اپنی دعاؤں میں  
شریک کرنا بھول نہ جانا۔

اس پر حضرت عمر کما کرتے۔  
ما احب ان لی بها ما طلعت  
مجھے آپ کا یہ جملہ تمام دنیا و ما فیہا  
علیہ الشمس (مسند احمد ۲/۱۶۳) سے محبوب ہے۔

### میں نے اس ہاتھ سے آپ کی بیعت کی

یحییٰ بن حسان کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن بسر المازنی رضی اللہ  
عندہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

ترونی ہدیٰ ہذی ؟  
فانا با بیعت بھار رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم  
لوگو! تم یہ میرا ہاتھ دیکھ رہے ہو۔  
میں نے اس کے ساتھ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس  
پر بیعت کی ہوئی ہے۔

### آپ نے میرے چہرے پر وضو کا پانی چھڑکا۔

حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک روز آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو فرما رہے تھے میں آپ کے پیچھے کھڑا تھا،  
ایک یہودی کا وہاں سے گذر ہوا فرمایا مسور اس کی پشت سے کپڑا  
اٹھاؤ، میں نے آپ کے حکم کے مطابق کیا۔

نسخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ نے میرے چہرہ پر پانی کے



فی وجہی من الماء۔ چھینٹے مارے۔

(مسند احمد ۵/۴۲۳)

## میری آنکھوں نے حضور کی زیارت کا شرف پایا

حضرت عبداللہ بن حکیم الکنانی بیان کرتے ہیں حضرت بشر بن قرامہ رضی اللہ عنہ بطور تحدیثِ نعمت کہا کرتے تھے۔

ابصرت عینای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفا بعرفات۔  
میری ان دونوں آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں قیام کرتے ہوئے دیکھنے کا شرف پایا ہے۔

(اسد الغابہ ۳/۲۱۸)

## مجھ سے قرض لیا اور واپس فرماتے ہوئے دعا دی

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔  
استقرض منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفأفجاءہ  
مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار قرض لے لیے میں آپ کی  
خدمت میں حاضر ہوا آپ نے قرض  
مال فدفعہ الی وقال بارک  
واپس لوٹاتے ہوئے مجھے دعا دی اللہ  
اللہ فی اہلک ومالک۔  
تعالیٰ تیرے خاندان اور مال میں برکت کے۔

(اسد الغابہ ۳/۲۳۳)

## میں نے آپ کے دو طرح کے علوم سیکھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے میں نے رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کے علوم سیکھے۔

ان میں سے وہ قسم ہے جسے میں بیان کرتا ہوں لیکن اگر دوسری قسم کو بیان کروں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے۔

فاما احداہما ثبتتہ واما الاخر  
فلو ثبتتہ قطع هذا البلعوم  
(البخاری، باب حفظ العلم)

## میرے جسم پر آپ نے دستِ اقدس رکھا

حضرت مجاہد سے منقول ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ایک مرتبہ :

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے جسم پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے عبد اللہ دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہو۔ اور اپنے آپ کو اموات میں شمار کیا کرو۔

اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلو ببعض جسدی  
فقال یا عبد اللہ کن فی الدنیا  
کانک غریب او عابرسیل  
واعدا نفسک فی الموتی .

(مسند احمد ۲/۱۰۰)

## میں نے آپ کے دستِ اقدس کو چوما

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیبی سے مروی ہے مجھے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا :

کہ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے دستِ اقدس کو چومنے  
کا شرف حاصل کیا۔

انہ قبل ید النبی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلو۔



## گاش میں آپ کے ساتھ کھانا کھالینا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو عبدالمطلب کے ایک آدمی نے بیان کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کھانا کھا رہے تھے آپ نے مجھے فرمایا :-

ادن فکل قریب آجاؤ اور کھانا کھاؤ۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ :

انہی ساتھ میرا روزہ ہے۔

پھر مجھے سخت افسوس لگا۔

گاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانے میں شریک ہو کر برکات حاصل کر لیتا۔

فيا الهفت نفسي هلا كنت  
طعمت من طعام رسول الله  
صلى الله عليه وسلم۔

(ابن ماجہ، باب عرض الطعام)

## مجھے پکڑ کر گود میں بٹھانا یاد ہے

حضرت حمزہ سے منقول ہے میں نے اپنے والد گرامی صحابی رسول حضرت عبداللہ بن غنیہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ابا جان! ای شئی تذکر من رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کوئی اہم چیز آپ کو یاد ہے۔

یاد ہے۔



انہوں نے فرمایا: میں تقریباً پانچ سال کا تھا

اذکر انہ اخذنی فاجلسنی  
فی حجرہ ومسح علی رأسی  
بیدہ ودعالی ولزرتی من  
بعد بالبرکۃ  
مجھے یاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے مجھے پکڑ کر اپنی مبارک گود میں  
بٹھایا، میرے سر پر دست شفاقت  
پھیرا، میرے لیے اور میرے بعد  
میری نسل کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔  
(اسد الغابہ ۳/۳۰۵)

آپ کی ناراضگی ان کیلئے حملہ دشمن سے بھی زیادہ پریشان کن ہوتی

صحابہ کرام ہر وقت اس بات کا خیال رکھتے کہیں اللہ کے رسول صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم ناراض نہ ہو جائیں اگر کسی موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
ناراض ہو جاتے تو اس ناراضگی پر وہ اس قدر پریشان ہوتے کہ اگر کوئی دشمن  
ان پر حملہ آور ہو جاتا وہ اتنا پریشان نہ ہوتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر وقت میں اور میرا پڑوسی باری  
باری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتے تھے۔  
کچھ دنوں میں یہ افواہ اور خوف تھا کہ غسان کا حکمران مسلمانوں پر حملہ آور  
ہو رہا ہے۔ ایک دن میرے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت  
اقدس سے واپس آئے

یذاق الباب فقال افتح افتح  
تو دروازے پر دستک دیتے ہوئے  
کہنے لگے جلدی کھولو، جلدی کھولو۔

میں نے ان سے کہا کیا ہو گیا



کہیں عنسانی حکمران حملہ آور تو نہیں  
ہو گیا؟

جاء الفسائی؟

تو وہ کہنے لگے :

اس سے بھی زیادہ پریشان کن معاملہ  
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ازواج مطہرات سے علیحدگی  
اختیار کر لی ہے۔

بل اشد من ذلك اعتزل  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ازواجہ (البخاری ۲/۴۳۰)

یہ بیان کرتے کہ آپ کی بات رب کریم ٹالتا نہیں ہے

صحابہ کرام اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
پر اللہ تعالیٰ کا اتنا عظیم فضل و کرم ہے کہ آپ اپنے رب کریم کے حضور  
جو کچھ عرض کرتے ہیں، کسی آرزو کا اظہار کرتے ہیں یا کسی کے لیے دعا کرتے  
ہیں، اسے وہ مسترز نہیں فرماتا بلکہ آپ کے اظہار سے پہلے پورا فرمادیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کو پورا کرنے میں بہت جلدی کرتا ہے

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کے بارے میں  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل اختیار عطا فرماتے ہوئے یہ آیت مبارکہ  
نازل فرمائی۔

تُرْجَىٰ مِنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَ (آپ کو اختیار ہے) دور کو دیں جس کو



تَوَدُّوْنِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ۔  
چاہیں اپنی ازواج سے اور اپنے پاس  
رکھیں جس کو آپ چاہیں۔

تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کے رب کو جتنی جلدی آپ کی تمنا  
ما دئی ربك الا يسارع في  
پولیس کر کے ہونے دیکھا ہے اس قدر کی  
ہوا کہ مسند احمد ۴ / ۳۷۳ جلدی نہیں دیکھی۔  
جس کیلئے حضور نے دعا فرمائی ہوتی اس کے ساتھ شکر ت چاہتے۔

جب کسی کے بارے میں صحابہ کرام کو معلوم ہو جاتا کہ اس کے لیے  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی ہوئی ہے تو اس کے ساتھ کسی  
نہ کسی طریقہ سے شکر ت چاہتے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت  
انہیں بھی نصیب ہو جائے۔

حضرت زہرہ بن معین کا بیان ہے میرے دادا حضرت عبداللہ ہشام  
نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات کو پایا تھا۔ ان کی والدہ حضرت  
زینب بنت جمیل رضی اللہ عنہا انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت  
اقدس میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا  
یا رسول اللہ با یعدہ۔  
اے اللہ کے رسول انہیں بیعت فرمائیے۔

آپ نے فرمایا :

هو صغیر فمسح رأسه ودعاه۔ یہ چھوٹا ہے پھر اس کے سر پر دست مبارک  
رکھا اور دعا دی۔

ایک دن میں اپنے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کے ساتھ



تجارت کے لیے بازار گیا۔ وہاں حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہو گئی تو انہوں نے میرے دادا سے کہا :  
 اشركنا فان النبي صلى الله عليه وسلم قد ادعالك  
 ہمیں بھی اپنے ساتھ شریک کر لو کیونکہ  
 تمہارے بے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے برکت کی دعا فرمائی ہوئی ہے، تو  
 انہوں نے انہیں شریک کر لیا۔  
 ببرکتہ فیشرکھم۔ (البخاری ۳۴۰/۱)  
نسیان کا علاج

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ کا بیان ہے مجھے نسیان کی بیماری تھی جو در بات سنتا بھول جایا کرتا تھا خصوصاً احادیث نبویہ یاد کرنے کے باوجود بھول جاتیں۔ ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ !

انی اسمع منك كثيرا انساہ  
 میں آپ کے بہت ارشادات سنتا ہوں مگر انہیں بھول جاتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا۔ ابو ہریرہ !

اپنی چادر بچھاؤ

السطر داعی

میں نے چادر بچھا دی

فعرف بید یہ

تو دو توں ہاتھ بھر کر اس میں ڈال دیتے

اور فرمایا اسے اپنے اوپر اوڑھ لو۔

میں نے جب اسے اوڑھا تو اس کے

فضممتہ قماستیت شیعاً بعد

بعد مجھے کبھی بھی کوئی معمولی سی معمولی

(البخاری، ۲۲/۱)

بات بھی نہیں بھولتی۔



## ایک دن یہ کرم بھی ہوا

مسند احمد میں تفصیلی روایت یوں ہے کہ لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ روایات کرتے حالانکہ دیگر انصار و ہاجرین سے اتنی روایات مروی نہیں تو انھیں اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ ہاجرین صحابہ بازار میں تجارت کیا کرتے اور انصاری صحابہ کاشت میں مصروف ہوتے۔

انی کنت امراً معتكفا و کنت اکثر مجالسة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و سلوا حضر اذا غابوا و احفظ اذا اتسوا۔

میں خلوت میں رہنے والا اور کثرت کے ساتھ آپ صلی اللہ کی مبارک صحبت میں جمار ہتا جبکہ دیگر صحابہ غائب ہوتے تو میں حاضر ہوتا، وہ بات بھول جاتے ہیں یاد رکھنا۔

اور ایک دن یہ کرم بھی ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج میری گفتگو ختم ہونے سے پہلے جس نے اپنا کپڑا بچھایا اور پھر اسے اوڑھ لیا وہ مجھ سے سنی ہوئی گفتگو کو کبھی نہیں بھولے گا۔

فبسطت ثوبی ثوقبضتہ الی فواللہ مانیت شیئاً سمعته منہ والیواللہ لولا آیة فی کتاب اللہ ما حدثتکم بشیء ابداً ثوتلاد ان الذین یکتون ما انزلنا من الیینات والہدی (مسند احمد ۲/۵۳۶)

میں نے چادر بچھا دی پھر اپنے اوپر اوڑھ لی اللہ کی قسم جو کچھ میں نے آپ سے سنا وہ مجھے کبھی نہیں بھولتا اور اللہ کی قسم اگر قرآن میں یہ آیت نہ ہوتی میں تمہیں کچھ بھی بیان نہ کرتا پھر یہ آیت پڑھی جس میں علم کو چھپانے سے منع فرمایا گیا ہے۔



## آپ سے شفاعت کا وعدہ لیتے

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت کبریٰ کا تاج عنایت فرما رکھا ہے۔ مقام محمود اور مقام وسیلہ آپ ہی کے ہیں۔ شفیع المذنبین آپ ہی کا شان ہے۔ صحابہ کرام آپ سے نہ صرف شفاعت کی درخواست کرتے بلکہ شفاعت کا وعدہ لیتے۔ بعض اوقات وعدہ بھی فرمایتے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد کرامی سے بیان کرتے ہیں کہ :-

سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیامۃ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ روز قیامت میری شفاعت فرمائیں گے۔ آپ نے شفقت و کرم فرماتے ہوئے فرمایا۔ انی فاعل میں شفاعت کروں گا۔

## یا رسول اللہ کہاں تلاش کروں؟

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فاین اطلبک فرمایا :- اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط۔ میں نے عرض کیا اگر وہاں ملاقات نہ ہو تو۔ فرمایا۔ تو مجھے مقام میزان پر تلاش کرنا۔



عرض کیا آقا اگر وہاں ملاقات نہ ہو تو اسے فرمایا :-

فاطمی عند الحوض فانی لا  
 اخطی هذه الثلاث المراتن  
 (التزمذی، ۲/۷۹)

مجبے حوض کوثر پر ملنا میں تین مقامات  
 پر ہی ہوں گا۔

خوشبو سے پہچان لینے حضور تشریف لائے ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کے جملہ اعجازات میں سے ایک  
 اعجاز یہ بھی ہے کہ وہ خوشبودار تھا۔ خوشبو اگرچہ آپ استعمال فرماتے مگر  
 اس کی محتاجی نہ تھی۔ آپ کے جسم اطہر کی خوشبو اتنی نفیس اور دلربا تھی  
 کہ کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہ کر پاتی جس جگہ گلی اور راستے سے آپ کا  
 گذر ہو جاتا وہ خوشبو سے ہمک اُٹھتے۔ بعد میں گذرنے والا ہر شخص  
 یہ محسوس کر لیتا کہ اس راہ سے اللہ تعالیٰ کے محبوب کا گذر ہوا ہے کیونکہ  
 وہ ان راستوں پر ایسی خوشبو پاتا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر  
 کا حصہ تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کیفیت کا ذکر یوں کرتے ہیں :-

کان رسول اللہ اذا مر فی طریق  
 من طرق المدینة وجدوا  
 منه رائحة الطیب وقالوا  
 مر رسول الله من هذا الطريق  
 (المخالف الکبریٰ ۱/۶۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
 شہر مدینہ کے کسی راستے سے گزرتے  
 تو لوگ وہاں خصوصی ہمک پاتے اور  
 کہتے یہاں سے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا گذر ہوا ہے۔

آپ جب گھر سے کسی بھی مجلس میں تشریف لاتے تو صحابہ پہلے ہی ہمک  
 سے محسوس کر لیتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔



حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔  
 کنا نعرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم واذا اقبل بطیب ہم رسول اللہ کی آمد کو آپ کی خصوصی  
 حہک کی بنا پر معلوم کر لیا کرتے۔  
 ریحہ۔ (اخلاق النبی و آدابہ ۸۷)

## حضور کی بیعت کے بعد ہاتھ کی کھلی حفاظت کرتے

صحابہ کرام میں کچھ صحابہ ایسے بھی تھے جنہوں نے جب حضور صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں میں ہاتھ دیتے ہوئے بیعت کا شرف  
 پایا تو اس کے بعد وہ ہاتھ کسی گندی جگہ تو کجا اپنی شرمگاہ کو بھی نہیں  
 لگاتے تھے۔ حالانکہ بول و براز کے علاوہ ایسا مثل اسلام میں ممنوع نہیں ہے۔  
 ۱۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطور تحدیث نعت  
 دس اشیاء کے تذکرہ میں فرمایا کرتے ہیں۔ اسلام لانے میں میں کسی چوتھا ہوں  
 میرے عقد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یکے بعد دیگرے  
 اپنی دو صاحبزادیا عطا فرمائیں۔

وقد بايعت رسول الله  
 صلي الله عليه وسلم بیدی  
 هذه اليمنی قامست بها ذکری  
 (کنز العمال بحدیث ۳۶۱۶۰)  
 میں نے جب سے اس دائیں ہاتھ  
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی بیعت کا شرف پایا ہے۔ اس  
 سے میں نے کبھی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔  
 ۲۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اپنے اس مبارک معمول کا تذکرہ  
 اپنے ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

ما مسست ذکری بمیبتی منذ  
 میں نے کبھی بھی دائیں ہاتھ سے



بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا جب سے

علیہ وسلم (الطبقات ۲/۲۸۷) اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے۔

یاد رہے یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جن کے ساتھ فرشتے سلام

اور مصافحہ کیا کرتے تھے۔

حضرت عقیبہ بن صہبان کا بیان ہے میں نے حضرت عثمان رضی اللہ

عنه کو یہ فرماتے ہوئے سنا

ولا مسست ذکری بيمينی

میں نے دائیں ہاتھ سے کبھی شرمگاہ

کو نہیں چھوا جب سے میں نے اس

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

دست اقدس پر بیعت کی ہے۔

(کنز العمال، ۳۶۱۶۴)

## دوپہر کا کھانا اور قیلولہ نماز جمعہ کے بعد کرتے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی اہمیت کے پیش نظر پہلے نماز

جمعہ ادا کرتے اور اس کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے حضرت

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اس معمول کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

کنا نقیل ونتفدى بعد ہم جمعہ کے بعد قیلولہ اور کھانا کھایا

الجمعة۔ (الوداؤد، باب وقت الجمعة) کرتے تھے۔

## ضرورت کے وقت کھڑے ہو کر کھاپی لیتے

اکثر معمول تو یہی تھا کہ صحابہ بیٹھ کر کھایا پیا کرتے تھے مگر بعض



اوقات حسب ضرورت کھڑے ہو کر بھی کھاپی لیا کرتے تھے حضرت  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

کنا نشرب ونحن قیام وناکل  
و نحن نسعی علی عهد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم (مسند احمد ۱۰۹) علیہ وسلم کی ظاہری حیات کی بات  
ہیں نے حضور کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا

حضرت عطاب بن سائب، نواذان کے حوالے سے بیان کرتے ہیں حضرت  
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو کر پانی پیا۔ لوگوں نے ناپسند نگاہ سے دیکھا  
تو آپ نے فرمایا تم مجھے حالت قیام میں پانی پیتے ہوئے دیکھ رہے ہو اور  
بیرا محسوس کر رہے ہو حالانکہ

رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
یشرب قائماً۔  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
حالت قیام میں پانی پیتے ہوئے  
دیکھا ہے۔ (مسند احمد ۱/۱۶۳)

کتنے آپ کی مثل کوئی نہیں

صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدح کرتے ہوئے کہا کرتے کہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل کوئی نہیں۔  
۱۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس  
پسینہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

کان ریح عرق رسول اللہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



صلی اللہ علیہ وسلم المساک  
 بالی واما لحوار قبلہ ولا بعدہ  
 مثله. (تاریخ ابن عساکر ۱/ ۲۱۷)  
 کا پسینہ سر پر استوری تھا میرے ماں  
 باپ قریاں ہوں آپ کی مثل نہ پہلے  
 دیکھی اور نہ بعد میں۔

۲۔ حسن مصطفوی کی اعجاز آفرینی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔

من راہ بدیہۃ ہایہ و من  
 خالطہ معرفۃ احیہ یقول  
 ناعته لحوار قبلہ ولا بعدہ  
 مثله. (الترمذی ۲/ ۲۰۵)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچانک  
 دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا جبکہ آپ کے  
 رہن سہن رکھنے والا فدا ہو جایا کرتا۔  
 آپ کا وصف بیان کرنے والا ہر شخص  
 یوں گویا ہوتا کہ میں نے آپ صلی اللہ  
 سے پہلے اور بعد آپ کی مثل نہیں پایا۔

## آپ کی مثل کسی ماں نے نہیں جتنا

در بار رسالتنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعمت خواں حضرت حسان  
 بن ثابت رضی اللہ عنہ یہی بات اپنے اشعار میں بیان کرتے ہیں۔

واحسن منك لمررت قطعتی

واجمل منك لمرتلد النساء

(آپ سے بڑھ کر حسین آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ سے بڑھ کر  
 خوبصورت کسی ماں نے چنا ہی نہیں)



## اللہ ورسول کی محبت میں دنیاوی عیش کو قربان کر دینے

صحابہ اس کائنات میں اس قدر سچے محب تھے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں دنیا کے ہر قسم کے آرام و عیش کو قربان کر دیا تھا۔

۱۔ شہر مدینہ میں اولین مبلغ اسلام حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اپنے دور کے عظیم ناز و نعمت میں پلنے والے نوجوان تھے۔ لیکن انہوں نے اسلام کی خاطر اس عیش و آرام کو ترک کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا پھٹا ہوا لباس پہنا ہے تو آپ نے فرمایا :

انظروا الی هذا الذی نور اللہ اس شخصیت کو دیکھو جس کا دل اللہ قلبہ۔  
تعالیٰ نے نور سے منور فرما دیا ہے۔

میں نے اسے مکہ میں اس قدر ناز و نعمت میں دیکھا تھا کہ اس کے لیے دو سو درہم کا لباس تیار کیا جاتا۔

فدعاہ حب اللہ وحب رسولہما اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول الی ماترون۔ الترغیب ۳/۴۹۵  
کی محبت نے اسے اس حال میں کر دیا ہے۔

### جنگ کے سخت مرحلہ میں آپ کی پناہ لے لیتے

صحابہ کرام ایک دوسرے سے بڑھ کر جرات مند اور بہادر تھے مگر ان کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی انسان کو جبری اور بہادر نہیں دیکھا ہے۔ جب بھی جنگی صورت حال میں



سخت مرحلہ آتا تو ہم آپ کی پناہ لے لیتے۔

۱۔ شیر خدا حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے حوالے سے کہتے ہیں  
وتحن نتقی بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو اقربنا الى الحد  
ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سہا  
لیا اور آپ دشمنوں کے سب سے  
قریب تھے۔ (مسند احمد، ترمذی)

۲۔ آپ ہی سے مروی ہے۔

کتا اذا احمر الیاس ولقی  
القوم اتقینا برسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم۔  
جب جنگ گھمسان پر ہوتی تو  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سہا لیا  
کرتے تھے۔

۳۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

کتا واللہ اذا احمر الیاس  
نتقی بہ النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم (اخلاق النبی وآدابہ، ۵۴)  
اللہ کی قسم جب گھمسان کی جنگ  
ہوتی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی پناہ میں آجاتے۔

## روز قیامت بھی عرض کروں گا میں ادنیٰ ترین خادم ہوں

حضرت ثابت البنانی کا بیان ہے۔ ایک دن حضرت انس رضی اللہ عنہ  
نے اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا۔  
ما شمت شیئاً عنہ اقط ولا  
مسکا قط ولا شیئاً قط اطمیہ  
من ریح رسول اللہ صلی اللہ  
ولا مست شیئاً قط دیاجا  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خوشبو سے بڑھ کر نہ کوئی عنبر اور نہ کوئی  
کستوری کی خوشبو پائی اور نہ میر  
نے کسی ریشم اور کو آپ صلی اللہ



ولا حریرا البین مسامین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم کے جسمِ اقدس سے نرم و نازک پایا۔

تو میں نے عرض کیا اے ابو حمزہ (حضرت انس کی کنیت)  
الست کانک تنظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وکانک  
کیا تمہیں حضور کا دیدار اور آپ کا  
حسن صوت یاد نہیں آ رہا۔  
تسمع الی نعمتہ؟

تو فرمائیے لگے ثابت آپ کس تصور کی بات کرتے ہو تو سنو۔  
واللہ الی لا رجوان القاہ یوم القیامۃ فاقول یا رسول اللہ  
اللہ کی قسم میں امیدوار ہوں روزِ  
قیامت آپ سے ملوں گا اور عرض  
کروں گا اے اللہ کے رسول میں  
نحوید مک

(مسند احمد ۴/۹۳) آپ کا ادنیٰ خادم ہوں۔  
پھر کہنے لگے مجھے دس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا  
شرف حاصل ہے۔ میں بچہ تھا، ہر کام آپ کے شایان شان نہ کر سکا۔ مگر  
آپ نے کبھی بھی ناراض ہو کر یہ نہیں فرمایا ایسا کیوں کیا؟

## گستاخ کے قتل کی اجازت چاہیے

اگر کوئی بد بخت بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں بے ادبی  
کا ارتکاب کرتا تو آپ سے فی الفور اس کے قتل کی اجازت چاہئے، آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متعدد حکمتوں کے تحت درگزر کا حکم دیتے۔

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے من سے کچھ



سوتا بھیجا جو آپ نے ان چار آدمیوں کے درمیان تقسیم فرما دیا حضرت  
عینہ بن بدر حضرت اقرع بن حابس، حضرت زید الخیل اور حضرت علقمہ  
بن علاشہ رضی اللہ عنہم، اس موقعہ ایک آدمی کھڑا ہوا اس کا حلیہ یہ تھا۔  
عاش العینین مشرف الوجنین  
تاشرا لجهة كثر اللحية  
محلوق الرأس منمرا الازار  
وہ کہنے لگا !

یا رسول اللہ اتق اللہ  
یا رسول اللہ خوف خدا کرو۔  
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-  
ویلک اولست احق اهل  
الارض ان یتقی اللہ۔  
تجھ پر افسوس کیا میں سب سے بڑھ کر زمین  
پر اللہ کا تقویٰ رکھنے والا نہیں ہوں۔  
اس پر وہ آدمی واپس لوٹ گیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ  
نے عرض کیا یا رسول اللہ !  
الا ضرب عنقه  
کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا نہ کرو، شاید نماز  
ادا کرتا ہو۔ عرض کیا آقا بہت سے نمازی لوگ زبان سے وہ کہتے ہیں جو ان  
کے دل میں نہیں ہوتا، آپ نے فرمایا :  
انی لساؤمران القب عن  
قلوب الناس لا اشق بطونہم  
مجھے لوگوں کے دل پھاڑنے اور  
پیٹ شق کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔  
پھر آپ نے اسے جاتے ہوئے دیکھا اور فرمایا :  
انہ یخرج من ضئضئ هذا  
اس کی پشت سے ایسے لوگ پیدا ہو



قوم یتلون کتاب اللہ رطبا  
لا یجاوز حناجرہم یرقون  
من الندین کما یرق السہم  
من الرومیۃ۔ (البخاری ۲/۴۲۳)

لیے جن کی زبانوں پر قرآن کی تلاوت  
ہوگی۔ مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں  
چلتے گی وہ دین سے اس طرح گزر  
جائیں گے جیسے شکار سے تیر۔

ہیں نہیں چاہتا لوگ کہیں یہ اپنے صحابہ کو قتل کروا دیتے ہیں

محدث ابوالشیخ اور ابن حبان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے  
روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوم حنین کے موقع  
پر اپنے سیکرٹری مال حضرت یلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھلی سے  
چاندی نکالی اور کچھ افراد کے اندر تقسیم فرمائی اس پر ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا۔  
یا رسول اللہ اعدل  
اے اللہ کے رسول عدل سے  
کام لیجئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :  
من یعدل اذا لواء عدل ؟  
قد نحتت و تحسرت ان کنت  
لا اعدل۔

اگر میں عادل نہیں تو کون عدل کرے گا؟  
اگر میں عدل نہ کروں تو نہایت خسارے  
والا ہو جاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول مجھے اجازت دیجئے  
الا ضرب عنقه فانہ منافق  
تاکہ میں اس منافق کا سر قلم کر دوں۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

معاذ اللہ ان یتحدث الی اقل  
اصحابی ان اهدا واصحابہ

اللہ کی پناہ لوگ باتیں بتائیں گے کہ یہ اپنے  
ساتھیوں کو مروا دیتا ہے یہ اور اس کے



يقروون القرآن لا يجاوز  
 مخلوقهم يرقون من الدين  
 مروق السهم من الرمية.  
 (سبل الهدى والرشاد ۲۱/۷)

ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے  
 حلق سے نیچے نہیں جائے گا بہ دین سے  
 اس طرح گزر جائیں گے جیسے تیر شکار سے

## قتل کو صرف گستاخ نبی کے ساتھ مخصوص سمجھتے

صحابہ کرام نے اسلامی غیرت و حمیت کے پیش نظر کبھی بھی نبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے ادب و گستاخ کو زندہ نہ چھوڑا، بلکہ  
 جب کسی بد بخت نے کوئی ایسی جسارت کی اُسے ٹھکانے لگا دیتے۔  
 اور وہ قتل کی سزا صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی پر دیا کرتے  
 تھے۔ نبی کے علاوہ کسی کے گستاخ کو پیرانہ دیا کرتے تھے۔  
 یہ مقام صرف ہم سب کے آقا نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کا ہی ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک شخص نے سیدنا  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہا تو میں نے عرض کیا۔  
 الا ضرب عتقه  
 میں اس کی گردن نہ اٹا دوں؟  
 آپ مجھ سے ناراض ہوئے اور فرمایا :-

ماہی لا حد بعد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 یہ سزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے علاوہ کسی کے گستاخ کی نہیں ہے۔

(مسند احمد: ۱۸/۱)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں :-



وبلک ان تلک واللہ ماہی  
 لوحدا بعد محمد صلی اللہ  
 افسوس اللہ کی قسم حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے بعد یہ ہنرا کسی اور کے  
 علیہ وآلہ وسلم (مسند احمد ۱۹) گستاخ کے لیے نہیں۔

## خدمت اقدس میں حاضری کیلئے باری مقرر کر لیتے

صحابہ کرام کی کوشش ہو کرتی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی مبارک صحبت میں ہی رہیں تاکہ آپ کی زیارت، تعلیمات و تربیت اور  
 معمولات سے زیادہ سے زیادہ آگاہی حاصل کریں جب دیگر امور  
 اس معاملہ میں اڑے آئے تو آپس میں باری مقرر کر لیتے۔

۱۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے اس معمول کو یوں بیان کرتے ہیں:

وکان لی صاحب من الانصار  
 اذا غبت اتالی بالخیر و اذا  
 غاب کنت انا اتیہ بالخیر  
 (البخاری ۲/۲۳۰)

میرے ایک انصاری صحابی ساتھی تھے  
 جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس  
 اقدس میں نہ پہنچ پاتا تو وہ مجھے اس  
 دن کے حالات سے آگاہ کرتے اور جب  
 وہ نہ جاسکتے تو میں انھیں حالات سے  
 آگاہ کرتا۔

۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم مدینہ طیبہ کے قریب  
 وادی بطنان میں تھے تو وہاں سے باری باری ہم آپ کی اقتدا میں عشاء کی  
 نماز کا شرف پانے کے لیے جاتے۔

کنا تناوب النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم عند صلوة العشاء  
 ہم باری باری آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت اقدس میں نماز عشاء کے



وقت جاتے۔

بیان کرتے ایک دن اس گروپ کی باری تھی جن میں میں بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے کے لیے دیر سے تشریف لائے، نماز پڑھا کر فرمایا: اپنی اپنی جگہ بیٹھو، پھر فرمایا تمہیں مبارک ہو تمہیں یہ نعمت نصیب ہوئی ہے، اس وقت تمہارے علاوہ کوئی نماز ادا نہیں کر رہا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں :-

فرجعنا فرحی بما سمعنا من  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کا بہ مقدس فرمان سن کر نہایت ہی  
خوشی کی حالت میں واپس لوٹے۔  
(البخاری ۱/۱۰۰)

### میت کا قرض اپنے ذمہ لے لیتے

صحابہ کرام میں سے اگر کوئی فوت ہوتا تو جنازہ پڑھانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرضہ کے بارے میں پوچھتے اگر وہ صحابی مقروض ہوتے تو آپ صحابہ کو فرماتے اس کے جنازہ میں میں شرکت نہیں کروں گا صحابہ محسوس کرتے یہ ہمارا بھائی ہے یہ آپ کی برکت اور دعا سے محروم رہ جائے گا۔ فی الفور اس کے قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کر لیتے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص کا جنازہ لایا گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا اس پر قرض ہے؟ عرض کیا گیا اس پر کوئی قرض نہیں۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا، آپ نے اس پر قرض کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا گیا کہ اس پر قرض ہے۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا :



صلوا علی صاحبکم اپنے ساتھی کا تم جنازہ پڑھو۔  
 یعنی میں جنازہ نہیں پڑھاؤں گا۔ اس پر حضرت ابوقنادہ حارث بن ربیع  
 انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا :  
 علیٰ دینہ یا رسول اللہ اے اللہ کے رسول اس کا فرض میں  
 (البخاری الر ۳۰۶) ادا کروں گا۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کا جنازہ پڑھایا۔  
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ یوں مروی ہے کہ ہم ایک  
 میت کو غسل و کفن دے کر آپ کی خدمت میں لائے۔

وضعناہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم حیث توضع الجنائز  
 عند مقام جبریل ثم اذنا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بالصلاة علیہ۔  
 ہم نے مقام جبریل کے پاس متقام  
 جنازہ پر اسے رکھا اور حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے جنازہ پڑھانے کے لئے  
 عرض کیا۔

آپ تشریف لائے اور فرمایا :-  
 لعل علی صاحبکم دینا۔ شاید تمہارے اس ساتھی پر فرض ہے۔  
 صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر دو دینار فرض ہے۔ ہم  
 میں سے ایک شخص ابوقنادہ اٹھے اور عرض کرنے لگے میرے پیارے آقا!  
 اس کا یہ فرض بندہ ادا کر دے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :  
 علیک و فی مالک و المیت  
 منہما بری۔  
 یہ تجھ پر اور تیرے مال میں سے ہے اور  
 فوت ہونے والا ان دو دینار سے بری ہے۔



اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی، پھر جب بھی ابوقتادہ ملاقات کے لیے آتے تو پوچھتے ان کا قرض ادا کیا ہے؟ جب انھوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میں نے ان کا قرض ادا کر دیا ہے تو آپ نے فرمایا :-

الان حين بردت عليه جلدك  
(المستدرک، ۲/۶۶) حاصل ہوئی ہے۔

۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ان کے خاندان کے لوگوں کو ان پر جھکا ہوا پایا تو فرمایا ان کا وصال ہو گیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں۔

فیہ کی النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فلما رأتی القوم یبکاء النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم بکوا۔  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روپڑے  
جب صحابہ نے آپ کو روئے ہوئے  
دیکھا تو تمام روپڑے۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

ان اللہ لا یعذب بدمع العین  
ولا یحزن القلب ولكن یعذب  
بہذا واشار الی لسانہ۔  
(البخاری کتاب الجنائز)  
اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں اور  
دل کے حزن پر گرفت نہیں کرتا اور  
اشارہ زبان کی فرماتے ہوئے کہا:  
ہاں اس پر گرفت کرتا ہے۔



## نعت خواں کا احترام

صحابہ کرام میں کچھ ایسے بھی تھے جو باقاعدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت لکھا کرتے اور آپ پر کفار کی طرف سے ہونے والے حملوں کا جواب دیتے ان میں ایک نمایاں نام حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا بھی ہے صحابہ ان کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جب کچھ لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تو جو مسلمان اس سے متاثر ہوئے ان میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی ہیں بعد میں جب بھی ام المومنین کے سامنے ان کا تذکرہ ہوتا تو آپ فرماتیں خبردار ان کے بارے میں کسی نے کچھ کہا، وہ ہمارے نبی کی نعت کہنے والے ہیں۔

۱۔ حضرت عمرو بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو کچھ بُرا بھلا کہا تو فرماتے لگیں۔

لا تسبہ فانہ کان ینافح  
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ان کو بُرا مت کہو کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے دفاع کیا کرتے تھے۔  
اس کے بعد فرماتے لگیں ایک دن حضرت حسان نے حضور سے منکرین قریش کے نسب پر لعن طعن کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا جب تم قریش پر طعن کرو گے:

کیف بنسبی  
تو عرض کرنے لگے،  
تو ہمارے نسب کو کیسے بچاؤ گے؟

لا سلنک منہم تسل الشجرة  
آپ کو میں ان میں ایسے نکال لوں گا



من العجین - (البخاری ۲/۵۹۷) جیسے بال کو آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے۔  
 ۲۔ حضرت عروہ ہی سے دوسری روایت میں ام المومنین کے بارے میں ہے  
 کانت تکرہ ان یسب عندھا آپ حضرت حسان کے بارے میں کوئی بُرا  
 حسان وتقول انه الذی قال کلمہ سنا کرتی، فرمایا کرتیں انہیں یہ کہا ہے  
 فان ابی ووالدتی ورضی یا رسول اللہ آپ کی عزت کی خاطر میرا والد  
 لعرض محمد منک وقاء میری والدہ اور میری عزت بطور دفاع حاضر ہے۔  
 ۳۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں ایک دن ام المومنین  
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا تو دیکھا۔

عندھا حسان ینشدھا شعرا حضرت حسان اشعار پڑھ رہے ہیں۔  
 میں نے عرض کیا اماں جان  
 لم تأذن لہ ان یدخل علیک تم نے اپنے پاس انہیں بلا لیا ہے؟  
 فرمانے لگیں تمہیں علم نہیں  
 انه کان ینافح من رسول اللہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں  
 صلی اللہ علیہ وسلم - (البخاری ۲/۵۹۷) سے دفاع کرتے ہیں۔

## آپ کی احادیث لکھ لیا کرتے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے جو الفاظ نکلتے انہیں  
 خوب یاد کرتے اور نوٹ کر لیتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے مروی ہے۔

ما من اصحاب النبی صلی اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب  
 علیہ وسلم احد اکثر حدیثا میں سب سے زیادہ احادیث میرے



عنه منى الاما كان من عبد الله  
 عمرو فانه كان يكتب  
 ولا اكتب.  
 (البخارى ۱ : ۲۲)  
 پاس تھیں۔ مگر حضرت عبد اللہ بن عمرو  
 کے پاس مجھ سے بھی زیادہ تھیں کیونکہ وہ  
 آپ کے ارشادات لکھ لیا کرتے تھے  
 اور میں لکھتا نہ تھا۔ فقط یاد کیا کرتا تھا۔

## یہ شانِ صرف رسول اللہ کی ہے

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے میرے  
 والد گرامی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب تھا میں  
 نے محبت کے جذبات سے مغلوب ہو کر اس موقع پر یہ شعر پڑھا  
 وابيض يستبقي الغمام بوجهه شمال اليتامى عصمة للا رامل  
 (یہ خوبصورت سفید چہرہ جس کے صدقہ سے رحمت کے بادل برس پڑتے  
 ہیں اور یہ یتامی اور بیوگاں کا سہارا ہے)  
 حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اس  
 کا مصداق میں نہیں۔

ذاك رسول الله صلى الله تعالى  
 عليه وسلو۔ (کنز العمال ۱۲ / ۵۳۱)

## میری انگلیاں اور پورے آپ جیسے نہیں

حضرت عبید بن فیروز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے صحابی رسول حضرت  
 براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کون کون سے جانور قربانی نہیں  
 دیے جاسکتے؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے



درمیان کھڑے ہو کر فرمایا کہ چار جا تورا قربانی نہیں دیے جاسکتے، وہ ایسا کانا  
 نہ ہو جس کا کانا پن ظاہر ہو، وہ سخت بیمار نہ ہو، نہ زیادہ لنگڑا ہو اور نہ  
 ہی اتنا بوڑھا ہو کہ چل ہی نہ سکے اور ساتھ فرمانے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے ہاتھ مبارک سے اشارہ بھی فرمایا مگر میں اشارہ نہیں کر رہا کیونکہ  
 واصالعی اقصر من اصابعہ  
 واناملی اقصر من انااملہ۔  
 میری انگلیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی مبارک انگلیوں سے اور میرے  
 پورے آپ کے پوروں سے نہایت  
 ہی چھوٹے ہیں۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے نہیں ہیں۔

## ملاقات پر ایک دوسرے کو سورۃ العصر ستانے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دین سہرا پختیر خواہی کانا ہے  
 کسی مسلمان کے ساتھ سب سے بڑی خیر خواہی یہ ہے کہ اسے اس  
 کے مقصد اور منزل کی طرف متوجہ کرایا جائے۔ صحابہ کرام نے اپنے  
 مقصد کو سامنے رکھنے کے لیے جو انتظامات کئے ان میں سے ایک  
 یہ ہے۔ ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سورۃ العصر ستانے  
 جو مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمات اسلام کو جامع ہے حضرت  
 عبداللہ بن حصن رضی اللہ عنہ صحابہ کے اس مبارک معمول کی نشاندہی  
 ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

كان الرجلان من اصحاب  
 النبي صلی اللہ علیہ وسلم اذا  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جب دو  
 صحابی آپس میں ملتے تو وہ ایک دوسرے



کو سورۃ العصر سنکے بغیر جہازہ ہوتے  
اس کے بعد الوداعی سلام کہتے۔

التقیالمریتفرقا حتی یقرأ  
احدهما علی الآخر والعصر  
الی آخرها ثم یسلوا حد  
ہما علی الآخر۔

(اسد الغایہ ۳/۲۱۲)

آئیے ہم بھی یہ سورۃ مبارکہ پڑھیں اور سنتیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

زمانے کی قسم، بلاشبہ ہر انسان  
یقیناً خسارے میں ہے۔ البتہ وہ  
لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل  
کیے اور ایک دوسرے کو حق اور  
صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِجٍ  
خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ  
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا  
بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
تک کی تمام تاریخ شاہد ہے کہ نیک لوگ اور ان کے نظریات ہی کامیاب  
ہوئے۔ غلط نظریات رکھنے والے لوگ اس طرح مٹ گئے کہ ان کا نام و نشان  
تک باقی نہ رہا۔ شیطان ناکام ہو گیا۔ سیدنا آدم علیہ السلام کامیاب  
کھڑے۔ پہلے جنت میں تہلکے تھے۔ اب اربوں انسانوں کو ساتھ لے  
کے جنت میں جائیں گے۔



## تلاوت قرآن پاک کرتے ہوئے روتے

اللہ تعالیٰ کے شوق و محبت اور خوف و خشیت سے لبریز سینوں کے مالک صحابہ جب اپنے خالق و مولیٰ کا کلام پڑھتے تو ان پر رقت طاری ہو جاتی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی بھڑکی لگ جاتی اگر رحمت الہی کا تذکرہ آتا تو ان کے دل رحمن و رحیم رب کے کرم پر جھوم اٹھتے جب گرفت و عذاب کی بات آتی تو ان کے دل اپنے خالق کی ناراضگی کے خوف سے دہلتے لگ جاتے۔

۱۔ حضرت عبدالرحمن اعرج کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔

يقدر أول للمطففين وهو  
 آپ قرآنی سورت ویل للمطففين  
 بیکی۔ (المستدرک ۲/۲۶۲)  
 (ہلاکت ہے کم تولنے اور کم پانے والے  
 کے لیے) پڑھ رہے تھے اور ان کی آنکھوں  
 سے آنسو جاری تھے۔

۲۔ ابو عمر ان الجونی کا بیان ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ راہب کے پاس سے گذرے تو راہب کو آواز دی۔ راہب نے اوپر سے جھانکا حضرت عمر نے اس کی طرف دیکھا تو رو پڑے۔ آپ سے عرض کیا گیا امیر المؤمنین! ما یبکیک من هذا  
 آپ نے فرمایا  
 رونے کی کیا وجہ ہے؟

ذکرت قول اللہ عزوجل  
 مجھے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے یہ فرمان یاد  
 فی کتابہ عاملة ناصبہ تصلی  
 آگیا۔ مشقت میں مبتلا، تھکے بازے



ناراً حامیة تسقی من عین  
انیة۔ فذلک الذی الیکافی  
(المستدرک ۲/۲۶۷)

داخل ہونگے دیکھتی ہوئی آگ میں، انہیں  
پلایا جائے گا کھولتے ہوئے چشمہ سے  
تو اس فرمان نے مجھے رلا دیا۔

۳۔ بیت المقدس کے مؤذن بلال بن عبداللہ کا بیان ہے میں حضرت

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس میں اس حال میں دیکھا۔

ہو بیکی و هویتلو هذه الایة

وہ یہ آیت تلاوت کرنے ہوئے رو

دینے کہ ان کے درمیان دیوار کھینچ دی

جائے گی جس میں دروازہ ہوگا۔ اس

کے اندر رحمت ہوگی۔

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوزخ دکھائی۔

و ضرب بینہم بسور لہ یاب

باطنہ فیہ الرحمة

پھر کہنے لگے

ہا ہنا انا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وآلہ وسلم وجہتم

## قرآن کو چما کرتے

جیسے وہ قرآن پڑھتے، سمجھتے اور اس طرح عمل پیرا ہوتے، اسی طرح وہ

اسے تعظیماً چومتے اور اپنی آنکھوں سے لگاتے۔

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے

کان یاخذ المصحف کل

غداة ویقبلہ۔

اور یہ کہتے

عہد ربی و منشور ربی

عزوجل (حاشیہ بوداؤد ۲/۳۵۳) عطا کردہ منشور ہے۔

یہ میرے رب کا عہد و پیمانہ اور



۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے۔  
 يقبل المصحف ويمسك على  
 وجهه (ايضاً)  
 قرآن کریم کو بوسہ دیتے اور اسے  
 اپنے چہرہ پر ملتے۔

## غضب اللہ و غضب رسولہ

صحابہ کرام جیسے محبت الہی کے ساتھ محبت رسول کا تذکرہ کرتے  
 ایسے ہی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا جب تذکرہ کرتے تو ساتھ ہی آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا بھی ذکر کرتے۔  
 ابو عمران جوئی بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 ایک زمین کا ٹکڑا تقسیم فرمایا کچھ حصہ حضرت ابوبکر صدیق اور کچھ حصہ  
 حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہما کو عطا فرمایا۔ اس میں ایک کھجور  
 کا درخت تھا جس کا اصل حضرت ربیعہ کا حصہ زمین میں تھا اور اس کی  
 فرع حضرت ابوبکر کی زمین میں تھی۔ دونوں نے اس کی ملکیت کا اظہار  
 کیا حضرت ابوبکر نے اسے حاصل کر لیا۔

حضرت ربیعہ کی قوم ان کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کیا تو حضرت ربیعہ  
 نے انہیں سمجھایا کہ ایسا ہرگز نہیں کرنا۔ کیونکہ ابوبکر کی ناراضگی کی وجہ سے  
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہو جاتے ہیں اور حضور کی ناراضگی  
 سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ ہم حضور کی خدمت میں عرض  
 کریں گے آپ جو فیصلہ فرمائیں ہمیں منظور ہوگا۔ حضرت ربیعہ نے  
 حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور یہ کلمات کہے۔



اعوذ باللہ من غضب اللہ . . .  
وغضب رسولہ . . .  
میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا معاملہ ہوا، تمام واقعہ عرض کیا تو آپ نے حضرت ربیعہ کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

الطبقات، ۲ / ۳۱۳

۲۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کے لیے دو لشکر روانہ فرمائے۔ ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اور ساتھ یہ ارشاد فرمایا۔

اذا كان القتال فحلی  
جب جنگ ہو تو وہاں علی ہی امیر ہوں گے۔

لشکر اسلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امارت میں جنگ حبیت کی تو حضرت علی نے وہاں سے ایک لونڈی حاصل کر لی جس کی انہوں نے آپ سے اجازت لے رکھی تھی حضرت خالد بن ولید نے مجھے خط دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کے لیے بھیجوا یا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خط پڑھا تو آپ کا مبارک رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا :-

ما تری فی رجل یحب اللہ

ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ

تم اس شخص کے بارے میں ایسا سوچتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔



حضرت براء کہتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معافی مانگتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ!

اعوذ باللہ من غضب اللہ  
و غضب رسولہ .

میں اللہ کے غضب اور اس کے  
رسول کے غضب سے اللہ تعالیٰ  
دامن رحمت کی پناہ مانگتا ہوں اور  
میں تو فقط قاصد ہوں۔

(الترمذی ۱/۲۲۰)

## صَدَقَةٌ إِلَى اللَّهِ وَالْإِسْمَاءِ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ تبوک میں عدم شرکت کی وجہ سے مجھ پر پچاس دن تک نہایت ہی پریشانی کا وقت آیا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ گفتگو فرمانا چھوڑ دی۔ ۵۰ دن کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے میرے لیے بشارت کا نزول ہوا۔ آپ نے مجھے بلوایا اور مبارک باد دی چونکہ یہ دن میرے لیے زندگی کا سب سے عظیم دن تھا۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا:-

ان من توبتی ان انخلع من  
مالی صدقة الى الله والى  
رسول الله . (البخاری ۲/۶۳۶) کرتا ہوں۔

ہماری جان، مال و اولاد اللہ و رسول کی ہے

صحابہ کرام جب یہ کہتے کہ ہماری جان، مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کی ہے



تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ذکر کرتے۔  
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے جب میرا عقد سیدہ فاطمہ  
 رضی اللہ عنہا سے مدینہ منورہ میں ہوا تو رہائش کا مسئلہ درپیش تھا۔ سیدہ نے آپ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ حضرت حارثہ  
 بن نعمان سے اس سلسلہ میں بات کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
 حارثہ نے ہمارے لیے پہلے ہی بہت قربانی دی ہے۔ لہذا ان سے بات  
 کرتے ہوئے مجھے جیا آتا ہے، یہ بات حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ تک  
 پہنچی تو رہائش کا بندوبست کر کے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا  
 رسول اللہ سنا ہے سیدہ نے آپ سے بات کی تھی۔ آپ نے انہیں واپس  
 فرما دیا، حضور میرے تمام مکانات حاضر ہیں۔

انما انا و مالی لله و لرسوله  
 واللہ یارسول اللہ للذی  
 تأخذ متی احب الی من الذی  
 تتداع  
 میں اور میرا مال اللہ تعالیٰ اور اس  
 کے رسول کا ہی ہے۔ یا رسول اللہ  
 اللہ کی قسم جو مال آپ لیں گے مجھے  
 وہ اس مال سے زیادہ محبوب ہوگا  
 جو آپ نہیں لیں گے۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :  
 صدقت بآرک اللہ علیک  
 (الطبقات . ۸ / ۱۶۶)  
 تم کھرے اور سچے انسان ہو، اللہ  
 تعالیٰ تمہیں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

میں اور میرا مال رسول اللہ کا ہی ہے

اس مقام پر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دو جملے سن لیجئے حضرت



ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا جتنا نفع مجھے ابو بکر کے مال نے دیا ہے۔ اتنا نفع کسی اور مال نے نہیں دیا تو حضرت ابو بکر صدیق نے روتے ہوئے عرض کیا :

ما انا و مالی یا رسول اللہ  
یا رسول اللہ میں اور میرا مال آپ  
الاک کے لیے ہے۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

هل انا و مالی الا لك يا  
رسول اللہ۔ (ایضاً ۱/۶۵)

یا رسول اللہ میں اور میرا مال آپ  
ہی کا ہے۔

## لھم اللہ ورسولہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی خدمت کے لیے فنڈز جمع کرنے کا فرمایا۔ ان دنوں میرے پاس مال وافر مقدار میں موجود تھا۔ میں نے سوچا۔ ہر دفعہ سیدنا صدیق اکبر مجھ پر بازی لے جاتے ہیں۔ اس دفعہ انھیں آگے نہیں بڑھتے دوں گا۔ میں نے آدھا مال گھر والوں کے لیے رکھ دیا اور آدھا مال حضور کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا :

ما البیت لا ہلک ؟

گھر والوں کے لیے کیا چھوڑے ہو  
عرض کرنے لگے اس کے برابر حصہ۔

قلت مثله

اتنے میں حضرت صدیق اکبر اپنا سارا مال لے کر حاضر ہوئے ،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا :

ما البیت لا ہلک ؟  
گھر والوں کے لیے کیا چھوڑے ہو؟



انہوں نے عرض کیا

ابقیقیت لہو اللہ ورسولہ  
ان کے لیے میں اللہ اور اس کا  
رسول چھوڑ آیا ہوں۔

مجھ پر اس دن سے واضح ہو گیا

لا اسبقہ الی شیئی ابداً  
میں ابو بکر سے کسی معاملہ میں کبھی  
نہیں بڑھ سکتا۔  
(اسد الغابہ ۳/۳۲۷)

## اللہ ورسولہ امن

(اللہ اور اس کے رسول ہی سب سے بڑے محسن ہیں)  
صحابہ کرام کا یہ مبارک معمول بھی نہایت ہی دلچسپ ہے کہ  
وہ ہر نعمت کو اللہ اور اس کے رسول کا ہی احسان جانتے۔ کبھی  
بھی اسے اپنی لیاقت، دانائی اور فراست کا صلہ نہ جانتے۔  
حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ  
عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے تالیف قلوب کی خاطر تمام مال غنیمت انصار کے علاوہ دیگر لوگوں کو  
عطا فرمایا۔ اس پر انصار میں کچھ چہ میگوئیاں ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اطلاع پانے پر تمام کو اکٹھا کیا اور دریافت فرمایا :

ما حدیث بلقنی عنک  
وہ کیا معاملہ جو تمہاری طرف سے

مجھے پہنچا ہے؟

کبار انصاری صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ :



ہم میں سے کسی بڑے نے یہ بات  
بہرگز نہیں کی۔ انہوں نے بات کی  
ہے جو ابھی نئے نئے اسلام لائے ہیں۔

امارؤ سنا فلو یقولوا شیئاً واما  
ناس منا حدیثہ اسنانہم  
فقالوا۔

کیا تم گمراہ نہیں تھے؟ اللہ نے میرے  
وسیلہ سے تمہیں ہدایت دی تم منتشر تھے میری  
وجہ سے تمہیں محبت دی تم غریب تھے اللہ  
نے میری وجہ سے تمہیں غنی فرما دیا۔

آپ نے فرمایا اے انصار!  
لو اجد کو ضلاً لا فہدا کو  
اللہ بی وکتو متفرقین فالفکو  
اللہ بی وعلاتہ تاغنا کو  
اللہ بی۔

آپ جو بھی ارشاد فرماتے اس کے جواب میں انصاری صحابہ  
عرض کرتے۔

یہ سب اللہ اور اس کے رسول  
کا ہی احسان ہے۔

اللہ ورسولہ امن

آپ نے فرمایا اب تم بات کیوں نہیں کر رہے؟ پھر بھی انہوں نے  
یہی عرض کیا۔

احسان کرنے والے اللہ ورسول ہی ہیں

اللہ ورسولہ امن

آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو۔

آپ کی تکذیب کی جا رہی تھی ہم نے

انتینا مکذباً فصدقتناک

آپ کی تصدیق کی کمزوری تھی ہم نے

ومخذولاً فنصرناک

مدد کی پریشان تھے ہم نے جگہ دی

وطریداً فاونناک وعائلاً

محتاجی تھی ہم نے نمکساری کی۔

فوا سینناک

اس کے جواب میں بھی صحابہ نے یہی عرض کیا



المنة لله ورسوله۔

یہ سب احسان اللہ اور اس کے

رسول کا ہی ہے۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تالیف قلوب کے لیے ان کو مال دیا ہے، کیا تم اس پر خوش نہیں۔

یذھیب الناس بالاموال و  
تذھبون بالنبی الی رحالکم  
اس پر سب پکار اٹھے۔

لوگ گھروں کو مال لیے جا رہے ہیں  
اور تم اپنے بنی کو ساتھ لے جا رہے ہو۔

یا رسول اللہ قد رخصینا  
اللہ کے رسول ہم نہایت ہی مطمئن ہیں۔

(البخاری مع حاشیہ ۲/۶۲۰)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود  
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

یہ احسان و فضل سب اللہ ورسول کا ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے جب آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب تم کیوں گفتگو نہیں کر رہے؟ میری  
بات کا جواب دو تو وہ عرض کرنے لگے۔

ماذا نجیبک یا رسول اللہ  
اللہ ورسوله اظن والفضل

آقا کیا عرض کریں گے سب احسان  
اور کرم و فضل اللہ اور اس  
کے رسول کا ہی ہے۔

(فتح الباری ۸: ۴۱)



باب ۷

صحابہ اور احترام نبوی  
صلی اللہ علیہ وسلم



## تاپاک حالت میں آپ کی سواری کو ہاتھ نہ لگاتے

حضرت اسلم بن شریک رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن کی ذمہ داری دوران سفر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کی خدمت تھی جب کسی جگہ قافلہ اترتا۔ سواری سے کجاوہ وغیرہ اتارنا انہی کی ذمہ داری تھی۔ اس طرح جب قافلہ چلنے کا وقت آتا تو سواری پر کجاوہ وغیرہ یہی کسا کرتے۔ سفر کے دوران انہیں ایک واقعہ پیش آیا۔ اس کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

كنت ارحل ناقه رسول الله  
صلى الله عليه وسلم فاما  
يتنى جناية في ليلة باردة  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی سواری کو تیار کیا کرتا تھا۔ ایک  
سخت سرد رات میں میں جنی تاپاک  
ہو گیا۔

میں نے محسوس کیا اگر غسل کیا تو بیمار ہو جاؤں گا۔

فكرهت ان ارحل له وانا  
جنب۔ (اسد الغابہ ۱/۹۱)  
لیکن میں نے حالت جنابت میں آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کو  
تیار کرنا پسند نہ کیا۔

لہذا میں نے دوسرے ساتھی سے کہا تو انہوں نے آپ کے لیے کجاوہ  
کس دیا۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستہ میں محسوس فرمایا تو  
پوچھا۔ میں نے ماجرا بیان کیا تو آپ نے فرمایا، تم تیمم کر لو پاکیزہ ہو جاؤ گے  
میں نے آپ کے حکم پر تیمم کر لیا۔



## آپ کی سواری کے پیشاب کی خوشبو کستوری سے پڑھ کر ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام کی والہانہ محبت اور لگاؤ کا یہ عالم تھا کہ وہ آپ کی مبارک سواری کے پیشاب کا بھی احترام کرتے اور کہتے ہمیں اس سے کستوری سے بڑھ کر خوشبو آ رہی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دراز گوش پر سوار ہو کر عبداللہ بن ابی کے ہاں تشریف لے گئے، وہاں آپ کی سواری نے پیشاب کیا تو وہ کہنے لگا:

حل سبیل حمارك وقد اذانا اپنی سواری کو یہاں سے جلدی لے جاؤ  
نتنہ۔ اس کی بدبو نے ہمیں پریشان کر دیا ہے

اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فی الفور کہا کہ اللہ کے دشمن یہ تیرے دماغ کا فتور ہے ورنہ ہم سے پوچھو۔

واللہ ان بول حماره لطیب اللہ کی فتم آپ کی سواری کے پیشاب  
من مسك۔ کی خوشبو کستوری سے بھی پڑھ کر ہے۔

(عمدة القاری شرح بخاری ۱/۹۰۴)

مسند احمد میں روایت کے الفاظ یہ ہیں، عبداللہ بن ابی نے کہا  
اليك عنى فقد اذانى ريح اپنی سواری مجھ سے دور کرو اس کی  
حمارك بدبو نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔

اس پر ایک انصاری صحابی نے کہا تجھے تو بدبو آ رہی ہے۔ حالانکہ  
فواللہ لريح حمار رسول اللہ اللہ کی فتم جو تو خوشبو استعمال کرتا ہے  
اطيب رايحامك اللہ کے رسول کی سواری کی خوشبو



(مسند احمد ۲/۸۹) اس سے بڑھ کر ہے۔  
اہم نوٹ :- یاد رہے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سواری مثلاً  
 اونٹ، گھوڑا، خچر اور دراز گوش پر سوار رہتے۔ وہ آپ کا ادب  
 بجالاتے ہوئے پیشاب نہ کیا کرتے تھے۔

### سواری پر حضور کے آگے نہ بیٹھتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ اگر صحابی کے پاس سواری  
 نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے اپنے ساتھ بٹھالیا کرتے تھے۔  
 بعض اوقات آگے بیٹھنے کا فرماتے مگر صحابی ہرگز آگے نہ بیٹھتے۔

۱۔ مسند احمد میں قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے دروازے  
 پر سلام فرمایا میرے والد نے نہایت ہی آہستہ سے سلام کا جواب  
 عرض کیا۔ آپ نے دوبارہ سلام فرمایا۔ والد کھپکھی آہستہ سے سلام عرض  
 کیا۔ میں نے والد سے کہا۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

الا تاؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 گھر قدم رنجہ فرمانے لیے کیوں عرض  
 نہیں کر رہے۔

والد گرامی نے فرمایا :-

ذره حتی یكثر علينا من السلام  
 خاموش رہتا کہ حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی طرف سے ہمیں زیادہ  
 سے زیادہ سلام نصیب ہو جائے۔



نبی اکرم صلی علیہ وآلہ وسلم نے تیسری دفعہ سلام فرمایا۔ ہم نے آہستہ جواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین دفعہ سلام فرمانے کے بعد واپس ہو گئے۔ ہم آپ کے پیچھے بھاگے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم گھر میں ہی تھے۔ آپ کے سلام کا جواب بھی عرض کر رہے تھے۔ مگر آہستہ تاکہ آپ زیادہ سے زیادہ دفعہ ہمارے لیے دعا و سلام فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے حضرت سعد نے بطور محبت آپ کو غسل کر وایا اور زعفرانی چادر اوڑھائی، پھر کھانا پیش کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس ہونے لگے تو سواری پیش کی اور :-

فاراد سعدان یردف ابنہ  
خلف رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم لیرد الحمائر۔  
سواری کو واپس لانے کیلئے بیٹے  
سے کہا تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پیچھے سوار ہو جاؤ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے سعد اگر بچے کو میرے  
ساتھ تھمچ رہے ہو تو اسے میرے آگے بٹھاؤ، حضرت سعد نے عرض کیا۔  
بل خلفک یا رسول اللہ  
یا رسول اللہ یہ تو آپ کے پیچھے ہی  
بیٹھے گا۔

آپ نے فرمایا :-

ان اهل الدایة هو اولی  
بصدرها۔  
سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا  
زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ اگر آپ نے آگے بٹھانا ہے  
تو میں بچے کو پھینچتا ہی نہیں ہوں۔ (الطیقات)

مسند احمد میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بیٹے قیس کا بیان کچھ



یوں ہے۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلنے لگا تو آپ نے فرمایا قیس سوار ہو جاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے ساتھ کیسے سوار ہوسکتا ہوں، آپ نے فرمایا :

امان ترکیب امان تنصرف یا تو سوار ہو جاؤ یا واپس ہو جاؤ  
میں نے گھر واپس جانے کی اجازت لے لی مگر سوار نہ ہوا۔

(سیدنا محمد رسول اللہ، ۱۶۵)

اندازہ کیجئے صحابہ نے اپنی اولاد کی بھی کس انداز میں تربیت کی تھی۔  
بچہ واپس چلا گیا مگر اپنے آقا کے آگے نہ بیٹھا۔ محدث ابن مندہ کی  
روایت میں ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سعد بیٹے  
کو آگے بٹھا دو تو انہوں نے عرض کیا۔ سبحان اللہ

التحملہ بین یدیک یا رسول اللہ  
یا رسول اللہ میں اسے آپ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے آگے بٹھا دوں؟  
آپ نے فرمایا ہاں آگے بٹھا دو کیونکہ آگے بیٹھنا مالک کا حق ہوتا  
ہے تو حضرت سعد نے فی الفور عرض کیا۔

ہولک یا رسول اللہ یا رسول اللہ یہ سواری آپ کی ہے  
(ذرقانی علی المواہب)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پیدل چل رہے تھے ایک آدمی آیا اس کے پاس  
سواری تھی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ !

ارکب و تاخر الرجل میں پیچھے ہو جاتا ہوں آپ آگے  
سوار ہو جائیں۔



آپ نے فرمایا سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا حق رکھتا ہے۔ اس لیے  
میں آگے نہیں بیٹھتا۔ اس آدمی نے فی الفور عرض کیا یا رسول اللہ !  
فانی وجعلتہ لک  
یہ سواری میں آپ کو سہیہ کرتا ہوں  
اس کے بعد آپ سوار ہوئے (ابوداؤد ۱/۳۴۷)

کسی سواری کا آپ کی سواری آگے گزرتا بھی ان کو ناگوار گزرتا

صحابہ کرام اس بات کو بھی بے ادبی تصور کرتے کہ کسی کی سواری حضور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری سے آگے نہ ہو۔  
۱۔ امام احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی اور ابن سعد نے حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی سواری  
کا نام العضباء تھا اس کی تیز رفتاری کا کوئی سواری مقابلہ نہ  
کر پاتی۔ ایک اعرابی نے اپنی سواری آگے گزاردی۔

فشق ذلك على المسلمين  
تو صحابہ پر یہ بات نہایت ہی  
شاق گزری۔

سنن دارقطنی میں الفاظ ہیں۔

وكان اصحاب رسول الله  
صلی اللہ علیہ وسلم وجدوا  
فی انفسهم من ذلك  
صحابہ نے اس بات کو نہایت ہی  
برہمچسوس کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محسوس کیا اور فرمایا  
حق علی اللہ تعالیٰ ان لا یرفع  
شئ نفسہ فی الدنیا الا  
اللہ تعالیٰ کا یہ مبارک نظام ہے  
دنیا میں جو چیز اپنے آپ کو بلند تصور



وضعہ (سبل الہدای الرشاد) کہے اسے پست فرمادیتا ہے۔  
 ۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم ایک سفر میں  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو میرے والد گرامی کے لیے بڑی پریشانی  
 لاحق ہوئی وجہ پوچھی تو فرمایا۔

میں جس سواری پر تھا وہ تمام سواریوں سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی سواری سے بھی آگے ہو گئی۔

فیجزرہ عمر ویردہ      والد گرامی عمر فاروق ناراض ہوئے  
 اور فرمایا اسے پیچھے کرو۔  
 میں نے اسے پیچھے کیا وہ دوبارہ آگے بڑھ گئی۔

فیجزرہ عمر      حضرت عمر نے پھر جھڑکا اور مجھے کہا  
 اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر اسے میرے ہاتھ بیچ دو  
 حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) یہ آپ کی  
 ہو گئی۔ فرمایا نہیں سودا کرو جب سودا ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا :-

ہولک یا عبد اللہ بن عمر      اے عبد اللہ یہ تمہاری ہے اپنی  
 تصنع بہ ما شئت (البخاری)      مرضی کے مطابق اسے استعمال کرو۔

جھپک اور خوں باعث سواری پر قائم نہ رہ سکتے کی صوت میں آپ سے  
 عرض کرتے

اگر کوئی صحابی کسی سواری پر سوار ہونے سے ڈرتا یا اسے  
 پہلے کبھی سواری کا تجربہ نہ ہوتا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتا



یا رسول اللہ میں نے پہلے کبھی سواری نہیں کی آپ اس کے سینہ پر ہاتھ پھیر کر سوار فرما دیتے۔ اس کے بعد اسے کسی بھی سواری سے کوئی پریشانی لاحق نہ ہوتی۔

۱۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ مقامِ ذوالخصلہ جاؤ وہاں خنعم نامی شخص کے گھر کچھ بت ہیں انہیں جا کر توڑ دو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ:۔  
لا اثبت علی الخیل میں گھوڑے پر قائم نہیں رہ سکتا  
یعنی مجھے خوف محسوس ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ شفقت فرمائی۔

فصلك رسول الله صلى الله عليه  
وسلم وقال اللهم اجعله  
هادياً مهدياً۔  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے  
سینے پر ہاتھ مارا اور یہ دعا دی ،  
اے اللہ اسے ہادی اور ہدایت یافتہ  
بنادے۔

بخاری کے الفاظ ہیں

فَضْرِبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ  
اِثْرَ صَاحِبِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ  
اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ۔  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے  
سینے پر ہاتھ مارا حتیٰ کہ میں نے سینے  
پر آپ کی مبارک انگلیوں کے نشان  
دیکھے اور یہ دعا کی اے اللہ اسے  
ثابت و قائم فرمادے۔

اس سے یہ برکت حاصل ہوئی۔

اس کے بعد میں کبھی بھی گھوڑے

فما وقعت عن فرس بعد



(البخاری ۲/۶۲۴) سے نہیں گرا۔  
 پھر میں ڈیڑھ سو سوار لے کر گیا اور تمام بت خانے کو جلا دیا۔ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام سواروں اور دیگر لوگوں کیلئے دعا فرمائی۔  
 (اسد الغابہ ۱/۳۳۴)

اپنی سواری کو تیز رفتار کرنے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھوکر لگواتے

صحابہ کرام جیسے دیگر پریشانیوں اور تکالیف میں اللہ تعالیٰ کے  
 محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے۔ اس طرح جب انہیں ان  
 کی سواری تنگ کرتی، قابو میں نہ رہتی یا لاغر و کمزور ہوتی کہ اس کا چلنا  
 دشوار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتے ہیں، آپ  
 اسے ٹھوکر لگاتے تو وہ سب سواروں سے تیز رفتار ہو جاتی۔

۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک  
 سفر کے دوران میری سواری چلنے سے عاجز آگئی۔

ولایکاد یسیر اس کے چلنے کی امید نہ تھی۔

اتنے میں پیچھے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا  
 ما لبعیرک؟ تیرے اونٹ کو کیا ہوا؟

عرض کیا یا رسول اللہ یہ چلنے سے عاجز ہو گئی ہے۔ اس لیے چل نہیں

رہی، حضرت جابر کہتے ہیں :-

فتخلف رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فزجرہ ودعاه  
 فبازال بین یدی الابل  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری کے  
 پچھلی طرف سے ٹھوکر لگالی اور دعا  
 کی، اس کے بعد سواری تمام سے



قدا تمہا سیر۔ آگے چلا کرتی۔

اس پر آپ نے مجھ سے پوچھا

کیف تری بعیرک؟ اب تمہاری سواری کیا حال ہے

میں نے عرض کیا اب بہتر ہے۔

قدا صابتہ برکتک اسے آپ سے برکت رحمت حاصل ہو چکی ہے

فرمایا کیا میکہ ہاتھ بچتے ہو؟ میکہ پاس اور کوئی سواری نہ تھی

میں نہایت ہی شرمندہ ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو بیچتا نہیں

ہوں بلکہ آپ کو ہبہ کرتا ہوں، یہ اونٹ آپ کا ہے۔ فرمایا نہیں۔ سودا

کرو میں اس طرح نہیں لوں گا۔ میرے بار بار عرض کرنے کے باوجود آپ نے

سودا کا حکم دیا۔ میں نے عرض کیا ٹھیک ہے۔ سودا ہو گیا۔ مگر میں شہر

مدینہ تک اسی پر سفر کروں گا۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ شہر مدینہ آکر آپ نے

مجھے اصل رقم اضافہ کے ساتھ عطا فرمادی۔ (المسلم ۲/۲۹۱)

## حضرت فاروق اعظم اور خاندان نبوی کا احترام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاندان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام کے پیش نظر حضرات حسنین کرمین کو بدری صحابہ کے برابر وظیفہ دیا کرتے تھے۔ ایک دن ان دونوں شہزادوں کو پانچ پانچ ہزار اور اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک ہزار وظیفہ کے طور پر دیے۔ بیٹے نے عرض کیا، میں اسلام اور ہجرت میں مفتدم ہوں اس کے باوجود آپ نے مجھے وظیفہ کم دیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟



حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس عبد اللہ  
 هل لك جد كجد هما و جدة  
 کیا تمہارا تانا، ان کے نانا کی طرح ہے  
 كجد تهما و ام كما هما  
 کیا تمہاری نانی ان کی نانی کی طرح  
 او اب كايهما۔  
 ہے کیا تمہاری والدہ اور والد، ان کی  
 (سیر اعلام النبلاء ۳/۲۵۹) والدہ اور والد کی طرح ہیں۔

### تمہارا حق میرے بیٹے سے زیادہ ہے

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے  
 سے پوچھا، کافی دنوں سے آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، کہنے لگے میں ملاقات  
 کیلئے آیا تھا آپ اس قدر مصروف تھے کہ آپ کے صاحبزادے عبد اللہ  
 بن عمر بھی دروازے پر ملاقات کے انتظار میں تھے۔  
 فرجعت مع ابنك عبد الله۔ تو میں آپ کے بیٹے عبد اللہ کے ساتھ  
 واپس لوٹ آیا۔

### سیدہ عائشہ کو بارہ ہزار (رضی اللہ عنہا)

حضرت مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہمات المؤمنین رضی اللہ عنہم کا وظیفہ مقرر کیا تو باقی  
 تمام کے لیے دس دس ہزار لیکن  
 زاد عائشة الفین وقال انها  
 حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم  
 حضرت عائشہ کا یہ کہتے ہوئے دو  
 ہزار وظیفہ زیادہ رکھا کہ یہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین  
 خاتون ہیں۔  
 (المستدرک ۱۹/۴)



## موتیوں کی ڈبیر سیدہ عائشہ کی خدمت میں

فتوحات عراق کے وقت موتیوں کی ڈبیر بھی ہاتھ آئی تھی۔ مال غنیمت کے ساتھ وہ بھی بارگاہ خلافت میں بھیج دی گئی جب موتیوں کی تقسیم وقت پیش آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سائیکوں سے فرمایا :-

تاذنون ان البعث یہ الی  
عائشۃ لحب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم آیا ہا۔

آپ لوگ اجازت دیں تو میں  
ام المؤمنین سیدہ عائشہ کو بھیج  
دوں کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم کی جیبیہ ہیں۔

سب نے اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ ڈبیر حضرت عائشہ کی خدمت میں بھیج دی گئی، کھول کر دیکھا تو فرمائے لگیں۔

ماذا فتح علی ابن الخطاب  
بعد رسول اللہ صلی علیہ وسلم  
اللہم لا تقتی لعطیتہ لقاہل۔

ابن خطاب کے مجھ پر بڑے احسان  
ہیں خدا یا مجھے آئندہ ان کے عطایا  
کے لیے زندہ نہ رکھنا۔

(المستدرک ۹/۴۱)

اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

انت احق من ابن عمر فانتم  
من ابنت مافی رؤوسنا وھل  
ابنت علی رؤوسنا الشعر الی  
اللہ لشوانتم (تاریخ بغداد ۱/۱۲۱)

تم میرے ہاں میرے بیٹے سے زیادہ  
حقدار ہو تم ہمارے سروں کا تاج ہو  
ہمارے سروں پر یا اللہ کا سایہ ہے  
اس کے بعد آپ کا۔



## سرفہرست خاندان نبوی کے نام

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رعایا کے وظائف کے لیے ریکارڈ تیار کرنے کا حکم دیا تو فرمایا سب سے پہلے خاندان نبوی کے افراد کے نام لکھیں۔ اس کے بعد ہجرت کرنے والوں کے پھر جس قدر کسی کو قرآن یاد ہے اس کے مطابق نام لکھے جائیں۔

لما دون عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه الدیوان قدم اقربہم  
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسبیاً  
(بہجة النفوس، ۲/ ۹۴)

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
وظائف کے رجسٹر تیار کروائے  
تو ان میں سرفہرست خاندان نبوی  
کے اسماء لکھے۔

## حضور کا بلال ہی بہتر و افضل ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک صاحبزادے کا نام بلال تھا۔ آپ کے بیٹے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، ایک شاعر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے بیٹے بلال کی مدح کرتے ہوئے کہنے لگا:-

بلال بن عبد اللہ خیر بلال  
تو آپ نے فی القور سے ٹوکا اور فرمایا۔

تو نے جھوٹ کہا ہرگز ایسا نہیں بلکہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلال ہی  
افضل ہے۔

بلال بن عبد اللہ خیر بلال  
(ابن ماجہ، ۱/ ۱۴)



## حضرت ابوبکر اور حضرت عباس کا ادب

حضرت جعفر بن محمد اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں جتنور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک مجلس میں جب صحابہ بیٹھتے تو آپ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی دائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق، بائیں جانب حضرت  
عمر اور سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہوتے۔ ایک دن حضور کے  
چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ  
نے ان کے لیے جگہ چھوڑ دی۔ بنی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت  
عباس کو ابھی دیکھا نہیں تھا فرمایا

ما نحاك يا ابا بكر؟ جگہ کیوں چھوڑ دی؟

عرض کیا :

هذا عمك يا رسول الله قسر  
بذلك النبي صلی اللہ علیہ  
وسلم (کنز العمال، ۸/۳۷۳) نہایت خوش ہوئے۔  
یا رسول اللہ آپ کے چچا آرہے  
اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ کے رشتہ داروں سے اپنے رشتہ داروں سے بڑھ کر محبت کرتے

صحابہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی سب سے بڑھ کر محبت نہیں  
کرتے تھے بلکہ آپ کے خاندان، رشتہ دار اور آل سے بھی، اپنے عزیز و  
اقارب سے بڑھ کر محبت کرتے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ والد گرامی حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔



واللہ لقرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی ان اصل من قرابتی (البخاری ۵۷۶/۲)

اللہ کی قسم مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار اس بارے میں زیادہ محبوب ہیں کہ میں اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کروں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے :

ارقبوا محمداً فی اہل بیتہ (البخاری ۵۲۶:۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور قریبی رشتہ داروں کا خصوصی خیال رکھا کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جب حضرت عباس و دیگر قیدیوں کے ساتھ گرفتار ہو کر آئے ان قیدیوں کے ہاں سے فیصلہ ہوا ان سے فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیا جا جائے تو متعدد انصاری صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ائذن لنا فنزلک لابن اختنا عباس فداءہ۔

ہمیں اجازت دیجئے تاکہ ہم اپنے بھتیجے عباس سے فدیہ نہ لیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واللہ لا تذرون منہ درہماً (البخاری ۵۷۲/۲)

اللہ کی قسم تمہیں ایک درہم چھوڑنے کی بھی اجازت نہیں۔

صحابہ نے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصول و قواعد کی حفاظت فرمائی۔



## حصولِ برکت کیلئے آپ کے خاندان میں رشتہ کرتے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر حسب و نسب روز قیامت ٹوٹ جائے گا۔ ہاں میرے ساتھ رشتہ دنیا و آخرت دونوں مقامات پر قائم رہے گا۔ اس برکت کے حصول کے لیے بعض صحابہ آپ کے خاندان میں رشتہ کرتے جنہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے بارے میں پیغام نکاح بھیجا جو انہوں نے قبول فرمایا۔ جب نکاح ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا:

الا تہنونی؟  
تم نے مجھے مبارک باد نہیں دی؟  
لوگوں نے عرض کیا حضرت کس بات کی مبارک باد؟ فرمانے لگے  
میرا نکاح حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی بیٹی سے ہوا ہے  
اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے  
سنا ہے۔

کل نسب و سبب منقطع  
یوم القیامة الا ما کان  
من سببی و نسبی۔  
ہر نسب و حسب روز قیامت  
ختم ہو جائے گا مگر میرے ساتھ  
ہر رشتہ قائم و دائم رہے گا۔  
میں نے یہ رشتہ اس بنا پر کیا ہے۔

فاحبیت ان یکون بیینی  
و بین رسول اللہ صلی اللہ  
میں چاہتا ہوں میرے اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک



علیہ وآلہ وسلم نسب  
خاندانی تعلق قائم ہو جائے۔  
(المستدرک ۳/۱۵۳)

## حضور کے خاندان کی لڑکی پہ لڑکی نہ دیتے

بعض کا یہ معمول بھی ملتا ہے وہ یہ سوچ کر کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی بے ادبی نہ ہو جائے۔ اس خاندان کی لڑکی پہ لڑکی نہ دیتے حضرت عبید اللہ بن ابی رافع کہتے ہیں حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہما نے حضرت مسور بن محرز رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی کے رشتہ کا پیغام بھیجا انہوں نے جواب میں کہا میں رات کو آپ سے مل کر اس سلسلہ میں گفتگو کروں گا۔ رات کو حضرت مسوران سے ملے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد ثناء کے بعد کہنے لگے، اللہ کی قسم مجھے آپ کا حسب نسب اور سسرال ہر ایک سے زیادہ محبوب ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا، جس نے اسے خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا۔

وعندك ابنتها ولو زوجتك  
لقبضها ذلك  
اے مسند احمد: ۵/۱۲۲۳

آپ کے نکاح میں سیدہ کی بیٹی ہے  
اگر میں اپنی بیٹی کا بھی نکاح تم سے کروا  
دوں یہ انکی ناراضگی کا سبب بن جائے

اس لیے میں رشتہ دینے سے معذرت چاہتا ہوں۔

مجھے آپ کے چچا کا اسلام اپنے والد کے اسلام سے زیادہ محبوب ہے

حضرت انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی



ہے سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد گرامی کو اسلام لانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم انھیں کیوں لائے مجھے کہتے ہیں ان کے پاس چلا جاتا عرض کیا اس لیے لایا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ اجر عطا فرمائے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس حضرت ابوقحافہ کو بیعت کرنے کے لیے آگے بڑھایا تو حضرت ابوبکر رو پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رونے کا کیا سبب ہے عرض کیا

یا رسول اللہ:

کاش ان کے ہاتھ کے بجائے آپ کے  
چچا کا ہاتھ ہوتا وہ اسلام لائے اور  
اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھنڈک عطا کرتا  
مجھے اپنے والد کے مسلمان ہونے سے  
بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

لان تکون يد عمك مكان  
يداه وليسلم ويقر الله عينك  
احب الي من ان يكون ابي

دوسری روایت کے الفاظ ہیں، قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے  
آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے۔

مجھے آپ کے چچا ابوطالب کے اسلام  
لانے کی اپنے والد کے اسلام سے  
بڑھ کر خوشی ہوتی کیونکہ اس سے آپ  
کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔

لانا كنت اشد فرحاً باسلام  
ابي طالب مني باسلام ابي التمس  
بذلك قدرة عينك۔

(الاصاب، ۴، ۱۱۶)





## اے عباس آپ کے اسلام لانے کی مجھے زیادہ خوشی ہوئی

حضرت ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحرن میں زمین کا ٹکڑا عنایت فرمایا تھا۔ دوران گفتگو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالفضل! (حضرت عباس کی کنیت ہے)

واللہ لانا باسلامک کنت  
اسرونی باسلام الخطاب لو  
اسلم لمرضاة رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خوشی کی بناء پر میں تمہارے اسلام  
لانے پر اپنے والد خطاب کے اسلام  
لانے سے بھی زیادہ خوش ہوں۔

(کنز العمال، ۱/۳۷۳)

## حضرات حسین کمرہ بین اور حضرت عبداللہ بن عباس کا جواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں کثرت علم اور عمر میں بڑے ہونے کے باوجود امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے نہایت ادب و احترام سے پیش آتے، ایک دن ان میں سے ایک سوار ہو رہے تھے تو حضرت عباس نے سواری کی رکاب پکڑی اور کپڑے وغیرہ صحیح کئے۔ کسی نے یہ سوال اٹھایا کہ آپ نے یہ کیوں کیا ہے؟ فرمایا:

او بتدری من ہذان؟  
تم جانتے ہو یہ کون سی شخصیات ہیں؟



پھر خود ہی فرمایا

هذان ابنا رسول الله صلى الله

عليه وسلم اوليس مما

انعم الله به على ان اصاك

لهما الركاب واسوى

عليهما الثياب -

رعلوا اولادكم محبة آل

بيت النبى ۱۴۰

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

صاحبزادے ہیں کیا میرے لیے

یہ انعام نہیں ہوگا؟ کہ میں ان

کی رکاب تھاموں اور کپڑا

برابر کروں؟

## حضرت ابو ہریرہ کا حسین کے پاؤں صاف کرنا

ایک دن امام حسین رضی اللہ عنہ کسی جنازہ میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے، راستہ میں آپ کے پاؤں غبار سے آلودہ ہو گئے۔ صحابی رسول ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا۔

قام ینفض عنهما التراب

حضرت نے متع کرتے ہوئے فرمایا، ایسا نہ کرو تو انہوں نے عرض کیا

مجھے ایسا کرنے دو۔

اللہ کی قسم اگر لوگ آپ کے بارے

میں وہ جان لیں جو میں جانتا ہوں

تو وہ آپ کو اپنے سروں پر اٹھائیں

فواللہ لو علموا الناس منك

ما علموا لحملوك على رقابهم

(سیر اعلام النبلاء ۳/۲۸۷)



## حضرت کے رشتہ داروں کو وسیلہ بنانے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنا کر بارگاہ الہی میں دعا کرتے۔ اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمادیتا۔ عبدالرحمن بن عاطب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عباس کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا کرتے ہوئے دیکھا

اللہم انا نستعینک بعمر  
رسولک صلی اللہ علیہ وسلم  
(کنز العمال - ۲-۳۷۳)

اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں تیرے  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو  
سفارشی بناتے ہیں۔ ہم پر بارش کا  
نزول فرما۔





باب ۸

محبوب خدا کی دعائیں



## مختلف مواقع پر کی جانے والی دعائیں محفوظ کر لیتے

حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسان کو جس تعلیم و تربیت سے نوازا ہے اس کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ انسان اپنے رب کا ساثل اور منگتا بن جائے تاکہ اسے کسی دنیا دار کے سامنے جھولی پھیلانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ جتنی دعائیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہیں ان کا تصور بھی دوسرا انسان نہیں کر سکتا۔ پھر رب کریم سے مانگتے کا جو ڈھنگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے وہ کسی اور کے حصہ میں کہاں آسکتا ہے؟ آپ نے مختلف مواقع پر جو دعائیں فرمائیں صحابہ نے آپ سے سیکھیں وہ انہوں نے محفوظ کر لیں تاکہ باقی امت اس ڈھنگ میں رب کریم سے درخواستیں کر سکے۔

## نماز کے بعد آپ کی دعائیں

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرض نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تو عرض کرتے اے اللہ مجھے معاف فرما دے جو پہلے ہیں اور جو بعد میں ہیں جو میں نے مخفی کئے ہیں یا اعلانیہ، اور میں نے امرات کیا ہے تو سب سے بہتر جانتے والا ہے تو	كان النبي صلي الله عليه وسلم اذا سلم من الصلوة قال اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم والموخر۔
--	---



لا اله الا انت . (ابوداؤد ۱/۲۱۲) ہی مقدم ہے، تو ہی بعد میں تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۲۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا اور یہ پوچھا :

ای شیء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سلو من  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے بعد  
کوئی دعا پڑھا کرتے تھے۔  
الصلوة۔

انہوں نے جواب میں تحریر کیا۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا اله الا الله وحده  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے  
تھے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق  
نہیں وہ ذات و صفات میں بے مثل ہے  
الحمد وهو علی کل شیء قدیر  
ملک اسی کا ہے اور حمد بھی اسی کی ہے۔  
اللهم لا مانع لما اعطيت  
اے اللہ جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے  
والا نہیں اور جو تو نہ دے کوئی وہ دے  
ولا معطى لما منعت ولا ينفع  
تہیں سکتا۔ کوئی صاحبِ جہد تجھ سے  
ذالجمامتك الحمد (ابوداؤد ۱/۲۱۱)  
جہد کا نفع نہیں دے سکتا۔

ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی تھی

صحابہ اپنے دوستوں اور تلامذہ کو ان نصائح سے آگاہ کرتے جو  
رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمائیں تھیں۔  
۱۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے :



امرتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وسلو ان اقرء بالمعوذات نے ہر نماز کے بعد معوذات سورتیں  
دبر کل صلوة - (ابوداؤد ۲۱۳/۱) پڑھنے کا حکم دیا۔

۲- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ایک دفعہ آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ!  
الحی لا حبیك مجھے تجھ سے محبت ہے۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نصیحت کرتے  
ہوئے فرمایا اے معاذ:

لا تدعن فی دبر کل صلوة ہر نماز کے بعد یہ پڑھنا ترک نہ کرو  
تقول اللہوا عنی علی ذکرک اے اللہ میری مدد فرما، اپنے ذکر،  
وشکرک وحسن عبادتک شکر اور حسن عبادات پر۔

آپ کے شاگرد حضرت صنایحی کہتے ہیں مجھے بھی حضرت معاذ  
نے یہی نصیحت کی اور میں نے آگے اپنے تلمیذ ابو عبد الرحمن کو یہی نصیحت کی۔  
(ابوداؤد ۱/۲۱۳)

## یوم عرفہ کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یوم عرفہ کو اکثر  
طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا  
فرمایا کرتے:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں  
له الملك وله الحمد بیده ذات وصفات میں اس کا کوئی شریک نہیں  
الخبیر وهو علی کل شئی قدير سلطنت اسی کی ہے، حمد بھی اسی کی اسی  
کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شئی پر قادر ہے۔  
(مسند احمد، ۲/۲۲۵)



## حضور کے معمولات مبارکہ کو شمار کرتے

صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک معمولات کو خوب محفوظ کرتے مثلاً جو معمول آپ کثرت سے فرماتے اسے شمار بھی کر لیتے، مثلاً مجلس میں اللہ کی بارگاہ میں استغفار کے بارے میں جو آپ کا معمول تھا اس حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

ان کنا نعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد مائة مرة، رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم۔ (البوداؤد ۲۱۲/۱)

ہم شمار کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی مجلس میں سو دفعہ استغفار کرتے ہوئے یہ کہتے، میرے رب مجھے معاف فرما دے اور مجھ پر رحمت کا نزول فرما بلاشبہ تو تو یہ قبول کر نیوالا اور رحم فرمائے دالا ہے۔

## عرض کرتے ہمیں کوئی نصیحت فرمائیے

صحابہ کرام کو دین پر عمل کا اس قدر شوق تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے یا رسول اللہ ہمیں کوئی نصیحت فرمائیے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک کے نفسیات، حالات اور ضروریات کے مطابق نصیحت فرمادیتے۔

۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے تو آپ نے فرمایا اے معاذ !



اتقوا اللہ حیثما کنتم  
ہر جگہ ہر وقت ہر حال میں اللہ کے  
احکام کی پابندی کرو۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!  
زدنی  
اس میں اضافہ کیجئے۔

آپ نے فرمایا:  
اتبع السيئة الحسنة تمجها  
برائی کے بعد ایسی نیکی کرو جو  
اسے مٹا دے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور اضافہ فرمائیے تو آپ نے فرمایا:  
خالق الناس بخلق حسن  
لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے  
(مسند احسن، ۶/۳۱۲)  
پیش آؤ۔

## یاد قبر پر روتے

صحابہ کرام پر خوف و خشیت کا یہ عالم تھا جب قبر یاد آتی تو زار و  
رو پڑتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے جنت کی بشارت عطا فرمائی، کے بارے میں ہے  
کان اذا وقت علی قبر بکی  
جب کبھی کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اس قدر  
حتی یبذلحیتہ۔  
روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی۔

ان سے عرض کیا جاتا:

تذكر الجنة والنار فلا تبکی  
جنت و دوزخ کی یاد پر اتنے نہیں  
وتبکی من هذا؟  
تختنے قبر پر روتے ہیں؟

آپ جو ایسا ارشاد فرماتے ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



سے یہ دو ارشادات عالیہ سُننے ہیں

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ان القبر اول منزل من  
منازل الاخرة فان تجاوزته  
فما بعدة ايسر منه  
آخرت کی منازل میں سے قبر پہلی منزل ہے  
اگر اس میں تجاوز ہو گئی تو اگلے مقامات  
آسان ہوں گے۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا

ما رأيت منظرًا قط الا والقبر  
افطع منه۔  
میں نے قبر سے بڑھ کر بدتر منظر کوئی  
نہیں دیکھا۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر)



باب ۹

صحابہ اور ضروری پسند



## حضور ﷺ کی پسند کا ذکر کرتے

اس بات کا تذکرہ کیا کرتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسند کیا تھی اور خود بھی اسے پسند کرتے۔

۱۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کرتی تھیں  
لو یکن ثوب احب الی رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قمیص  
صلی اللہ علیہ وسلم من قمیص پہننا زیادہ پسند فرمایا کرتے تھے۔

(مسند احمد ۴۴۷)

## آپ کی ناپسند کا بھی ذکر کرتے

حضرت کمریہ بنت ہمام بیان کرتی ہیں ایک خاتون نے سیدہ  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہندی کے استعمال کے بارے میں پوچھا تو  
انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میں اسے پسند نہیں کرتی  
کیونکہ میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
یکوہ ریجہ۔  
اس کی بو پسند نہ تھی

(النسائی، کتاب التزیینۃ)

## آپ کی پسند کو پسند کرتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسندیدہ غذاؤں میں کدو بھی شامل ہے  
صحابہ کرام بھی اسے پسند کرتے۔



## کدو سے پیار

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک درزی نے آپ کی دعوت کی۔ آپ کے ساتھ میں بھی دعوت میں شریک ہوا۔ آپ کی خدمت اقدس میں جو کھانا پیش کیا گیا۔ وہ روٹی، گوشت اور ایسا شوربا تھا جس میں کدو شامل تھا۔

فرايت النبي صلى الله عليه وسلم يتبع الدياء من حوالى  
میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے ہر طرف سے کدو  
چن چن کر کھا رہے ہیں۔

اس کے بعد اپنا عمل بتاتے ہیں۔

فلم ازل احب الدياء من اس دن کے بعد میں ہمیشہ کدو  
يومئذ (البخاری باب الخياط) پسند کرتا ہوں۔  
مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔

فما صنع لى طعام بعد اقدر  
اس کے بعد اگر کدو دستیاب  
على ان يصنع فيه دياء الا صنع  
ہو جاتا تو وہ میرے کھانے میں  
(المسلم، کتاب الاشرية)  
ضرور شامل ہو جاتا۔

محدث ابوالشیخ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل  
کئے ہیں۔

انا احب القرع لحب  
رسول الله صلى الله عليه  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی کدو کے ساتھ محبت کی وجہ  
سے میں اس سے پیار کرتا ہوں۔  
وسلوا ياء۔

(حبة النبي وطاعته، ۱۹۴)



ترمذی میں روایت کی یہ الفاظ بھی ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ اس سبب سے  
کو مخاطب ہو کر فرماتے۔

یا لک من شجرة ما احبک  
الاحب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ایاک

میرا تیرے ساتھ کیا تعلق ہے میرا  
تیرے ساتھ پیار صرف رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار کی  
وجہ سے ہے۔

سیر کہ سے پیار

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے عرض  
کیا سرکہ کے علاوہ کوئی چیز نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منگوا  
کر اس کے ساتھ کھانا تناول کیا اور تین دفعہ فرمایا :-  
نعوالا د امر الخل  
سب سے بہتر چٹنی سرکہ ہے۔  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

فما زلت احب الخل منذ  
سمعتها من نبی اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم۔

جب سے میں نے آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے یہ سنا ہے میں سرکہ  
سے پیار کرتا ہوں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت طلحہ بن نافع کہتے ہیں:-

وما زلت احب الخل منذ  
سمعتها من جابر  
(المسلو)

میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے  
جب سے یہ سنا ہے میں کبھی سرکہ  
سے پیار کرتا ہوں۔



## حضور نے اسی طرح قمیص کاٹ دی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ والد کرامی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نئی قمیص پہنی۔ اس کے بازو کچھ لمبے تھے مجھے حکم فرمایا، چھری لاؤ۔ میں نے کہ حاضر ہو گیا۔ فرمایا۔ جس قدر قمیص بازوؤں سے لمبی ہے اسے کاٹ دو۔ میں نے دونوں بازوؤں کی اطراف کو کاٹ دیا چھری سے کاٹنے کی وجہ سے ان میں برابری نہ رہی۔ کہیں سے آگے اور کہیں سے پیچھے ہو گئی۔ میں نے عرض کیا۔ ابا جان آپ اسے پینچی سے صحیح کروا لیتے۔ آپ نے فرمایا: عبداللہ!

ہمکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل الخلیۃ ۱/۲۵  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

## حضور نے کھلی یوں ہی کیا تھا

حضرت ابو دحیہ سے منقول ہے۔ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا۔ انہوں نے وضو کیا:

ثم قام فشرب فضل وضوئہ  
پھر بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔  
پوچھا گیا تو فرمایا:

صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس طرح کیا تھا جیسے میں نے کیا  
علیہ وسلم کا صنعت  
(النسائی، الانتفاع بفضل الوضو)



## ہمیشہ گریبان کھلا دیکھا

ابن ماجہ اور ابن حبان نے حضرت عروہ بن عبد اللہ سے نقل کیا کہ مجھے معاویہ نے اپنے والد حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے میں نے مزینہ کے لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جب آپ کی بیعت کا شرف پایا :-

وانہ لمطلق الازار

تو اس وقت آپ کا گریبان کھلا تھا

میں نے ہاتھ داخل کر کے مہر نبوت کو مس کیا، عروہ کہتے ہیں :-

فما رأیت معاویۃ ولا

میں نے معاویہ اور ان کے بیٹے کو

ابنہ قطنی شتاء ولا صیف

کھلے گریبان ہی دیکھا خواہ موسم گرم ہو یا سرد

الا مطلق الازار۔ (الاصابہ، ۳/۲۳۳)

## میں نے رسول اللہ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

امام ابن خزمیہ اور امام بیہقی حضرت زید بن اسلم سے نقل کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔

یصلی محلولۃ ازارہ

انہوں نے گریبان کھولے ہوئے

نماز ادا کی۔

میں نے ان سے اس بارے پوچھا تو فرمانے لگے

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی حال میں نماز

ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ (التزغیب والتوہب، ۱/۴۶)



باب ۱۰

صحایہ اور زیارات نبوی  
صلی اللہ علیہ وسلم



## زیارت نبوی اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد مال کے ساتھ ساتھ اپنا تمام وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت و صحبت میں بسر کرنا شروع کر دیا۔ اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ان مقدس الفاظ میں فرمایا:-

ما احد من الناس اعظم علينا  
لوگوں میں سب سے زیادہ ہم پر وقت،  
حقانی صحبتہ و مالہ من ابن  
مال کے اعتبار سے حق ابن ابی قحافہ  
ابی قحافہ۔ (فضائل الصحابہ ۶۲)  
(ابوبکر) کا ہے۔

## چہرہ اقدس تکنے رہنے کی آرزو

ان کی دلی تمنا و آرزو یہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس ہو اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہاری دنیا میں سے مجھے تین چیزیں پسند ہیں، خوشبو، نیک خاتون اور نماز تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سنتے ہی عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں۔ ان میں سے سرفہرست یہ ہے۔

النظر الی وجہ رسول اللہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم  
کو تکنے رہنا۔

(منیہات ابن حجر، ۲۱)



## روزانہ زیارت نہ کریں تو مرجائیں

بعض صحابہ کی محبت و فریفتگی کا عالم یہ تھا اگر وہ روزانہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف نہ پاتے تو انہیں موت کا خوف لاحق ہو جاتا۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاجتک حتی انی لا ذکرک فلولا انی احیی بالنظر الیک ظننت ان نفسی تخرج (طبرانی)

مجھے آپ سے محبت ہے میں آپ ہی کا تذکرہ کرتا رہتا ہوں۔ اگر میں حاضر ہو کر زیارت نہ کروں تو میرے سانس رک جائیں۔

۲۔ امام شعبی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا :-

واللہ یا رسول اللہ لانت احب الی من نفسی ومالی و ولدی و اہلی ولولا انی اتیک فاراک لرائیت ان اموت

خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے اپنی جان، مال اولاد اور اہل سے زیادہ محبوب ہیں اگر میں آکر آپ کی (روزانہ) زیارت نہ کر پاؤں تو میری موت واقع ہو جائے

یہ عرض کرنے کے بعد وہ انصاری زار و قطار رو پڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رونے کی وجہ پوچھی تو یوں گویا ہوئے۔



یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ  
سو توح رہا ہوں کہ ایک دن آپ دنیا  
سے تشریف لے جائیں گے اور ہم پر  
بھی موت آجائے گی جنت میں آپ  
انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند  
درجات پر فائز ہوں گے اور ہم اگر  
جنت میں گئے بھی تو آپ کے درجہ  
سے کہیں دور ہوں گے۔ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس پر یہ کوئی جواب نہ  
دیا تو اللہ پاک نے یہ آیت کریمہ  
نازل فرمائی۔

یکبت ان ذکرت انک مموت  
وموت فتفرح مع النبیین  
ونکون نحن ان دخلنا الجنة  
دونک فلم یحز الینی صلی اللہ  
علیہ وسلم والیہ فانزل اللہ  
الایة ومن یطع اللہ والرسول  
فاولئک مع الذین انعم اللہ  
علیہم۔

(المواہب اللدنیة ۲۶۹:۲)

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم

لذت دیدار کی وجہ سے آنکھیں نہ چھپکتے

صحابہ کرام کو آپ کے دیدار کی ایسی لذت نصیب ہوتی کہ وہ آپ  
کے دیدار میں اپنی آنکھوں کو چھپکتا بھی پسند نہ کرتے۔  
امام طبرانی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے  
ایک صحابی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے جسے پڑھ کر انسان جھوم  
اٹھتا ہے۔

وہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پرانوار چہرہ اقدس کو اس طرح ٹھکڑی

کان رجل عند النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم فینظر الیہ



لا یطرف۔  
باندھ کر دیکھ رہا تھا کہ نہ تو آنکھ جھپکتا  
تھا اور نہ کسی طرف پھیرتا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا:-  
ما بالک؟ (میرے غلام) اس طرح دیکھنے کی کیا وجہ ہے؟  
اس نے دست بستہ عرض کی:-

بابی انت والی اتمتع بك بالنظر  
یا رسول اللہ میراں باپ آپ پر قربان  
الیک (ترجمان السنہ ۱/۳۶۵) ہوں آپ کے خوبصورت چہرہ اور اس  
بحوالہ طبرانی وابن مردویہ) کی زیارت سے لطف اندوز اور لذت  
حاصل کر رہا ہوں۔

اس روایت میں ینظر الیہ لا یطرف (اس طرح دیکھ رہا تھا  
کہ آنکھ بھی نہ جھپکتا) اور انی اتمتع بك بالنظر (میں آپ کی زیارت سے  
لذت حاصل کر رہا ہوں) کے دونوں جملے بار بار پڑھیے اور ان خوش بخت  
عشاق پر رشک کیجئے جن کی ہر ہر ادا نے انسانیت کو محبت و عشق کا پیغام دیا۔

### سفر سے واپسی پر پہلے زیارت کرتے

صحابہ کرام کا یہ بھی معمول تھا جب وہ شہر مدینہ سے باہر کہیں سفر  
پر جاتے۔ واپسی پر گھر جانے سے پہلے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوتے، دیدار و زیارت کا شرف پاتے، سلام عرض  
کرتے اور پھر گھروں کی طرف جاتے۔  
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مبارک معمول کا  
تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔



صحابہ جب کسی سفر سے واپس آتے تو پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے آپ کے دیدار کا شرف پاتے، سلام عرض کرتے اور پھر اپنے گھروں کی طرف جاتے۔

كان المسلمون اذا قدموا من سفر يداؤا برسول الله صلى الله عليه وسلم فنظروا اليه وسلموا عليه نشوا انصرفوا الى رحالهم۔  
(المستدرک ۱۱۹/۳)

## آپ کی یاد میں روتے

جو محبت و عقیدت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کے صحابہ کو تھی اس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے اس کے سامنے بیلی مجنوں کی محبت کوئی وقعت ہی نہیں رکھتی آپ کے وصال کے بعد ان کی دنیا ویران و اجڑ گئی۔

## سیدنا ابو بکر صدیق کے وصال کا سبب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کا سبب بھی ہجر و فراق رسول اللہ ہی ہیں آپ کا جسم فرقت محبوب میں نہایت ہی لاغر و کمزور ہو چکا تھا۔  
کان سبب موت ابی بکر الکمد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما زال جسمه یجوی حتی مات  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا سبب غم و وصال نبی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فراق میں آپ کا جسم نہایت ہی کمزور ہو گیا تھا



(مسند ابی بکر الصدیق ۱۹۸)

## مسکراہٹیں رخصت ہو گئیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد تمام صحابہ بالعموم  
مغموم رہتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض نے مسکراتا ہی ترک کر دیا تھا۔ حضرت ابو جعفر  
رضی اللہ عنہ سید عالم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔  
ماریت فاطمہ رضی اللہ عنہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
صاحکة بعد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم (الطبقات ۲/۸۴) وصال کے بعد سیدہ فاطمہ کو کبھی سنتے  
نہیں دیکھا۔

## اب دنیا قابل دیدتہ رہی

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول  
ہے جب انھیں ان کے بیٹے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال  
مبارک کی خبر دی تو اس وقت اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ آپ  
کے وصال کی خبر سنتے ہی بڑھال و غمزدہ ہو گئے اور بارگاہ ایزدی میں ہاتھ  
اٹھا کر یہ دعا کی۔

اللَّهُمَّ اذْهَبْ بَصْرِي حَتَّى لَا  
ارَى بَعْدَ جِيبِي مُحَمَّدًا حَدًّا  
فَكَفَّ بَصْرًا.  
(المواهب اللدنیہ ۲/۹۸)

اے میرے اللہ میری آنکھوں کی بینائی  
اب ختم کر دے تاکہ میں اپنے محبوب  
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی  
دوسرے کو دیکھ ہی نہ سکوں۔ اللہ  
تعالیٰ نے اسی وقت ان کی دعا قبول



فرمائی اور ان کی بینائی مٹتے ہو گئی۔

## مصطفیٰ کی یاد آگئی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے آپ  
مقام عرفات میں کھڑے ہوئے تھے جب سورج ڈوبنے کو قریب ہوا  
آپ نے اس کی طرف دیکھا۔

فبکی واشتد بقاء وتلا قول  
اللہ عزوجل اللہ الذی  
انزل الكتاب بالحق والمیزان  
وما یدریک لعل الساعة قریب  
تو روپڑے اور خوب روئے اور  
اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گراحمی تلاوت کیا۔  
اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے نازل فرمایا کتاب  
کو حق کے ساتھ اور میزان کو، اور نہیں کیا  
معلوم کہ شاید وہ گھڑی قریب ہی ہو۔

آپ کے ساتھیوں نے عرض کیا ہم آپ کے ساتھ یہاں کئی دفعہ  
کھڑے ہیں۔ آپ نے پہلے یہ عمل نہیں کیا جو آج کیا ہے۔ فرمانے لگے۔

ذکرت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم وهو واقف بمکانی  
یاد آگئی۔ آپ بھی میرے والی اسی جگہ  
کھڑے تھے۔

ہذا۔ (المستدرک ۲ / ۲۸۱)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو تمہاری دنیا اتنی باقی رہ  
گئی جتنا دن باقی رہ گیا ہے۔

میری آنکھوں میں آنسو بھرائے

حضرت نعیم المجرس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں



فہار ایت الحسن الامعت  
عینی۔ (ابونعیم ۳۵/۲)  
میں جب بھی نواسٹر رسول کو دیکھتا  
ہوں تو میری آنکھوں میں آنسو بھرتے ہیں۔

## تذکرہ ہوتے ہی رقت کا طاری ہوتا

صحابہ کرام جیسے ہی اپنے کریم آقا کا تذکرہ کرتے یا سنتے تو ان پر  
رقت طاری ہو جاتی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں عاصم بن محمد  
العمری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔

ما سمعت ابن عمر ذکر النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم الا بکی  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے  
جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا  
تذکرہ ہوتا ان پر رقت طاری ہو جاتی۔  
(سیر اعلام النبلاء، ۳/۲۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور کے وصال کے بعد اپنی کیفیت کا  
تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

ما من لیلة الا واناری فیہا  
جیبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کوئی ایسی رات نہیں جب مجھے پیار  
آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت  
نہ ہو یہ کہہ کر زار و قطار رو پڑتے۔  
شو بیگی۔

## زیارت کے بغیر چین نہ پائے

اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اقدس  
سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس قدر والمانہ لگاؤ اور محبت تھی



کہ انھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے بغیر چین و سکون نہ ملتا  
اگر کچھ دن بغیر زیارت کے گزرتے تو وہ بیمار ہو جاتے جیسے ہی آپ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی انہیں قلبی اطمینان و سکون ملیں آجاتا۔

## جنت میں آپ کی سنگت کیلئے دعائیں کرتے اور کروانے۔

صحابہ کرام کی خوش نصیبی کہ انہیں اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے  
حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف ملا وہ ہمیشہ دعا  
کرتے، اسے اللہ ہمیں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت  
میں فرما۔ اگر کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں کچھ مانگنے کی دعوت  
دیتے تو اسی تمنا کا اظہار کرتے۔

۱۔ مسلم اور نسائی میں حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے  
میں مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو کروا یا کرتا تھا ایک  
مرتبہ آپ نے مجھے فرمایا اے ربیعہ۔

سلنی مجھ سے مانگو (جو مانگنا ہے)

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

اسئلك مرافقتك في الجنة میرا سوال آپ سے جنت میں آپ کی سنگت سے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ادخیر ذلك اس کے علاوہ بھی مانگو!

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

هوذاك یہی کافی ہے



آپ نے فرمایا :  
 فاعنی علی نفسک بکثرة السجود کثرت سجدہ ریزی کے ساتھ اپنے  
 (مسلم و نسائی، باب فضل السجود) لیے میری مدد کرو۔

## ۲۔ یہ دعائیں نے کبھی بھی ترک نہیں کی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن میں  
 نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزے  
 تو فرمایا اے ابن ام عبد اللہ سے مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور کا جب یہ جملہ سنا تو میں اور حضرت ابو بکر  
 بڑی تیزی سے حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس پہنچے تاکہ سنیں وہ کیا  
 دعا کرتے ہیں پوچھنے پر انہوں نے بتایا میں کوئی اور دعا کروں یا نہ  
 کروں مگر یہ دعا کبھی بھی میں ترک نہیں کرتا۔

اللہم انی استلک نعما لا اے اللہ میں آپ سے ایسی نعمت  
 وقرۃ عین لا تنقذ مانگتا ہوں ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک  
 ورافقۃ النبی صلی اللہ علیہ جو ختم نہ اور جنت خلد کے اعلیٰ درجہ  
 وسلو محمد فی اعلیٰ الجنة میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 جنت الخلد (فضائل الصحابة راجد) سنگت کا سوال کرتا ہوں  
 (۱۰۰/۱)

## اب دنیوی تکالیف کی کیا پرواہ

حضرت زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے غزوہ احد کے موقع



پر جب لوگ متفرق ہو گئے تو میں اور میری والدہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفاع کی خاطر آپ کے قریب ہوئے، آپ نے دیکھا تو فرمایا تیر پھینکو، میں نے آپ کے سامنے گھوڑے پر سوار کا فریہ تیر پھینکا، گھوڑے کی آنکھ پر لگا۔ گھوڑا اپنے سوار سمیت نیچے گر پڑا۔ اوپر سے میں نے خوب تیر پھینکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ منظر دیکھ کر مسکرائے اور دعائیں دینے لگے۔ میری والدہ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ !

ادع اللہ ان نرا نفلک فی الجنة دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ جنت میں آپ کی سنگت نصیب فرمائے۔

آپ نے یہ دعا فرمائی۔

اللہم اجعل رفقائی فی الجنة اے اللہ! انھیں جنت میں میری سنگت عطا فرمادے۔

اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے میری والدہ کہنے لگیں۔

ما ابالی ما اصابنی من الدنيا اب دنیا وی تکالیف کی کوئی (الطبقات، ۸، ۲۱۵) پرواہ نہیں۔

آپ کی رفاقت کیلئے اسلام لایا ہوں

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اسلحہ سے لیس ہو کر حاضر ہونے کا فرمایا۔ میں آپ کے فرمان مطابق اپنے ہتھیار اور اسلحہ سمیت حاضر ہو گیا۔ آپ اس وقت وضو



فرما رہے تھے آپ نے مجھ پر نظر مبارک فرمائی، پھر سراقہ سے پیچھے کھینچ کر لیا۔  
اور فرمایا۔ اے عمر میں چاہتا تھا تمہیں ایک لشکر کا سربراہ بنا کر بھیجوں۔  
جو خوب مال غنیمت حاصل کر کے واپس لوٹے گا میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

النی لم اسلو رغبۃ فی المال  
ولکنی اسلمت رغبۃ فی الاسلام  
وان اکون مع رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم  
میں مال کی خاطر مسلمان نہیں ہوا میں  
نے دین اسلام کو پسند کیا ہے اور  
آپ کی ہر جگہ رفاقت و سنگت  
چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا عمر !

ان دونوں کے ساتھ ساتھ صالح مرد کے لیے صالح مال بھی بہتر ہوتا

ہے۔ (المشدرک، ۲/۳)



باب ۱۱

اللہ کے بی بی ہاں ہم سب  
صلى الله عليه وسلم  
سے بڑے ہیں



عمر میں زیادہ ہونے کے باوجود بھی کبھی اپنے آپ کو حضور سے بڑا نہ کہتے

صحابہ کرام کے اندر بہت سے افراد ایسے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں زیادہ تھے مگر ان کے ادب کا یہ عالم تھا جب تکھی بھی عمر میں زیادہ ہونے کے بات چلتی تو وہ اپنے آپ کو عمر میں کبھی آپ سے بڑا ہونے کا کلمہ زباں پر نہ لاتے بلکہ یہی کہتے

بڑے رسول اللہ ہی ہیں

آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ سے عمر میں تین سال بڑے ہیں۔ مگر ان سے جب سوال ہوا۔

ایہا اکبر انت ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تم میں سے کون بڑا ہے تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

انہوں نے جواباً کہا

ہوا کبر منی وانا اولدت  
قبیلہ (المستدرک ۳/۳۶۲)

بڑے رسول اللہ ہی ہیں اگرچہ میں پہلے پیدا ہوا ہوں۔

بڑے آپ ہی ہیں البتہ میں عمر رسیدہ ہوں۔

عبد الملک بن مروان نے حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔  
انت اکبر ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

انہوں نے کہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے  
اکبر منی وانا اسن منه

بڑے ہیں البتہ میں آپ سے عمر رسیدہ ہوں۔

(دلائل النبوة لابی نعیم ۱۱: ۱۴۳)



حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مذکورہ صحابی سے یہی سوال کیا تو انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکبر صنی وانا قدم منہ ہی بڑے ہیں ہاں میں پیدا پہلے فی المیلاد۔ (الدار المنتظم، ۲) ہوا ہوں۔

آپ ہی بڑے اور افضل ہیں

امام بغوی اور امام ابن مندہ نے عمر بن عثمان کے حوالے سے منقول ہے کہ سعید بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ہم میں سے کون بڑا ہے۔  
ایما اکبر انا وانت ؟ میں بڑا یا تم ؟

تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
انت اکبر و احیر منی وانا بڑے اور افضل آپ ہی ہیں  
اقدام سنا (الاصابہ ۲/۵۱) بندہ صرف عمر رسیدہ ہے۔

آپ ہی معزز و بڑے ہیں

مختار قول کے مطابق سعیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقریباً اڑھائی سال چھوٹے ہیں مگر بعض روایات کے مطابق ان کی ولادت حضور سے پہلے کی ہے۔

حضرت یزید بن اہم سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے پوچھا :

انا اکبر اوانت ؟ میں عمر میں بڑا ہوں یا تم ؟



عرض کرنے لگے :

انت اکبر واکبر و آنا آپ ہی بڑے اور معزز ہیں۔ ہاں میں  
اسن منک (کنز العمال ۱۲/۵۳۰) عمر رسیدہ ضرور ہوں۔

## یابی و اُمی یا رسول اللہ

(میکر ماں یاپ یا رسول اللہ آپ پر تشریح بان)  
جس طرح اللہ و رسولہ اعلم (اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں) صحابہ  
کی گفتگو کا حصہ تھا۔ اسی طرح ”بامی و اُمی یا رسول اللہ“ کہنا بھی ان کے کلام  
کا حصہ تھا۔ یعنی جب بھی آپ کے ساتھ ہم کلام ہوتے۔ کچھ عرض کرتے  
تو کہتے یا رسول اللہ آپ پر میرے والدین قدا ہوں۔

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی سے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرض وصال میں پیر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ  
ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو یہ اختیار  
فرمایا ہے کہ وہ اس دنیا میں رہنا پسند کرے یا اپنے رب کے ہاں  
جانا پسند کرے، اس بندے نے اپنے رب کے ہاں جانا پسند کر لیا  
ہے یہ گفتگو سنتے ہی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ زار و قطار  
روئے اور عرض کیا :-

فدیناک یا بائنا و اہباتنا یا رسول اللہ ہمارے آباؤ اور اہمات  
آپ پر قدا ہوں۔

لوگ حیران ہو کر کہنے لگے رسول اللہ تو کسی اور آدمی کے بارے  
میں فرما رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے آپ کی ذات اقدس مراد لے کر



یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ آپ پر میرے آباء و اہمات قربان ہوں، حالانکہ  
واقعتہً مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہی تھی اور سیدنا  
ابوبکر ہم سب سے زیادہ عالم تھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ۵۴۶)

سنن دارمی کے الفاظ ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ  
ارشاد فرمایا :

فلو یفطن لها احد غیر ابی  
بکر قد رفت عیناہ فبکی  
تو ابوبکر کے علاوہ اسے کوئی نہ سمجھ  
سکا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری  
ہو گئے اور وہ تار و قطار رو پڑے  
اور یوں عرض کرنے لگے :-

بل تقدیک یا بابتنا و امہاتنا  
انفسنا و اموالنا یا رسول اللہ  
(سنن الدارمی ۳۸۱)

اے آپ پر ہمارے آباء، اہمات  
ہمارے نفوس اور ہمارے اموال  
قربان ہوں۔

۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے میرے والد گرامی سیدنا  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مکہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو رسول اللہ نے  
فرمایا: انتظار کرو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت آنے والی ہے  
عرض کرنے لگے :

او ترجو ذلک با بی انت والی؟  
آپ نے فرمایا ہاں، جلد اجازت ہونے والی ہے۔ اس کے بعد والد  
گرامی نے دو اونٹنیاں پالنی شروع کر دیں تاکہ ہجرت کے وقت وہ کام  
آسکیں۔ ایک دن ہم دوپہر کے وقت گھر میں بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک



اطلاع ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ ابو بکر  
سن کر کہتے لگے:

فداء لہ ابی و امی ان جاء بہ  
فی هذه الساعة: لزم۔  
آپ پر میری کراماں باپ فدا ہوں  
اس وقت کو لے کر معاملہ آپ کو پہاں  
لے آیا؟

آپ نے تشریف فرما ہو کر فرمایا، ابو بکر یہاں جتنے لوگ ہیں انہیں باہر  
بھیج دو، میں نے نہایت اہم معاملہ پر گفتگو کرنی ہے۔ ابو بکر نے عرض کیا :-  
انما هو اهلك بابی انت  
یا رسول اللہ میرے باپ قربان یہ  
تمام آپ کے غلام ہیں۔  
وامی یا رسول اللہ۔

حضور نے فرمایا ابو بکر، ہجرت کی اجازت آچکی ہے۔ اس پر حضرت  
ابو بکر عرض کرتے ہیں۔

فأصحابہ بابی انت یا  
رسول اللہ  
آپ پر میری کراماں باپ فدا ہوں آقا  
مجھے بھی آپ کے ساتھ ہجرت  
اجازت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہاں تم بھی میرے ساتھ ہجرت  
کرو گے، عرض کرنے لگے۔

فخذ بابی انت یا رسول اللہ  
احدی را حلتی ہاتین فقال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بالمثنی۔ (مسند احمد ۴/۲۸۳)  
یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ  
فدا ہوں ان دو سوار یوں میں سے  
ایک آپ کیلئے ہے۔ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ایسے نہیں لوں گا  
میں اس کی قیمت ادا کروں گا۔



۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابی ابی بن کعب سے فرمایا، ابی میں تجھے قرآن کی سورت سنانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

امرت بذاک یا ابی انت  
 آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں،  
 (المشدرک ۲/۲۸۱)

فرمایا ہاں، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے انہیں سورۃ البینہ سنائی۔

## میں قربان جاؤں

اکثر اوقات بانی امت و امی یا رسول اللہ کہتے، بعض اوقات یہ کلمات بھی کہتے "آقا آپ پر میں قربان جاؤں۔"

۱۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا تو میں نے عرض کیا :  
 لیسک وسعدایک یا رسول اللہ میں قربان جاؤں یا رسول میں حاضر  
 وانا فداک (ابوداؤد ۴/۳۵۲) ہوں۔

۲۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو فرمایا عائشہ تیری قوم میری امت میں میرے ساتھ جلد لاحق ہوگی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ :

جعلتی اللہ فداک - اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا فرمائے۔



اپنے داخل ہوتے ہوئے کیا فرمایا ہے تو وہ جملہ دوبارہ دہرایا۔

(مسند احمد ۱۳۱/۷)

۳۔ آپ ہی سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے تمام حیاتِ مبارکہ کبھی مسلسل دو دن جو کی روٹی بھی پیٹ پھر کر نہیں کھائی، آپ کے فاقہ کی حالت دیکھ کر رو پڑا کرتی اور اپنا ہاتھ بطن اقدس پر پھیرتی ہوئی کہا کرتی ہیں یہ فاقہ کی وجہ سے کس قدر دوب گیا ہے۔ ایک دن میں

نے یہ کیفیت دیکھ کر عرض کیا

نفسی لك الفدا اولو تبليت  
من الدنيا لما يقوتك  
میں فرمایا جاؤں آقا اس دنیا سے  
آپ اتنا تو قبول فرمائیے جو جسمانی  
قوت کے لیے کافی ہو۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ مجھے دنیا سے  
کیا کام؟ میرے بھائی اولوا العزم رسول تو اس سے سخت حالت پر  
صبر کیا کرتے تھے۔ (الشفاء ۱/۱۸۴)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ  
حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں یوں عرض  
گزار ہوئے۔

جعلني الله فداك يا رسول الله يا رسول الله، الله تعالى مجھے آپ  
(کنز العمال، ۷۸-۷۷)

۵۔ حضرت عبداللہ بن انیس الجہنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے،  
انہوں نے رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا۔ میں  
شہر مدینہ سے دور رہتا ہوں مجھے آپ کسی رات کے بارے میں



فرمادیں تاکہ میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر کے برکات حاصل کروں، ساتھ یہ کلمات بھی کہے :

جعلنی اللہ فداک اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا

رکنز العمال، ۳۷۲۶۲ (۳۷۲۶۲) فرمادے۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی چٹائی پر آرام کرتے جس کے نشان آپ کے جسم اطہر پر دکھائی دیتے۔ ایک دن میں نے عرض کیا۔

یا ابی انت وامی الا اذنتنا  
فنبسط لک شیئاً یقیک منہ  
تنام علیہ ؟

یا رسول اللہ میراں باپ آپ پر  
فدا ہوں، میں اجازت دین تاکہ ہم  
اس سخت چٹائی پر کوئی ایسی شئی بچھا  
دیں جو آپ کے جسم کو اس سے محفوظ رکھے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مالی والدینا ما انا والدینا  
الذکرا کب استظل تحت شجرة  
شوراح وترکھا۔

میرا دنیا سے کیا تعلق؟ میرا اور دنیا  
کا یہ تعلق ہے جیسے کوئی مسافر کسی  
درخت کے سایہ تلے کچھ دیر رکتا ہے

پھر اپنی منزل کی طرف گامزن ہو جاتا  
ہے اور اسے چھوڑ جاتا ہے۔

(شمائل الرسول لابن کثیر ۱/۱۱۳)

۵۔ خادم رسول حضرت ابوہبیبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ ایک دن حبیب  
خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے  
کہ حبیب اہل بقیع کے لیے دعا کرو۔ تم میرے ساتھ چلو۔ رات کا وقت  
تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل قبور کو سلام فرمایا اور ارشاد



فرمایا تم دنیا والوں سے بہتر ہو۔ دنیا میں تو اس تا ایک رات کی طرح فتنوں کی بھرا ہے۔ پھر آپ میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اے ابو قتیبہ! قد اوتیت بمفاتیح خزائن الدنيا والخلد فیہا ثم الجنة فخيرت بین ذلک و بین لقاء ربی۔

مجھے تمام دنیا کے خزانوں کی چابیاں اور اس میں دائماً رہنے کا، پھر جنت کا اختیار دیا گیا ہے تو میں نے اپنے رب کی ملاقات کو ترجیح دی ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بالی انت وامی خذ مفاتیح خزائن والخلد فیہا ثم الجنة میرے والدین فدا ہوں آپ خزانوں کی چابیاں اور دنیا میں ہمیشہ رہنے پر جنت کو اختیار فرمالتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لا والله یا ابو مہیبہ لقد اخترت لقاء ربی۔ اے ابو مہیبہ نہیں اللہ کی قسم میں نے اپنے رب کی ملاقات کو اختیار کر لیا ہے۔

اس کے بعد آپ نے اہل یقین کے لیے دعا فرمائی اور وہاں سے واپس لوٹے۔ اس روز آپ کا مرض وصال شروع ہو گیا تھا۔ (سنن الدارمی، ۱/۳۸)

۶۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (معراج سے واپسی پر) فرمایا میں نے جنت میں خوبصورت محل دیکھا۔ اس کے صحن میں ایک خاتون بھی تھیں۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے فرشتوں نے بتایا یہ آپ کے عسر کا مکان ہے۔ میں نے چاہا کہ



اس کے اندر جا کر اسے دیکھوں۔ مگر اے عمر مجھے تیری غیرت یاد آگئی حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے۔

بابی و اُمی یا رسول اللہ  
یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قدا  
اعلیٰ انعام۔ (البخاری ۱/۵۲۰) ہوں میں آپ پر غیرت کیسے کھا سکتا ہوں؟

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک صحابی آپ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے زادِ راہ کے بارے میں فرمائیے۔ آپ نے  
دعا دی۔

زودک اللہ التقویٰ  
اللہ تعالیٰ بصورت تقویٰ تجھے زادِ راہ  
عطا فرمائے۔

اس نے عرض کیا آت اس میں اضافہ فرمائیے۔ آپ نے یہ دعا دی۔  
وغفر زنبک  
عرض کرنے لگا۔

ذدنی بابی انت و اُمی  
میرے ماں باپ قدا ہوں اور اضافہ  
فرمائیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا دی  
ولیسر لك الخیر حیثما کنت  
جہاں بھی تو رہے تیرے لیے نیکی خوشی  
(المشدرک ۲/۱۰۷) کا باعث بنے۔



باب ۱۲

صحابہ کرام اور جذبہ شہادت



## اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس تربیت سے ان کے دلوں میں فقط اللہ تعالیٰ کا خوف تھا۔ وہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت سے ہرگز خوف نہ کھاتے۔ حتیٰ کہ وہ شہادت کے وقت نماز مختصر کر دیتے۔ تاکہ دشمن یہ گماں نہ کرے کہ یہ خوف کی وجہ سے نماز لمبی کر رہا ہے۔

## بوقت شہادت نماز مختصر کر دیتے

اگر دشمن غالب آجاتا اور انہیں شہید کرنے سے پہلے پوچھا جاتا کہ تمہاری آخری خواہش کیا ہے تو وہ کہتے ہیں اپنے خالق و محبوب حقیقی کے حضور سر بسجود ہونے کی اجازت دی جائے تاکہ درجہ شہادت پر فائز ہونے پر اپنے رب کا شکر ادا کریں۔ اگر دشمن اجازت دے دیتے تو نماز مختصر کر دیتے اور کہہ دیتے جی تو چاہ رہا تھا اپنے رب کے حضور طویل رکوع و سجود کروں مگر اس خوف سے نماز مختصر کر دی کہیں تم یہ نہ سوچو کہ یہ موت کے ڈر اور خوف کی وجہ سے نماز لمبی کر رہا ہے۔

۱۔ کفار جیب خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے جب مقام شہادت پر پہنچے تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

دعوتی اصلی رکعتین اگر موقعہ دو تو میں اپنے خالق کے



حضور دور کعت نماز ادا کر لوں۔  
انہوں نے اجازت دے دی، آپ نے دور کعتیں رب کے حضور  
ادا کیں اور فرمایا :-

واللہ لولا ان تحسبوا ان  
مالی جنع لزدت  
اللہ کی قسم اگر تمہارے ذہن میں  
یہ نہ ہوتا کہ یہ ڈر گیا ہے تو میں نماز  
میں اضافہ کرتا۔  
(البخاری، ۲، ۲۵۹۱)

## اپنے مالک کی رضا کیلئے شہادت

اس کے بعد یہ اشعار پڑھے  
فلسا ابالی حین اقل مسلما  
علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی  
کوئی افسوس نہیں جب میں حالت اسلام میں شہید کیا جا رہا  
ہوں۔ اب میں بارگاہِ الہی میں جس طرف بھی گروں  
وذاک فی ذات الادلہ وان یشاء  
یبارک فی اوصال شلو مہزع  
یہ سب کچھ معبود برحق کی خاطر ہے جو میرے جسم کے ٹکڑوں  
کو جمع فرما کر برکت سے نواز سکتا ہے

۲۔ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ جو فضلاء صحابہ میں سے ہیں ان کے  
بارے میں بھی منقول ہے جب دشمن انہیں قتل کرنے لگے تو آپ نے  
بھی دور کعتیں اللہ تعالیٰ کے حضور ادا کیں، اختصار سے کام لیا اور فرمایا  
لولا ان تظنوا بی غیر الذی  
بی لا طلتہما (اسد الغابہ، ۲، ۱۱۱)  
اگر تم میرے بارے میں وہ گمان  
کرتے جو میرے ذہن میں نہیں تو میں  
اپنے رب کے حضور طویل سجدہ ریزی کرتا



شہادت کے وقت نماز ادا کرنے کے بارے میں امام محمد بن سیرین

سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا :-

حضرت خبیب اور حضرت حجر رضی اللہ

صلاہما تجیب وجر وہما

عنہما نے شہادت کے وقت دو

فاضلان (اسد الغابہ ۱/۱۶۲)

رکعتیں ادا کی تھیں اور دونوں ہی

شریعت کے بڑے ماہر تھے۔

### حالت جنگ میں نیند

ان کا غیر اللہ سے بے خوفی کا یہ عالم تھا کہ سخت گھمسان کی

جنگ میں بھی انہیں نیند آجاتی حضرت ابو طلحہ زید بن سہل انصاری

رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

غشينا النعاس ونحن في مصافنا احد کے دن ہم جنگی صفوں میں تھے

یوم احد قال فاجعل سيفي ہمیں نیند نے آگھیرا۔ میری تلوار

يسقط من يدي واخذة یار بار ہاتھ سے گرنی اور میں اسے

وليسقط واخذة (البخاری ۶/۵۵) سنبھالتا۔

دوسرے مقام پر روایت کے الفاظ ہیں۔

كنت فيمن تعشاه النعاس احد کے دن میں ان لوگوں میں سے

یوم احد حتى سقط سيفي من ہوں جن پر نیند غلبہ کر لیا۔ میری تلوار

یدی مرراً يسقط واخذة ہاتھ سے کئی دفعہ گرنی اور میں نے

يسقط واخذة (البخاری ۲/۵۸۲) اسے کئی دفعہ سنبھالا۔



## خندق کھودتے ہوئے نیند

غزوہ خندق کا موقعہ کتنا خوفناک تھا مگر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ خندق کھودتے ہوئے سو گئے۔ اتنی گہری نیند سوئے کہ دوسرے صحابی نے ان کے تمام ہتھیار اتار دیئے مگر ان کو اس کا علم تک نہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس حال میں دیکھا تو مسکرا پڑے پھر ان کو جگاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔  
 فتویٰ ابارقاد اے نیند کے باپ اٹھو۔  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنتے ہی ان کی آنکھ کھل گئی۔

## شہادت ہے مطلوب مقصود مومن

صحابہ کرام کی دلی آرزو ہوتی ہم اللہ ورسول کے دین کی خاطر اپنا نن من دھن ہر شے لوٹا دیں۔ اسی خاطر جیب انہیں شہادت نصیب ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے پکار اٹھتے۔ اب ہمیں کامیابی نصیب ہوئی ہے۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے ماموں حضرت مرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں جیب بیڑ معونہ کے موقعہ پر پیروں سے زخمی ہوئے تو انہوں نے اپنا خون ہاتھ میں لیا

فمنضحه علی وجهہ و رأسہ اپنے چہرے اور سر پر ملا اور کہا

ثم قال فزت ورب الکعبة ریا کعبہ کی قسم آج مقصد میں

(البنحاری، ۲، ۵۸۷) کامیابی نصیب ہوئی۔



## ۲۔ سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قرباں گیا

امام ابن اسحاق نقل کرتے ہیں بغزوہ احد میں جب دشمن کا سخت حملہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا -

من رجل يشتري لنا نفسه؟ آج کون ہے جو ہم پر اپنی ذات قربان کر دے۔

حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ اپنے پاترخ انصاری ساتھیوں سمیت حاضر خدمت ہو گئے۔ بعض اہل سیر نے اس صحابی کا نام عمارۃ بن زید بن سکن لکھا ہے۔ یہ لوگ حضور کے دفاع میں ڈٹ گئے۔ ایک شہید ہوتا دوسرا آگے آجاتا۔ حتیٰ کہ حضرت زیاد رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے۔ یہ بھی سخت زخمی ہو چکے تھے۔ اتنے میں مسلمان مجاہدین پہنچ گئے۔ لہذا دشمن پیچھے ہٹ گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زیاد کے بارے میں فرمایا :-

ادنوة منى قادنوة فوسد انہیں میرے قریب کرو صحابہ نے  
قدامہ نجات وخذہ علی ان کے جسم کو قریب کر دیا آپ نے  
قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ انہیں سہارا عطا فرمایا۔ ان کا وصال

وسلم (السيرة النبوية لابن جان ۲۲۳) اسی حال میں ہوا کہ ان کے رخسارہ  
قدم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھے۔

امام اہل محبت مولانا احمد رضا قادری نے ایسی موت کے بارے میں کیا خوب کہا :-

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا  
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا



## انھیں شراب سے بڑھ کر شہادت میں لذت ہے

راہِ خدا میں جان کا نذرانہ پیش کرنے میں جو لذت انھیں نصیب ہوتی وہ کائنات کی کسی شے میں نہ کھتی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل فارس کی طرف جو خط تحریر فرمایا۔ اس میں انہوں نے صحابہ کی شہادت کی سرشاری کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا جیسے تمہیں شراب میں لذت ملتی ہے ان کو اس سے کہیں بڑھ کر راہِ خدا میں کھٹنے میں مزہ آتا ہے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا خط پڑھیے اور سوچئے کیا ہم اس راہ کے مسافر ہیں؟

حضرت ابو دائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل فارس کے نام یہ خط تحریر فرمایا :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم	اللہ کے نام سے ابتدا جو رحمن و رحیم ہے
من خالد بن ولید الی رستم	یہ خط خالد بن ولید کی طرف سے
ومهران فی ملاء فارس سلام	اہل فارس رستم و مهران کی طرف ہے
علی من اتبع الہدیٰ اما بعد	سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو
فانا ندعو کو الی الاسلام	قبول کر لیا۔ ہم آپ کو اسلام کی
فان ابیتوا عطا الجزیة	دعوت دے رہے ہیں۔ اگر تم نے ان کا
عن ید و اتتموا غرون	کیا تو تمہیں پست ہو کر جزیرہ دینا
فان معی قومایحبون القتل	ہوگا۔ کیونکہ میرے ساتھ ایسے لوگ
فی سبیل اللہ کما یحب فارس	ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کو اس
النصر والسلام علی من اتبع	طرح محبوب جانتے ہیں جیسے اہل فارس



شہزاد کو، اور سلامتی ہو سہرا کس  
شخص کے لیے جس نے اسلام کی  
اتباع کر لی۔

الہدیٰ

(مشکوٰۃ المصابیح ۳۴۲)

## صبح و شام صحابہ کرام کی دعا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مقوقس کو اہل اسلام  
کے ان اعلیٰ جذبات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا :

ہم سے ہر آدمی صبح و شام اپنے رب سے  
شہادت مانگتا ہے اور وہ اپنے شہر  
وطن اور اہل و اولاد کی طرف واپس  
نہیں جانا چاہتا اور ہم میں سے کسی کا  
پیچھے جانے کا کوئی ارادہ نہیں، بلکہ  
ہر ایک اپنے اہل و اولاد کو رب  
کے حوالے کر چکا ہے اور ہمارا ارادہ  
ہمنا ما امنا۔ (فتوح مصر، ۵۲) صرف آگے بڑھنا ہے۔

وما من رجل وهو يدع ربه  
صباحا ومساءً ان يرزقه الشها<sup>د</sup>  
والا يروده الى بلده ولا الى  
ارضه ولا الى اهله وولده  
وليس لاحد منا هم فيما خلقه  
وقد استودع كل واحدنا  
ربه اهله وولده وانما  
همنا ما امنا۔ (فتوح مصر، ۵۲)

میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو

حافظ زہبی حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل  
کرتے ہیں جب معرکہ نہاوند میں دونوں طرف سے فوجیں سامنے آئیں  
تو اپنے دوستوں سے فرمانے لگے۔



ہیں ایک دعا کرتا ہوں تم سب آئین کہو اس کے بعد یہ دعا کی۔  
اللہم ارزقنی الشهادة  
بنصر المسلمین  
اے اللہ مجھے مسلمانوں کی مدد کرتے  
ہوئے شہادت عطا فرما۔

لوگوں نے آئین کہی

فكان النعمان اول صریح  
(تاریخ الاسلام، ۲۲۵)

اس دن نعمان سب سے پہلے  
شہید ہوئے۔

الکامل ہیں ان کی دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

اللہم اعزذ دینک وانصر  
عبادک واجعل النعمان اول  
شہید الیوم علی اعزاز  
دینک وینصر عبادک  
(الکامل فی التاریخ ۳/ ۱۵۱)

اے اللہ اپنے دین کی عزت دے،  
اپنے بندوں کی مدد فرما اور آج اپنے  
دین کی عزت اور اپنے بندوں کی مدد  
میں نعمان کو سب سے پہلے شہادت  
کی نعمت عطا فرما۔

## مجھے اٹھا کر دشمن کے باغ میں پھینک دو

امام طبری نقل کرتے ہیں معرکہ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے لشکر نے  
میدان سے بھاگ کر ایک باغ میں پناہ لے لی جس کی چار دیواری تھی،  
دروازہ بند کر لیا۔ ان میں اللہ کا دشمن مسیلمہ کذاب خود بھی موجود تھا  
اب معاملہ یہ درپیش تھا کہ اس باغ کے دروازہ کو کس طرح کھولا جائے  
تو حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ معاملہ کوئی مشکل نہیں۔  
یا معشر المسلمین القولی علیہم  
فی الحدیقة  
اے مسلمانو! مجھے ان پر باغ میں  
اٹھا کر پھینک دو۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں



ارہونی علیہم فی الحدیقة مجھے ان پر باغ میں پھینک دو۔

ساتھیوں نے عرض کیا ایسا نہ کرو لیکن آپ نے فرمایا

واللہ لتطرحنی علیہم فیہا اللہ کی قسم تم مجھے ان پر ضرور پھینکو۔

ساتھیوں نے آپ کو اٹھا کر باغ کی دیوار کے اوپر چڑھا دیا۔ وہاں سے

اچانک ان پر آپ حملہ آور ہو گئے، وہ بھاگے، آپ نے نیچے چھلاتا تک

لگا دی، دروازہ کھولنے تک لڑائی لڑے۔ ان سے لڑتے لڑتے

دروازے تک پہنچے اور اسے کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔

ودخل المسلمون علیہم فیہا اور مسلمان باغ میں داخل ہو گئے

فاقتلوا حتی قتل اللہ مسلیمة اور دشمنوں کو قتل کیا حتی کہ اللہ تعالیٰ

عدو اللہ۔ (تاریخ طبری ۳/۲۹۰) نے اپنے دشمن مسلیمہ کو قتل کر دیا۔

## قلعہ کے اندر سیر طہی کے ذریعے میں جانا ہوں

اسی مدرسہ محبت کے فارغ التحصیل ایک اور طالب علم کی روایت

محبت سنیئے امام عبدالحکیم نقل کرتے ہیں جب مصر میں حضرت عمرو بن عاص

رضی اللہ عنہ جہاد کرتے ہوئے داخل ہوئے تو کفار ایک قلعہ میں داخل

ہو گئے اور اس کا دروازہ بند کر لیا، جسے فتح کرنا بڑا دشوار تھا، لشکر

اسلام میں سے ایک دیوانہ اسلام حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اٹھے

اور کہا :-

انی اھب نفسی للہ وارجو میں اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اس امید پر

ان یفتح بذاک علی المسلمین کہ وہ اس عمل کی وجہ سے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائے گا

فرمایا تم سیر طہی تھا مو میں اوپر چڑھتا ہوں جب میں نعرہ تکبیر بلند



بلند کروں تو تم تمام اجتماعی طور پر نعرہ لگاتا تا کہ دشمن محسوس کرے کہ اجتماعی طور پر حملہ ہو گیا ہے۔ حضرت عمر و بن عاص نے منع بھی فرمایا کہ سیرٹھی ٹوٹ جائے گی تم ایسا نہ کرو مگر محبت کہاں مانتی ہے؟

فلما اقتحم الزبير وتبعه  
من تبعه وكبير وكبير من معه  
واجابهم المسلمون من خارج  
ليريشك اهل الحصن ان  
العرب قد اقتحموا جميعاً  
فهرلوا فصد الزبير واصحابه  
الى باب الحصن ففتحوه واقتحم  
المسلمون الحصن -  
(فتح مصر و اخبارها، ۵۲)

حضرت زبیر سیرٹھی پر چڑھے کچھ اور اہل  
محبت بھی۔ انہوں نے اللہ کا نام بلند  
کیا اور ساتھیوں نے بھی۔ باہر سے  
دیگر مسلمانوں نے بھی اجتماعی نعرہ  
لگایا۔ قلعہ والوں کو یقین ہو گیا کہ تمام  
لشکر سیرٹھی کے ذریعے چڑھا آیا ہے  
لہذا وہ بھاگ نکلے۔ حضرت زبیر اور ان  
کے ساتھی قلعہ کے گیٹ تک پہنچے  
اور اسے کھول دیا اور تمام مسلمان اندر داخل ہوئے۔

## دنیا کی کوئی طاقت انھیں جھکا نہ سکی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے  
اما یا تینکم منی ہدیٰ فمن  
تبع ہدای فلا خوف علیہم  
ولا هم یجزنون۔ (البقرہ)  
دوسرے مقام پر فرمایا :-  
الا ان اولیاء اللہ لا خوف  
علیہم ولا هم یجزنون  
الذین امنوا وکانوا یتقون  
(سورہ یونس)

اب میری طرف سے تمہارے پاس  
تعلیمات آئیں جس سے میری ہدایت کی پیروی  
کری ان پر کوئی خوف اور جزا نہ ہوگا۔  
سنو اللہ کے دوستوں پر کوئی خوف  
نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں۔  
یہ لوگ صاحب ایمان اور صاحب  
تقویٰ ہوتے ہیں۔



ان دونوں مقامات پر دو باتیں بیان ہوئی ہیں۔

۱۔ اللہ کا دوست وہی ہو سکتا ہے جو تعلیمات شریعت کے تابع ہو کر زندگی بسر کرے۔ اس کا صاحب ایمان ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب تقویٰ ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص شریعت کی اتباع نہیں کرتا، تو اگرچہ وہ ہواؤں میں اڑتا ہوا اور سمندروں میں تیرتا ہوا نظر آئے وہ اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں ہو سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دوست کی خود علامات بیان فرمادی ہیں تو اس کے بعد کسی اور کو اس کا دوست قرار دینا سراسر زیادتی اور سراسر گمراہی ہے۔

۲۔ جب دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف گھر کر لے تو پھر اس میں کسی اور کا خوف ہرگز نہیں رہ جاتا، سب سے ڈرنا دھماکہ قیامت کا ہے اس کے بارے میں بھی فرمادیا اس سے دوسرے ڈریں گے مگر اللہ والوں کا حال یہ ہوگا۔  
لا یجزیہا الفتنع الا کبر  
انھیں وہ بڑا دھماکہ بھی گھبراہٹ میں  
نہیں ڈالے گا۔

## جو کچھ تو کرتا چاہتا ہے کر لے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل آنے والے جادوگروں کے ایمان کا واقعہ بیان کیا۔ اس میں بھی آپ ملاحظہ کر لیں جب وہ ان کے دل ایمان سے خالی تھے، تو وہ فرعون سے کہہ رہے تھے۔

ان لنا لاجراً ان کتا  
من الغالبین۔  
ہمیں کیا اجر (وانعام) ملے گا اگر ہم غالب  
آجاتے ہیں۔

اس نے یہ لالچ دیا۔



قال تعوذ انکم لمن المتقرین کہا ہاں تم سب مقرب بن جاؤ گے۔  
یعنی تمہاری حسب خواہش وزارت و سفارت اور مال و دولت  
دوں گا۔

مگر انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سچائی کا علم ہو گیا وہ ایمان  
لے آئے، جیسے ہی ان کے دل میں ایمان کی بہار آئی تو اب وہی فرعون  
دھمکی دیتا ہے۔ میں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر پھانسی لٹکا دوں گا تمہیں  
ذلیل و رسوا کر کے مار دوں گا۔ اب ان کا جواب سینے :

فاقص ما انت قاض انما تو جو تو کر سکتا ہے کر لے۔ تو صرف  
تقضى هذه الحياة الدنيا اس دنیاوی زندگی میں ہی حکم چلا سکتا ہے  
ہمیں اب تیرے مار ڈالنے کی فکر نہیں رہی بلکہ اب یہ فکر  
کھائے جا رہی ہے۔ اپنے رب کے حضور کیسے پیش ہوں گے۔  
انا نطمع ان يغفر لنا خطيئنا ہم امیدوار ہیں اللہ بھلے گناہ معاف کرے گا۔



باب ۱۳

صحابہ اور اہل علم کی  
قدروں پر روشنی



## اہل علم کی قدر کرتے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کی اس خوبصورت  
نیج پر تربیت فرمائی کہ وہ اہل دنیا کی قدر ہی نہ کرتے بلکہ وہ ہمیشہ اہل علم و  
فضل کی قدر و منزلت کیا کرتے تھے۔

## حضرت ابن عباس نے حضرت زید کی رکاب پکڑ لی

حضرت عمرو بن دینار سے منقول ہے حضرت ابن عباس اور حضرت  
زید بن ثابت رضی اللہ عنہما ایک جنازہ میں شریک ہوئے جب حضرت زید  
رضی اللہ عنہ واپس جانے کے لیے سوار ہونے لگے۔

اخذا بن عباس برکابه  
حضرت ابن عباس نے ان کی رکاب  
تھام لی۔

حضرت زید ان کے احترام و تکریم کی وجہ سے کہنے لگے بھتیجے ایسا نہ  
کرو، آپ نے کہا

هكذا يصنع بالعلماء  
اہل علم کی اسی طرح قدر و عزت  
رکھنی چاہیے۔ (المستدرک، ۳/۱۲۸۴)

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت زید نے ان کے احترام  
کی وجہ سے کہا۔

خل عنه يا ابن عم رسول الله  
اہل حضور کے چاچا ناد ایسا نہ کرو  
رکاب چھوڑ دو۔  
صلی اللہ علیہ وسلم  
انہوں نے کہا۔



ہم علماء کے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں۔  
ہكذا نفعل بالعلماء  
حضرت زید نے کہا

فقتل ید ابن عباس و قتال  
ہكذا امرنا ان نفعل باهل  
بیت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم  
حضرت ابن عباس کا ہاتھ چوما اور  
کہا ہمیں کبھی اہل بیت نبی کے ساتھ  
اس انداز سے پیش آنے کی تعلیم  
دی گئی ہے۔  
(شرح الشفا ۲/۸۵)

### حضرت فاروق اعظم اور ابن عباس کی قدر و ثننت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دیگر صحابہ سے عمر میں بہت چھوٹے  
تھے مگر حیب کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ  
انہیں مشورہ میں ضرور شریک کرتے۔ حتیٰ کہ بدری صحابہ پر بھی تزییح دیتے  
کچھ صحابہ نے اس کی حکمت پوچھی تو آپ نے فرمایا حضور کی دعا کی وجہ سے  
علم میں جوان کا مقام ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں۔ اس لیے میں انہیں  
یہ مقام دینا چاہتا ہوں۔ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں۔

کان عمر یدخلتی مع اشیاخ  
یدر فقال بعضهم لوتدخل  
هذا الفتی معنا ولنا بناء  
مثله فقال انه ممن قد  
علمتم۔  
حضرت عمر مجھے شیوخ بدر کے  
ساتھ مجلس میں شریک کرتے ایک  
صحابی نے کہا آپ انہیں کیوں تزییح  
دیتے حالانکہ یہ ہمارے بچوں کی عمر  
کے ہیں فرمایا اس وجہ سے جو تم  
جانتے ہیں۔



یعنی ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی ہوئی ہے۔

اس کے بعد آپ نے ایک عملی ثبوت فراہم کرنے کے لیے آپ نے بھی بلا یا اور مجھے بھی اور سورۃ النصر (اذا جاء نصر اللہ والفتح) کی تلاوت فرمائی اور کہا تم میں سے ہر کوئی اس مبارک سورۃ کا مفہوم بیان کرے، بعض نے یہ بیان کیا، اس میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب تمہیں فتح و نصرت حاصل ہو تو اللہ کی حمد اور اس سے استغفار کرو۔ بعض نے کہا ہم جانتے ہی نہیں، بعض خاموش رہے۔ اس کے بعد آپ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا:

اذا لك تقول؟ قلت لا  
جو مفہوم بیان ہوا ہے تمہاری بھی  
یہی رائے ہے؟ میں نے عرض  
کیا نہیں، میری یہ رائے ہے۔

فرمایا تمہاری رائے کیا ہے؟ اس سے آگاہ کیجئے۔

قلت هو اجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہ اللہ لہ  
اذا جاء نصر اللہ والفتح فتح  
مکہ فذالك علامة اجلك  
فسيح بحمد ربك واستغفره  
انہ كان تواباً۔  
میں نے عرض کیا اس سورت کے ذریعے  
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دنیا سے وصال کے بارے  
میں آگاہ کیا ہے۔ فتح سے مراد فتح مکہ  
ہے یعنی یہ آپ کے وصال کی علامت  
ہے۔ آپ کے رب کی حمد و ثنا اور  
اس سے استغفار کرتے ہوئے وصال  
کی تیاری کیجئے۔



اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

ما اعد منہا الا ما تعلم اس سورۃ کا مفہوم جو غم نے بیان

(ابنخاری، ۲: ۶۱۵) کیا ہے میں بھی یہی جانتا ہوں۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی

آیت مبارکہ ایود احد کھان تکون لہ جنتہ کے بارے میں

صحابہ سے کہا :

فیہم ترون لہذا الایۃ نزلت یہ آیت مبارکہ کس بارے میں نازل ہوئی

انہوں نے جواباً کہا :-

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

اللہ اعلم

آپ نے ناراض ہو کر فرمایا تم واضح طور پر کیوں نہیں کہتے۔

نعلوا ولا تعلم ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے

حضرت ابن عباس کہنے لگے امیر المؤمنین میرے ذہن میں اس

کا مفہوم ہے آپ نے فرمایا :

یا بنی اخی قل ولا تحقر نفسک اے بھتیجے! ہو اپنے آپ کو کم تر نہ جانو

انہوں نے کہا یہ ایک عمل کی مثال ہے۔ حضرت عمر نے کہا کونسا عمل؟

کہنے لگے وہی عمل جس کا تمہیں علم ہے تو فاروق اعظم نے فرمایا یہ اس غنی

آدمی کی بات ہوگی جو اچھے عمل کرتا تھا۔ پھر شیطان کے جتکل میں پھنس گیا

حتیٰ شاکہ تمام اعمال اس نے برباد کر دیے۔ (ابنخاری ۲/۶۵۱)

ایک دوسرے کا دفاع کرتے

صحابہ آپس میں اتنے رحیم و شفیق تھے کہ اگر ان کے سامنے کوئی شخص



کسی صحابی پر طعن و اعتراض کرتا تو اس کا جواب دے کر اپنے ساتھی کا دفاع کرتے۔

ایک خارجی شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا لوگ مارے جا رہے ہیں اور صحابی رسول ہو کر خاموش ہو کر بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مسلمان کا خون حرام فرما رکھا ہے۔ وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں اس وقت تک جنگ کرو حتیٰ کہ فتنہ ختم ہو جائے۔ آپ نے فرمایا:-

قاتلناہم حتی لو تکن فتنۃ  
وکان الدین لله فانتم تریدون  
ان تقاتلوا حتی تکون فتنۃ  
ویکون الدین لغير الله  
ہم نے کفار سے جنگ کی تھی فتنہ ختم  
ہوا اور اللہ کا دین غالب آگیا۔ تم  
اس لیے لڑتے ہو کہ فتنہ غالب آجائے  
اور اللہ کا دین مغلوب ہو جائے۔

پھر اس نے آپ سے پوچھا۔  
فما قولک فی علی و عثمان  
تو آپ نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جو معاملہ تھا۔  
فکان اللہ عفاعنہ واما  
انتو فکرہتوا ان یعفوعنہ  
تہاری علی اور عثمان کے بارے کیا رائے ہے  
اللہ تعالیٰ ان سے ہو گیا مگر تم انہیں  
معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہو۔  
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام یہ ہے۔

فابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد  
علیہ وسلو وختنہ۔  
وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد  
بھائی اور داماد ہیں۔

ساتھ ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا



ہذا بیتہ حیث ترون یہ علی کا گھر ہے جو مقام تم دیکھ رہے ہو۔

یعنی ان کا گھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے پاس ہے وہ ہر لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی ہیں۔ (البخاری ۲/۶۴۸)

ایک دوسرے کا مقام تسلیم کرتے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے صحابہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا ارحم الراحمین (وہ آپس میں نہایت رحیم و شفیق ہیں) صحابہ ایک دوسرے کا احترام کرتے جو کسی صحابی کو اللہ و رسول کی بارگاہ سے مقام ملا، اسے دل و جان سے تسلیم کرتے اور لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کرتے۔

۱۔ ترمذی میں حضرت عبدالرحمن بن زید سے مروی ہے میں صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔

حدثنا باقرب الناس هدياً  
ودلاً تلقاه فتأخذ عنه  
ونسبع عنه۔  
ہمیں بتایے حضور سرور کائنات  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طرز و روش  
پچال ڈھال میں کون شخص آپ کے  
سب سے قریب ہے؟

تو انہوں نے فرمایا

اقرب الناس هدياً ودلاً  
وسمناً برسول الله صلى الله  
عليه وسلم ابن مسعود  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم بود و باش  
وضع و انداز میں سب سے قریب ترین  
شخص عبداللہ بن مسعود رضی اللہ



(الترمذی) (۱) عنہ ہیں۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

علی اقضانا و ابی اقرانا - ہمارے درمیان علی سب سے بڑے  
(البخاری ۲/۴۲۸) قاضی ہیں اور ابی سب سے بڑے قاری  
قرآن ہیں۔

۳۔ حضرت ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ افطاری کے وقت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھانا لایا گیا تو فرمانے لگے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (مدینہ طیبہ میں پہلے مبلغ اسلام) شہید ہوئے  
وہو خیر منی اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔

لیکن جس چادر میں انہیں کفن دیا گیا وہ اتنی چھوٹی تھی، اگر پاؤں پر ڈالتے تو سر ننگا ہو جاتا اور اگر سر پر ڈالتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔  
پھر انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کیا اور کہا  
وہو خیر منی وہ بھی مجھ سے بہتر تھے۔

یعنی ان کے کفن کا بھلی یہی حال تھا۔ اس کے بعد ہم پر دنیا کے روزگار کھل گئے۔

قد خشینا ان تکون حسناتنا عجلت لنا شه جعل یبکی حتی  
ٹر لگتا ہے کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی نہ دے گیا ہو پھر روزنا شروع کر دیا اور کھانا نہ کھایا۔  
ترک الطعام

(البخاری ۲: ۵۷۹)



## صراطِ مستقیم سے مراد رسول اللہ اور صحابین ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، صراطِ مستقیم سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور آپ کے صحابین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں، حضرت ابوالعالیہ کہتے ہیں، اس بات کا تذکرہ امام حسن بصری کے سامنے ہوا تو انہوں نے فرمایا۔

صدق واللہ ونصح واللہ هو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما  
اللہ کی قسم انہوں نے سچ اور صحیح  
کہا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر مراد ہیں۔  
(المستدرک ۲/۲۸۴)

## بارگاہ الہی ہیں سب سے قریبی وسیلہ

حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ پڑھتے،  
یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ  
واقتضوا الیہ الوسیلة  
تو اس کے بعد کہتے  
لقد علم المحفوظون من  
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم ان ابن ام عبد من  
اقربہ الی اللہ وسیلۃ -  
اے اہل ایمان اللہ سے ڈرو اور اس  
کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مستند صحابہ  
جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں  
ابن ام عبد (ابن مسعود) سب سے  
سب سے قریبی وسیلہ ہیں۔  
(المستدرک ۲/۳۲۱)



## مجھے حضرت عمر سے سب سے محبوب ہیں

حضرت ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔  
 شہدا عندی رجال مرضیون  
 وارضاہو عندی عمر  
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نہی عن الصلوۃ بعد الصبح  
 (البخاری ۸۲/۱)  
 مجھے بڑے پسندیدہ لوگوں نے بتایا  
 مگر ان میں سب سے محبوب میرے نزدیک  
 حضرت عمر ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد نماز سے  
 منع فرمایا ہے۔

## حضور ان دو اصحاب سے محبت فرماتے

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت  
 عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا  
 ارأیت رجلا مات رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم وهو  
 یحبہ الیہ رجلاً صالحاً؟  
 کیا تم جانتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 وصال تک جس کے ساتھ پیار کرتے  
 ہوں وہ صالح نہ ہوگا۔  
 انہوں نے فرمایا یقیناً ایسا شخص صالح ہی ہوگا اس شخص نے کہا  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم تم سے پیار  
 کرتے تھے اور تمہیں عامل بنایا۔  
 قدمات رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم وهو یحبک وقد  
 استعملک۔

آپ نے فرمایا بلاشبہ مجھے آپ نے گورنر تو بنایا مگر  
 فواللہ ما ادری احباً کان اللہ کی قسم کیا خبر یہ بطور محبت بنایا



لی منہ او استعانتہ لی۔ یا بطور اعانت۔

لیکن میں تجھے دو ایسے اصحاب کے بارے میں بتانا ہوں۔

مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یحبہما عبد اللہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن سے  
پیار کرتے تھے وہ دو آدمی ہیں حضرت  
ابن مسعود و عمار بن یاسر۔  
(مسند احمد ۵/۲۳۰)  
رضی اللہ عنہما۔

### عتبہ مجھ سے ایک سال پہلے آپ کے خادم بنے

شرح بن عبید بیان کرتے ہیں حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے  
عرباض خیر منی اور حضرت عرباض رضی اللہ عنہ فرماتے۔  
عرباض مجھ سے بہتر ہیں

عتبہ خیر منی سبقنی الی النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم بسنتہ  
(مسند احمد ۵/۲۰۳)  
عتبہ مجھ سے بہتر ہیں کیونکہ وہ مجھ سے  
ایک سال پہلے حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ  
ہو گئے تھے۔

### حضرت علی کی تین فضیلتیں

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری جیات میں کہا کرتے ہیں ہمارے آقا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام دنیا سے افضل ہیں آپ کے بعد سیدنا ابو بکر  
پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہما ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کوا تین ایسی



فضیلتیں حاصل ہیں مجھے ان میں ہر ایک سرخ اونٹوں سے محبوب ہے۔

زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم ولدت له و

سد الابواب الیابہ فی المسجد

واعطاءہ الرأیة یوم خیبر

(مسند احمد ۲/۱۰۴)

## ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کو اہل بیت کا فرد سمجھتے ہیں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں اور میرا بھائی

مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے

جتنے دن وہاں کھڑے ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ

ماجدہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر اس قدر آتے جاتے اور رہتے دیکھا

کہ ہم نے انھیں اہل بیت نبوی کا ہی فرد سمجھا۔ بخاری کے الفاظ ہیں

ما نری ابن مسعود وامہ الامن

اہل بیت من کثرة دخولہم

ولزومہم لہ۔

(البخاری ۲/۶۲۹)

وجہ سے اہل بیت کا فرد ہی تصور کرتے تھے۔

## میں ان سے محبت رکھتا ہوں

حضرت مسروق سے منقول ہے کہ ہم ایک دن حضرت عبداللہ بن عمرو



رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، دوران گفتگو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو فرمانے لگے

تم نے ایک شخصیت کا تذکرہ کیا ہے جس سے میں اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، چار آدمیوں سے قرآن حاصل کرو ابتداءً حضرت مسعود کا نام لیا پھر معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور ابو حذیفہ کے اڑاؤ کردہ غلام سالم رضی اللہ عنہم۔

لقد ذكرت رجلا لا زال احبہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول خذوا القرآن من اربعة من ابن مسعود بدأ به ومعاذ بن جبل وابی بن کعب وسالم مولی ابی حذیفہ۔

(مسند احمد ۲/۲۹۲)

### اے اللہ جو ان سے محبت رکھے

امام طبرانی نے المعجم میں اور شیخ دہیری نے حیاة الحیوان میں نقل کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔

میرے ان کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ان کے قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں تھے اور آپ فرماتے تھے۔ اوپر آؤ اور پر آؤ حتیٰ کہ

سمعت اذ نای ہاتان والبصرت عینای ہاتان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو اخذ بکفیدہ جیبعا حسنا وحبینا وقدامہ علی قدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو يقول ضرقہ ضرقہ فیرق الغلام



ان کے قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے سینہ اقدس پر چلے گئے فرمایا  
 منہ کھولو پھر آپ نے چوما اور دعا کی  
 یا اللہ جو ان سے پیار کرے میں ان سے  
 پیار کرتا ہوں۔

قدمیہ علی صدر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ثمر قال  
 افتح فاك ثمر قبله ثمر قال  
 اللهم من احبه فاني احبه -  
 (اعلام النبیل، ۶)



باب ۱۶

اسے اپنی پروں کو  
تھپتھپاتا



## اپنے اوپر دوسروں کو فوقیت دیتے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ان کے ساتھ کسی مسلمان کو بھیجتے تو اس کی اتنی خاطر تواضع کرتے، اگر گھر میں کھانا کم ہوتا تو خود بھوکے سو جاتے بچوں کو بھوکا سلا دیتے اور مہمان کو سیر کر کھلاتے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سخت بھوکا ہوں، مجھے کچھ کھلائیے۔ آپ نے گھر پیغام بھیجا تو تمام ازواج مطہرات نے عرض کیا آج ہمارے ہاں کچھ بھی نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا:   
 الارجل یضیف هذا لليلة  
 یرحمہ اللہ  
 آج رات کون اس کو مہمان بنا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرے گا۔

حضرت ابو طلحہ انصاری اٹھے اور عرض کیا آقا یہ خدمت میں گرفتار کا مہمان کو گھر لے گئے اور اہلیہ سے کہا :  
 هذا ضیف رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم لا تدخریہ  
 شیئاً۔  
 یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمان ہیں ان کی خاطر داری میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔

وہ کہنے لگیں :-

واللہ ما عندی الا قوت  
 الصبۃ  
 اللہ کی قسم میری پاس تو فقط بچوں کے لیے کھانا ہے۔

فرمانے لگے جب کھانے کا وقت ہو تو بچوں کو سلا دینا اور میرے اور مہمان کے آگے کھانا رکھتے ہوئے چراغ گل کر دینا تاکہ مہمان سیر ہو کر



کھانا کھائے۔

اذا اراد الصبيۃ العتشافنومهم  
وتعالیٰ فاطفی السراج ونطوی  
بطوننا اللیلة۔

بچوں کو کھانے کے وقت سلاکے  
اور کھاتا جب ہمارے سامنے کھو  
تو کسی طریقہ سے چراغ بجھا دینا اور  
ہم آج رات بھوکے سو جائیں گے۔

اس خاتون نے اسی طرح کیا، صبح حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ  
نے مبارک باد دی کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت نازل فرمائی ہے۔  
ویؤثرون علیٰ انفسہم ولو  
کان بہم خصاصة۔

اور وہ اپنی ذات پر تزییح دیتے ہیں  
اگرچہ وہ خود بھوکے ہوں۔

(البخاری ۲ / ۲۶۶)

## سری سات گھروں سے واپس آگئی

مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ  
واقعہ بھی منقول ہے

اھدی لرجل من اصحاب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
رأس شاة فقال ان اتج فلانا  
وعیالہ اخرج الی ہذا مٹا

ایک آدمی نے صحابی رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم کو بطور تحفہ سری بھجی انہوں  
نے میرا فلاں بھائی اس کا زیادہ  
ضرور تمند ہے۔ لہذا انہیں بھج دی۔

یہ سوچ کر سری اس صحابی کے ہاں بھج دی۔ اگلے صحابی نے بھی  
یہی سوچا۔



فلیریزل یبعث بہ واحدًا  
الی آخر حتی تداولہا سبعة  
ابیات حتی رجعت الی الاول  
سے لوت کر پھر پہلے گھر ہی آگئی۔  
(المستدرک ۲/ ۵۲۶)

## پانی اس دوسرے کو پلا دیا

حضرت خدیفہ عدوی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے میں یرموک  
کے زخمیوں میں اپنے چچا زاد بھائی کی تلاش میں نکلا۔ میرے پاس کچھ پانی تھا  
خیال یہ تھا کہ اگر ان کے کچھ سانس باقی ہوں تو انہیں پانی پیش کروں۔  
جب میں نے انہیں پالیا تو پوچھا پانی پیش کروں۔

فاشار برأسہ ان نحو  
سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا ہاں  
میں انہیں پلانے لگا تو ساتھ ہی ایک زخمی مسلمان کی آواز آئی، آہ، آہ  
چچا زاد بھائی نے مجھے اشارہ کیا۔

ان انطلق الیہ  
پہلے اسے جا کر پانی پلا دو۔  
وہ حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ تھے جب ان کے پاس  
پہنچا تو انہوں نے بھی ایک زخمی کی آواز سنی، آہ، آہ مجھے اشارہ سے کہا پہلے  
اسے پانی پلا دو جب میں ان کے پاس پہنچا  
فاذا هو قدمات  
تو وہ وصال پا چکے تھے۔

پھر میں حضرت ہشام کی طرف آیا تو وہ بھی آخرت کے راہی بن چکے  
تھے جب میں واپس چچا زاد بھائی کے پاس آیا تو ان کی روح بھی  
پر واز کر چکی تھی۔ (الجامع لاحکام القرآن للقمرطی، ۱۸-۲۰)



کوئی ہے دنیا میں ایسی مثال کہ آخری وقت بھی دوسروں کا خیال ہے یہ ساری تربیت و محنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔

## آپ کا راز کسی کو نہ بتلاتے

اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کسی بات سے آگاہ فرمایا ہوتا اور ساتھ ہی منع کیا ہوتا کہ اس راز سے کسی کو آگاہ نہ کرنا تو اس کی سختی سے پابندی کرتے۔ حتیٰ کہ وصال کے بعد بھی اسے آشکار نہ کرتے۔

## بیٹے آپ کے راز کو خوب محفی رکھو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصوصی خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

خدمت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما حتیٰ اذا رايت انی فرغت من خدمتی قلت یقیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت الی الصیان وهم یلعبون فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعثنی الی حاجة لہ فذہبت فیہا وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فنی

ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی، جب میں خدمت سے فارغ ہوا سوچا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلیولہ فرما رہے ہیں، میں بچوں کے ساتھ کھیلنے چلا گیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب فرمایا اور مجھے کسی کام کیلئے بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ہی میرے انتظار میں رہے۔ والدہ کے پاس



جس وقت جایا کرتا تھا اس سے آج  
لیٹ ہو گیا جب میں والدہ کے پاس  
پہنچا تو انہوں نے پوچھا لیٹ آنے  
کی وجہ کیا ہے؟ کہا مجھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کام کو  
بھیج دیا تھا۔ فرمایا وہ کونسا کام تھا؟  
عرض کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا راز ہے۔ کہنے لگیں پھر اسے خوب  
مخفی رکھو اور کسی کو نہ بتانا۔

حتیٰ اتینہ واحتسبت عن امی  
عن الاتیان الذی کنت اتینھا  
فیہ فلما اتینھا قالت ما جسد؟  
قلت بعثنی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم فی حاجة لہ قالت  
وما ہی؟ قلت ہو سر لرسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاخفظ  
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سرہ۔

### میں نے والدہ کو بھی نہیں بتایا

آپ کے شاگرد حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے مجھے حضرت  
انس رضی اللہ عنہ نے اس راز کے بارے میں فرمایا :  
لو حدثت بہ احداً من الناس  
لحدثتک بہ یا ثابت  
اگر میں کسی کو اس راز سے آگاہ کرتا  
تو تمہیں ضرور کرتا۔

دوسرے مقام پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں۔  
اسرا لی النبی سرانما احبرت  
بہ احد بعدہ ولقد سألنی  
عتہ ام سلیم فماتحیرتہا بہ  
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے  
راز سے آگاہ فرمایا میں اس سے  
کسی کو آگاہ نہیں کرتا حتیٰ کہ میں نے  
اپنی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ  
عنها کو بھی نہیں بتایا۔  
(مسند احمد ۲/۸۹)



## ۲۔ میں آپ کا راز کسی کو نہیں بتاؤں گا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ سوار فرمایا اور مجھے ایک راز سے آگاہ فرمایا:

لا احدثا بہ احداً من الناس - جس سے میں کسی کو بھی بھی آگاہ نہیں کروں گا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ تھا جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا

حن و ذرفت عینا ہ روپڑا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا اس کا مالک کون ہے؟ انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میرا اونٹ ہے: فرمایا اس کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

فانہ شکا الی اتک تجیہ و تدبہ (البوداؤد کتاب الجہاد) اس نے مجھے یہ شکایت کی ہے تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو۔



باب ۱۵

تسویب الیہ جائیں



## حضور کے رونے پر صحابہ کرام بھی رو پڑتے

نبی اکرم رحمتِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام کا والہانہ پیار و محبت کا یہ اندازِ نرالا بھی ملاحظہ کیجئے۔ جب بھی کسی دردناک معاملہ کی وجہ سے آپ پر رقت طاری ہو جاتی اور آپ رو پڑتے، تو صحابہ کرام بھی یہ دیکھ کر تڑپ اٹھتے اور رونے لگ جاتے۔

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس وقت یہ جلیل القدر صحابہ بھی تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔

نبی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما رأى القوم بكاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بكوا (البخاری، کتاب الجنائز)

اللہ کے رسول سعد کو دیکھ کر رو پڑے، جب صحابہ نے آپ کو رونے ہوئے دیکھا تو تمام رو پڑے۔

## ۲۔ آنسو پہاں بہائے جائیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حجر اسود کو بوسہ دیا تو ان دونوں مبارک ہونٹ اس پر رکھ کر کافی دیر رونے رہے۔

وضع شفتیہ علیہ یبکی طویلاً



آپ نے چہرہ انور اٹھایا تو دیکھا :  
 فاذا هو بعمر یبکی  
 تو فرمایا اے عمر !  
 ههنا تسكب العبرات  
 یہاں آنسو بہاٹے جانے چاہئیں  
 (سبل الہدی، ۷/۷۳)

### ۳. حضور والدہ کے مزار پر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے۔ ہمیں آپ نے بیٹھ جانے کا حکم دیا۔  
 حتیٰ انتھی الحاقبر منہا فتا  
 جاہ طویلہ تترا ترفع تحیب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر تشریف  
 ہوئے اور کافی دیر تک مناجات میں  
 مشغول رہے۔ پھر روتے ہوئے  
 وہاں سے اٹھے۔

جب ہم نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا :-  
 فبکینا لبکاء  
 سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روتے  
 کی وجہ پوچھی تو فرمایا

ان القبر الذی رأیتونی انا حی  
 فیہ قبر احمی امنہ بنت  
 وہب۔ (المستدرک، ۲/۳۶۷)  
 یہ قبر جس پر تم نے مجھے مناجات  
 کرتے ہوئے دیکھا یہ والدہ ماجدہ  
 کی قبر ہے۔



## حضور کی بھوک دیکھ کر رو پڑتے

اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فقر و فاقہ کی زندگی کو اختیار کر رکھا تھا۔ اس لیے کئی کئی دن فاقہ میں گزر جاتے۔ صحابہ کرام اس پر پریشان ہو جاتے، بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کیفیت کو دیکھ کر زار و قطار رو پڑتے۔

۱۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا، اور کبھی بھوکے ہونے کا شکوہ بھی نہیں کیا۔ بلکہ غنا سے فاقہ آپ کو محبوب و پسند تھا۔ ساری رات کی بھوک آپ کو دن کا روزہ رکھنے سے مانع نہ تھی۔ اگر آپ چاہتے تو اللہ تعالیٰ تمام زمین کے خزانے، اس کے نفرات اور عیش و عشرت عطا فرما دیتا، مگر آپ نے فقر و فاقہ کو اختیار فرمایا۔

لقد كنت ابكى له رحمة ميا  
ارحى به وامسح بیدی علی بطنه  
مبا به الجوع۔  
میں حالت بھوک دیکھتی تو رو دیتی  
اور اپنا ہاتھ آپ کے بطن مبارک  
پر رکھتی۔

اور میں عرض کیا کرتی آقا میں تیرا جان جاؤں  
لو تبلغت من الدنيا بما  
يقوتك۔  
دنیا سے اتنا تو قبول فرما لیجے جو جسم  
کے لیے ضروری ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے عائشہ :  
میری اور میرے بھائی اولوالعزم رسولوں  
کا دنیا سے کیا تعلق؟ انہوں نے  
مالی و ولد دنیا انحرانی من اولی  
العزم من الرسل صبروا علی



اس سے زیادہ شدید حالت میں صبر کیا اور وہ اس حال میں اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے تو رب تعالیٰ نے انھیں خوب ثواب و اکرام سے نوازا۔ میں معیشت میں ان سے بلند رہنا پسند نہیں کرتا۔ مجھے اپنے ان دوستوں اور بھائیوں سے ملنا ہر شے سے بڑھ کر محبوب ہے۔

هو اشد من هذا فمضرا  
على حالهم فقد مواعلى  
ربهم فاكرمهم ما بهو  
واجزل ثوابهم فاجدنى  
استحى ان ترفهت فى معيشتى  
ان يقصر لى غدا دونهم وما  
من شئى هو احب اى من  
اللحوق بالخوانى واخلاقى  
(الشفاء ۱/۱۸۲)

۲۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے، میں نے عرض کیا ما اصابك يا رسول الله؟ قال الجوع

اس پر بے اختیار رو پڑا۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابو ہریرہ

مرت روجو شخص رضائے الہی کی خاطر دنیا میں بھوکا رہا وہ قیامت کی بھوک سے نجات پا جائے گا۔

لا تبتك فان شدة الجوع لا  
تصيب الجائع اذا احتسب  
فى دار الدنيا۔

(زرقاتی علی مواہب، ۲، ۳۱۹)



## اپنے اوپر دنیا کی کشادگی پر روتے

حضرت ابراہیم سے مروی ہے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ افطاری کے وقت جب کھانا لایا گیا تو فرمانے لگے حضرت وہب بن عمیر رضی اللہ عنہ جو مجھ سے کہیں بہتر تھے شہید ہوئے تو کفن کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس سے اگر ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ اسی طرح کے حال میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جو مجھ سے کہیں بہتر تھے شہید ہوئے ہم پر تو دنیا اس قدر کشادہ ہو چکی ہے۔

وقد خشيت ان تكون حسنا  
عجلت لنا شو جعل بيكي  
حتى ترك الطعام۔  
(البخاری، کتاب الجنائز)

کہ ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں  
کا معاوضہ دنیا میں ہی دے دیا گیا ہو  
اس کے بعد رونا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ  
کھانا وہیں کا وہیں رہ گیا۔

## جہاد میں عدم شرکت پر روتے

ان کی اپنے رب سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت یہ تمنا و آرزو رہتی  
کاش اپنے مالک کیلئے سرکٹا تا نصیب ہو، اگر کسی وجہ سے جہاد میں شرکت نہ ہوتی  
تو اس پر حسرت کے آنسو بہاتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی یہ کیفیت  
ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

اذا ما اتوك لتحملهم قلت  
لا اجد ما احملكم عليه لتولوا  
جب وہ آتے آپ کے پاس تاکہ  
آپ انہیں سوار کریں تو آپ نے فرمایا



واعینہم تفیض من الدمع  
حزنا الا یجدوا ما ینفقون  
(التوبہ، ۹۳)

میں نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کروں  
وہ لوٹے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں  
آنسو بہا رہی تھیں کہ افسوس ان کے  
پاس نہیں جسے وہ خرچ کریں۔

## ۱۔ میں تو آپ کے بعد بھی خلیفہ نہیں بنوں گا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی  
غزوہ میں شرکت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو آپ نے حضرت جعفر  
رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا تیار رہو تم میرے بعد شہر مدینہ میں میرے  
خلیفہ ہو! انہوں نے عرض کیا :  
لا اتخلف بعدک یا رسول اللہ  
ابدأ۔

اے اللہ کے رسول میں آپ کے  
بعد بھی کبھی خلیفہ نہیں بنوں گا۔

## ۲۔ علی رونے کا سبب کیا ہے؟

پھر حضور نے مجھے بلایا اور تاکیداً پابند فرمایا تم میرے بعد مدینہ میں  
میرے خلیفہ ہو۔

میں رو پڑا

فبکیت

آپ نے فرمایا :

علی روتے کیوں ہو؟

ما ینبیک یا علی

عرض کیا آقا، رونے کی کئی وجوہ ہیں۔ ایک وجہ یہ ہے کل و تشریش

کہیں گے اپنے چچا زاد بھائی کو ساتھ نہیں لایا، دوسری وجہ یہ ہے



كنت اريدا ان تعرض للجها  
 في سبيل الله لان الله يقول ولا  
 يظنون موطناً يغيب الكفار  
 ولا ينالون من عدوئنا  
 الا كتب .

میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا  
 چاہتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کافرمان  
 ہے کہ وہ نہیں چلتے کسی جگہ جس نے  
 کفار چاہیں اور نہیں حاصل کرتے وہ  
 دشمن سے مگر یہ کہ لکھا جاتا ہے ان کے لیے  
 ان کے عوض نیک عمل۔

تو میں بھی اللہ کے فضل و کرم کا طالب ہوں۔  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اطمینان دلایا۔  
 (المستدرک ص ۲۶ / ۳۰۶)

## آپ کی تکلیف برداشت نہ کر سکتے۔

صحابہ کرام اگر اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی تکلیف و پریشانی میں  
 میں دیکھتے تو کوشش کرتے فی الفور اس پریشانی کو دور کیا جاتے بلکہ جب  
 تک وہ دور نہ ہو جاتی انہیں آرام و چین نہ آتا۔ حضرت کعب بن عجرہ  
 رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا زیارت کی :

فرأيتہ تغیراً؟  
 تو دیکھا آپ کے رنگ میں تبدیلی تھی؟  
 میں نے عرض کیا

یابى واهى ما لى اراك متغیراً؟  
 میرے ماں باپ فدا ہوں میں یہ  
 کیا تبدیلی دیکھ رہا ہوں؟



آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :  
 مادخل جو فی شئی منذ ثلاث  
 تین دن سے میرے بطن میں کوئی شئی  
 داخل نہیں ہوئی۔

میں سنتے ہی اُٹھ کر چلا گیا تاکہ کھانے کے لیے کوئی چیز لاؤں، میں نے دیکھا ایک یہودی کنویں سے اپنے اونٹ کو پانی پلانے جا رہا ہے میں نے اسے کہا تو مجھے کچھ اجرت دے دے، میں پانی نکال کر اونٹ کو پلا دیتا ہوں۔

فسقیت لہ علی کل دلو  
 بتمة فجمعت تمرًا  
 فانتیتہ بہ۔  
 میں نے ایک کھجور کے عوض ایک  
 ڈول نکال کر کھجوریں لیں اور  
 آپ کی خدمت میں پیش کیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
 اتحبنی یا کعب؟  
 اے کعب تمہیں مجھ سے محبت ہے؟  
 عرض کیا میں کعباں باپ آپ پر قربان ہوں، ضرور مجھے آپ  
 سے محبت ہے۔

آپ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ

ان الفقرا سرع الی من تحبني  
 من السيل الی معادنہ وانک  
 سیصیبک بلاء فاعدا لہ تجفاناً  
 فقر میرے چاہنے والوں پر اس  
 طرح آتا ہے جیسے سیلاب کا پانی  
 گڑھوں کو پر کرتا ہے تم پر بھی  
 پریشانی کا وقت آنے والا ہے۔  
 (سیر اعلام ۳/۵۴)

اس کے لیے تیار رہو۔



## حضور کے فقر اختیار کی کو یاد کر کے روتے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد گرامی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رزق و مال میں خوب کثادگی عطا فرمادی ہے۔ اب آپ لباس و خوراک کو بہتر کر لیں، فرمایا مجھے اس معاملہ میں تم سے اختلاف ہے۔

امانتا کرین ما کان یلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی تکالیف یاد نہیں، بار بار یہ  
من شدة العیش فما زال  
یذکرہا حتی البکاھا۔  
کہا حتی ہم رو دیے۔

پھر فرمایا تم تو یہ کہہ رہی ہو میری آرزو یہ ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر کی طرح فقرا اختیار کی میں زندگی گزاروں۔  
لعلی معہما عیشتہ الرضی  
تاکہ ان کی سنگت میں اعلیٰ زندگی  
الحلیۃ لاہی نعیم ۱۲۸/۱ پاسکوں۔

## انہوں نے یاد دلایا ہے

حضرت ابومسلم بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آپس میں مروہ پر ملاقات ہوئی۔ دونوں نے آپس میں گفتگو کی، پھر عبداللہ بن عمرو چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہیں رہے۔



اور وہ زار و قطار رونے لگے

اے ابو عبد الرحمن رونے کی کیا وجہ ہے؟

انہوں نے مجھے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا وہ انسان جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا۔

جس کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا اسے اللہ تعالیٰ آگ میں اوندھا کر کے ڈالے گا۔

وہو یبکی

لوگوں نے پوچھا

ماپتیک یا ابا عبد الرحمن؟

آپ نے فرمایا :-

الذی حدثنی هذا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنة انسان فی قلبہ مثقال حبة من خردل من کبر

(مسند احمد ۲ / ۳۲۸)

دوسری روایت کے الفاظ میں

من کان فی قلبہ مثقال حبة من خردل من کبر اکبہ اللہ علی وجہہ فی النار۔

(مسند احمد، ۲ / ۴۳۳)



باب ۱۶

حکم کے منتظر صحابہ



## فی الفور عمل کرتے

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات عالیہ پر فی الفور عمل پیرا ہو جاتے، اس میں کسی قسم کی کوتاہی و سستی اور تاخیر سے کام نہ لیتے۔  
مسجد سے باہر ہی بیٹھ گئے

حضرت عبدالرحمن بن ابی بلی بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے انہوں نے آپ کے یہ الفاظ سنے "اجلسوا" (بیٹھ جاؤ) یہاں سنے  
فجلس مکانہ خارجاً من المسجد حتی فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من خطبہ  
اسی جگہ مسجد سے باہر ہی بیٹھ گئے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے۔

حضور نبی رحمت سے عرض کیا کیا تو آپ نے یہ دعا دی۔  
زادك الله حرصاً على طواعية  
الله وطواعية رسوله۔  
اضافہ فرمائے۔  
(اسد الغابہ، ۳/۲۳۵)

## قبیلہ بنو غنم میں بیٹھ گئے

ابن عساکر ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما



ہو کر لوگوں کو بیٹھنے کے لیے فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ  
 نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنا۔  
 فجلس فی بنی غنم      تو قبیلہ بنو غنم کے مقام پر ہی بیٹھ گئے  
 (کنز العمال ۵۱/۷)

### مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جمعہ کے دن رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا "اجلسوا"  
 (بیٹھ جاؤ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ سنے  
 فجلس علی باب المسجد      تو وہ مسجد کے دروازے پر ہی بیٹھ گئے  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ لیا اور فرمایا۔  
 تعال یا عبد اللہ بن مسعود      اے عبداللہ بن مسعود آگے آ جاؤ  
 (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ)

### تمام نے انگوٹھیاں پھینک دیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوا کر پہنی تو صحابہ نے انگوٹھیاں  
 بنوا کر پہن لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی اتار کر پھینک  
 دی اور فرمایا :

میں اسے کبھی نہ پہنوں گا۔

لن البسہ ابداً  
 تو اسے دیکھتے ہی



فنبذ الناس خواتيمهم  
(مسند احمد، ۲/۱۶۵)

تمام صحابہ نے انگوٹھیاں اتار کر  
پھینک دیں۔

جب اسے رسول اللہ نے پھینک دیا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر  
پھینک دیا اور فرمایا کیا تم اپنے ہاتھوں میں جہنم کا انگارہ رکھنا چاہتے ہو۔  
جب مجلس برخواست ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف  
لے گئے تو ساتھیوں نے اسے کہا

اپنی انگوٹھی اٹھا لو پینے کے علاوہ  
اس سے کوئی اور فائدہ اٹھاؤ۔

خذ خاتمك انتفع به۔

انہوں نے جواباً کہا :-

لا والله لا اخذه ابداً وقد  
طرحه رسول الله صلى الله  
عليه وسلم۔

اللہ کی قسم میں اسے کبھی نہیں اٹھاؤں  
گا۔ جیسا کہ اسے اللہ تعالیٰ کے رسول  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھینک

دیا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح باب الخاتم

مکان گمراہ حاضر ہو گئے

امام ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ایک دن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے ہم آپ کے ساتھ تھے۔ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلند عمارت دیکھی فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا



فلاں انصاری کا مکان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ جب وہ انصاری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آئے اور سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض فرمایا۔ متعدد دفعہ سلام عرض کرنے پر ایسا ہی ہوا۔ حتیٰ کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ النور پر ناراضگی کے آثار دیکھے۔ دوسرے ساتھیوں سے پوچھا کیا وجہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں بتایا ہمیں صرف اتنا علم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا بلند مکان دیکھا ہے وہ انصاری صحابی اسی وقت چلے گئے۔

فہد مہا حتی سواھا بالارض۔ وہ سارا مکان گرا دیا۔

وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوبارہ گذر ہوا جب وہ مکان نظر نہ آیا تو پوچھا صحابہ نے عرض کیا انصاری نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کی وجہ سے اسے گرا دیا ہے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے دعادی اور فرمایا۔

امان کل بناء وبال  
 علی صاحبہ الامال بدمنہ  
 (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق)

ضرورت سے نادمکان انسان  
 کے لیے وبال و عذاب ہوتا ہے

تاجیات بیٹے سے گفتگورہ فرمائی

حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے اپنی بیویوں کو مسجد جانے سے روکو تو ان کے بیٹے نے آگے سے کہہ دیا ہم تو روکیں گے۔



حضرت عبداللہ نے فرمایا :-

احداثك عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول هذا ؟  
میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
کافرمان سنارہا ہوں اور تو آگے سے یہ کہہ رہا ہے

راوی کہتے ہیں

فما كلمه عبد اللہ حتى مات اپنی موت تک حضرت عبداللہ  
(مسند احمد ۲/۱۲۲) نے اس سے گفتگو نہ کی۔

جس حال میں بھی ہوتے آپ کی آواز پر حاضر ہوتے

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت بھی کسی صحابی کو یاد فرماتے  
وہ کسی بھی حال میں ہوتے آپ کی ایک ہی آواز پر حاضر ہو جاتے جتنی کہ  
بعض اوقات صحابہ گھر میں حالت مباشرت میں ہوتے ان کے کان میں یہ  
سنائی دیتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یاد فرمایا ہے تو وہ فی الفور  
حاضر ہو جاتے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ایک دن مجھے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یاد فرمایا :-  
نادانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم وانا علی بطن امراءتی  
جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے  
آواز دی تو حالت جماع میں تھا۔

جب میں نے آپ کی پیاری آواز سنی :

فتمت ولم انزل فاغتسلت میں اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا۔ انزال کا  
وخرجت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار بھی نہ کیا۔ غسل کیا اور آپ کی  
خدمت میں حاضر ہو گیا۔



## راتیں بھی آپ کی چوکھٹ پر گزارتے۔

کچھ صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اس قدر بڑھ چکی تھی وہ دن کے علاوہ رات بھی آپ کی چوکھٹ پر ہی بسر کرتے۔

امام طبرانی اور امام منزری حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے ان کا یہ معمول نقل کرتے ہیں۔

میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کو خدمت کیا کرتا جب رات ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ پر بیٹھ کر رات بسر کرتا میں ہمیشہ آپ سے یہ کلمات سنتا تھا۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ سبحان ربی۔

كنت اخدم النبي صلى الله عليه وسلم نهارا فاذا كان الليل اويت الى باب رسول الله صلى الله عليه وسلم فبت عنده فلا ازال اسمعه يقول سبحان الله، سبحان الله سبحان ربی۔ (الترغیب والترہیب، باب فضل السجود)

ابن سعد نے آپ کا یہی معمول ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔

میں رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوکھٹ پر بسر کرتا اور رات کو حسب ضرورت آپ کی خدمت کرتا تھا۔

كنت ابيت عند باب رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيه وضوء۔ (الطبقات ۲: ۳۱۳)



## شادی خدمت میں رکاوٹ بن جائے گی۔

ابو عمران الجونی سے منقول ہے مجھے حضرت ربیعہ نے بیان کیا، میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب روز خدمت کیا کرتا تھا آپ نے فرمایا :-

یا ربیعہ! لا تتزوج ؛  
میں نے عرض کیا ؛

لا والله یا رسول اللہ ما اريد  
ان اتزوج ما عندی ما یقیم  
المرأة وما احب ان یشغلنی  
عنک شیئ  
اے اللہ کے رسول اللہ کی قسم میں  
شادی کرتا ہی نہیں چاہتا، نہ تو میرے  
پاس اتنا سرمایہ ہے کہ بیوی کی خدمت  
کر سکوں اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ  
کوئی شے میرے لیے آپ کی خدمت  
سے رکاوٹ بن جائے۔

آپ نے مجھ سے اعراض فرمایا :- پھر مجھے شرمندگی ہوئی تو میں نے

عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ کی قسم ؛  
انت اعلم بما یصلحنی فی الدنیا  
والآخرة۔  
آپ میرے دنیا و آخرت کے تمام  
معاملات سے مجھ سے زیادہ واقف  
آگاہ ہیں۔

یعنی جو فیصلہ آپ فرمائیں گے غلام کو منظور ہوگا۔ پھر میں نے سوچا  
اس کے بعد جب بھی آپ نے شادی کا کہا تو میں انکار نہیں کروں گا تاکہ



میکر آقا خوش ہو جائیں۔ ایک دن آپ نے پھر فرمایا :  
یا ربیعہ، الا تزوج؟ ربیعہ شادی کیوں نہیں کرتے؟  
عرض کیا آقا! :

مردنی بما احببت آپ اپنی پسند کے مطابق حکم دیکھئے۔  
بندہ حاضر ہے، فرمایا! انصار کے قلاں قبیدہ میں جاؤ اور کہو مجھے  
اللہ کے رسول نے شادی کے لیے بھیجا ہے۔

میں وہاں گیا۔ حضور کا سلام و پیغام پہنچا جیسے ہی انہوں نے یہ سنا تو  
وہ خوشی سے جھوم اُٹھے اور کہنے لگے :-

مرحباً برسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم و برسول رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم، واللہ لا یرجع  
رسول، رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم الا بحاجتہ فاکرمونی  
ونوجونی والطفونی۔  
(المستدرک، ۲: ۱۸۹)

اے اللہ کے رسول خوش آمدید اے  
رسول اللہ کے قاصد تجھے بھی خوش آمدید  
اللہ کی قسم آپ کے قاصد کی ہر ضرورت  
کو پورا کیا جائے گا۔ اس کے بعد  
انہوں نے نہایت ہی اعزاز و اکرام  
کے ساتھ ایک خاتون سے میسر نکاح  
کر دیا۔

## ساری زندگی آپ ہی کی خدمت کروں گا

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔ میں ام المؤمنین حضرت ام  
سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا انہوں نے مجھے فرمایا: میں تجھے اس شرط پر  
آزاد کرنا چاہتی ہوں :

ان تخدم رسول اللہ صلی اللہ  
جب تک تو زندہ ہے حضور کی



ماعتشت۔

خدمت کرتا ہے۔

میں نے ان سے عرض کیا آپ نے شرط لگا دی اچھا کیا۔ اگر آپ شرط نہ بھی لگاتیں تو میرا تو پہلے ہی ارادہ ہے۔

ما فارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماعتشت۔  
 جب تک زندہ ہوں اللہ کے رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی اختیار  
 نہیں کروں گا۔

المستدرک ۲ / ۲۳۲



باب ۱۷

صحابہ اور درافتدس  
کی عاضری



## روضہ اقدس پر حاضری دیتے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام آپ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوا کرتے، نہایت ادب و احترام اور تعظیم بجالتے درود و سلام عرض کرتے۔ غلبہ محبت میں بعض اوقات مزار اقدس کے ساتھ چمٹ جاتے۔ تکالیف و پریشانیوں میں آنسوؤں کی صورت میں اپنے درود و فراق کی کہانی عرض کرتے۔

## میں اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوں

داؤد بن صالح سے منقول ہے ایک دن مروان نے ایک شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اقدس پر چہرہ رکھے ہوئے دیکھا، کہنے لگا۔

اتدری ما تصنع؟ جانتے ہو تم کیا کر رہے ہو؟  
مزار کے ساتھ لیٹے ہوئے شخص نے چہرہ اٹھایا

فاذا هو ابوالیوب تو وہ حضرت ابوالیوب انصاری  
رضی اللہ عنہ تھے۔

فرمانے لگے ہاں جانتا ہوں میں کیا کر رہا ہوں۔

جئت رسول اللہ ولوأت الحجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دے رہا ہوں  
میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا۔

پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔



جب کوئی اہل حاکم ہو تو دین پر نہ روتا، مگر جب حکومت غیر اہل کے ہاتھ چڑھ جائے تو دین پر ضرور روتا، یعنی اس کی فکر کرنا۔

(مسند احمد، ۵/۲۲۲)

(المشترک، ۲، ۵۱۵)

## سیدہ عائشہ مزار اقدس کے پاس ہی سوچایا کرتی تھیں

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزار اقدس میں تشریف فرما ہوئے تو وہ وہاں کسی اور جگہ منتقل نہیں ہوئیں بلکہ رات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اقدس کے ساتھ ہی سوچایا کرتیں۔

سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں :

حضرت عائشہ اب بیوہ تھیں اور اس عالم میں انہوں نے عمر کے چالیس مرحلے طے کئے۔ جب تک زندہ رہیں اس مزار اقدس کی مجاؤ رہیں۔ قبر نبوی کے پاس ہی سوتی تھیں۔ ایک دن آپ نے خواب دیکھا اس دن سے وہاں سونا چھوڑ دیا۔ (سیرت عائشہ، ۱۰۰)

ابن سعد ابن ابی بلیکہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

کانت عائشہ تضطجع علی قبر  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال  
فرائتہ خرج علیہا فی النوم  
فقالن واللہ ما ہذا الا شی  
فتنت بہ ولا ینخرج علی ابد  
فاترکت ذلک (الطبقات ۱/۲۱۳)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مزار اقدس  
کے پاس ہی لیٹ جایا کرتی تھیں۔  
پھر انہوں نے نیند کی حالت میں خواب  
دیکھا۔ فرماتی ہیں۔ اللہ کی قسم اس کی  
وجہ سے میں آزمائش میں پڑ گئی۔ اس کے  
بعد میں نے وہاں سونا ترک کر دیا۔



## مزار اقدس کو ہاتھ لگانے

امام نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی سفر سے واپس آتے تو مسجد نبوی میں جاتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یوں سلام کرتے۔ السلام علیک یا رسول اللہ پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں یوں سلام عرض کرتے۔ السلام علیک یا ابابکر، السلام علیک یا ابناہ

(فصل الصلوۃ علی النبی، ۲۲)

انہی سے آپ کے بارے میں مروی ہے جب بھی کسی سفر سے واپس آتے۔

صلی سجدتین فی المسجد  
ثو یأتی النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم فیمنع یدایہ الیمین علی  
قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
ولیتدبر القبلة ثو یسلم  
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
ثو علی ابی بکر وعمر رضی اللہ  
عنہما (فصل الصلوۃ علی النبی، ۲۲)

تو مسجد نبوی میں دو نفل پڑھ کر آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر  
ہوتے دایاں ہاتھ مزار اقدس پر رکھتے،  
قبلہ کی طرف پشت کر کے آپ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اور پھر حضرت  
ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت  
میں سلام عرض کرتے۔

## مزار اقدس اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا روتا

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے تو انہوں نے  
فوجد معاذ بن جبل عند قبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقدس کے پاس حضرت معاذ بن  
یسی۔ جب کو روتے ہوئے دیکھا۔

آپ نے فرمایا معاذ کیوں رو رہے ہو؟ کہنے لگے مجھے آپ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے اس فرمان نے رولا دیا ہے جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا تھا۔

الیسیر من الریا شرک  
المشدرک، ۱۰/۲۴۲

معمولی ریاکاری بھی شرک ہے۔

### ام المؤمنین روضہ اقدس کی زیارت کروائیں

چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ  
میں تشریف فرما ہیں۔ آپ کے غلام باہر سے حاضری دے لیتے بعض اوقات  
ام المؤمنین سے اندر جانے کی اجازت مانگتے تو آپ اجازت دیتی ہوئیں  
روضہ اقدس کا دروازہ کھول دیتیں۔

حضرت قاسم بن محمد کہتے ہیں میں نے سیدہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر  
عرض کیا اے اماں جان۔

اکشفی لی عن قبر النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم وصاحبہ فکشفتم  
عن ثلاثة فنور لا مشرفتم  
ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء  
العرصة الحمراء فرأیت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم مقدماً

میرے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اور آپ کے صاحبین حضرت ابو بکر  
و عمر کے مزارات عالیہ کا دروازہ  
کھول دیجئے تاکہ میں زیارت کر سکوں  
انہوں نے دروازہ کھولی دیا تو میں نے  
تین مزارات کی زیارت کا شرف پایا



نہ تو وہ زیادہ بلند اور نہ ہی زمین کے برابر تھے۔ بطحا کی سرخ مٹی سے ان کو پیپہ کیا گیا تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقدم پایا آپ کے کانڈھول کے درمیان ابو بکر کا سر اور آپ کے پاؤں کی طرف حضرت عمر کا سر تھا۔

امام حاکم اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر امام بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔ امام ذہبی نے بھی تلخیص میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (المستدرک ۱/ ۵۲۵)

## آستانہ محبوب پر قابل رشک موت

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون آپ کے روضہ اقدس کی زیارت کے لیے آئی اور مجھ سے کہنے لگی۔ آپ میرے لیے حجرہ انور کھول دیں تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس و مطہر مزار کی آنکھوں سے زیارت کر لوں۔

میں نے اس کے لیے حجرہ انور کا دروازہ کھول دیا۔

اکشفنی لی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فكشفتہ لها۔

پھر کیا تھا۔

وہ اپنے آقا کا مزار عالی دیکھ کر اتنی

فیبت حتی ماتت



روٹی کہ روٹے روٹے شہید ہو گئی۔

(الشفاء ۲/۱۵۷۰)

سیدنا بلال مزار انور کے ساتھ چمٹ کر روٹے لے رہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ شہر مدینہ سے ملک شام میں منتقل ہو گئے تھے۔ کافی دنوں بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کا شرف پایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

ما هذه الجفوة يا بلال اما  
ان لك ان تزورني يا بلال  
اے بلال تو نے ہمیں ملنا چھوڑ دیا  
کیا ہماری ملاقات کو تیرا جی نہیں

چاہتا؟

خواب سے بیدار ہوتے ہی اونٹنی پر سوار ہو کر لبیک سید کی یا رسول اللہ امیرے آقا میں حاضر ہوں کہتے ہوئے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ سب سے پہلے مسجد نبوی میں داخل ہوئے۔

فاتی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فجعل بکی عینہ و یمرغ وجهہ  
خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر زار و  
قطار روٹے اور چہرہ قبر انور کے  
ساتھ لگا لیا۔  
علیہ

سارے مدینہ میں اطلاع ہو گئی۔ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال آئے ہیں۔ شہر مدینہ کے بوڑھے، جوان، مرد، عورتیں اور بچے اکٹھے ہو گئے۔ حضرت بلال سے عرض کیا ہمیں وہ اذان سنائیں جو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سناتے تھے۔ بار بار اصرار کے باوجود آپ نے یوں معذرت کی۔ آپ کے وصال مبارک کے بعد مجھ میں اذان



کہنے کا حوصلہ نہیں رہا۔ اتنے میں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما  
تشریف لے آئے۔

فجعل يَضُّهَا وَيَقْبِلُهَا  
تو ان سے بغلگیر ہو کر دونوں کو چومنا  
انہوں نے بھی فرمایا :-

نشنتى نسمع اذانك الذى  
ہم وہی اذان سننا چاہتے ہیں جو

كنت تؤذن لرسول الله  
تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد  
کو سنایا کرتے تھے۔

اب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انکار کا یارا نہ رہا۔ اسی مقام پر کھڑے  
ہو کر اذان کہنا شروع کی جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات  
میں کہا کرتے تھے جب بلال نے اذان کے کلمات :

الله اكبر الله اكبر  
شروع کئے۔

ارتجت المدينة  
تو شہر مدینہ میں کہرام مچ گیا۔

جب حضرت بلال نے اشہد ان لا اله الا الله کہا تو جذبات میں  
اضافہ ہو گیا حتیٰ کہ جب آپ نے اشہد ان محمدا رسول الله کہا

خرج العواتق خدروهن وقالوا  
تو تمام لوگ حتیٰ کہ پردہ نشین خواتین

بعث رسول الله صلی اللہ علیہ  
بھی گھروں سے باہر نکل آئیں۔ سبھی

وسلو نمازى یوم اکثر یا کبیرا  
یوں ہی تصور کرنے لگے جیسے قیامت

ولا یاکیة بالمدينة بعد  
برپا ہو گئی ہے اور رسول خدا صلی اللہ

رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔

من ذالک الیوم۔  
رقت و گریہ زاری کا اتنا عجیب منظر



(الصلاۃ والبشر، ۱۵۵)

تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
وصال کے بعد اہل مدینہ پر اس دن  
سے بڑھ کر اتنی رقت کبھی طاری نہیں ہوئی۔

## کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھپی تیری

علامہ اقبال مرحوم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بارے میں  
کیا خوب لکھتے ہیں۔  
ادا دید سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے رہنا نماز تیری  
اذان ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی  
نماز اس کے نظارے کا ایک بہانہ بنی

## اہل مدینہ کے لیے ام المؤمنین کی اہم تجویز

امام عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی (المتوفی ۲۵۵) حضرت ابوالجوزاء،  
اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ مدینہ طیبہ میں  
ایک مرتبہ سخت فحط سالی ہو گئی۔ لوگوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ  
عنہا کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ نے انہیں فرمایا:-  
انظروا قبر النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم فاجعلوا منہ  
کواالی السماء حتی لا یکون  
بینہ و بین السماء سقف  
مزار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
پر جاؤ۔ اس کی چھت میں سوراخ  
کرو تا کہ مزار اور آسمان کے درمیان  
حجاب نہ رہے۔

راوی کہتے ہیں لوگوں نے آپ کی تجویز کے مرد البق چھت کو



سورخ کیا تو :-

اس قدر بارش ہوئی جس سے خوب  
گھاس اُگی اونٹ اتنے فریب ہو گئے  
کہ چربی سے پھٹنے لگے۔ اس سال  
کا نام "عام الفتن" اونٹ پھٹنے  
والا سال پڑ گیا۔

فمطروا مطر اُحٹی نبت  
العشب وسمنت الابل حتی  
تفتقت من الشحر فسی  
عام الفتن۔

(سنن الدارمی، ۱، ۳۳۴)

### مزار اقدس پر حاضر ہو کر بارش کیلئے دعا کا عرض کرتے

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں بارش کی سخت قحط سالی  
کے سبب لوگ نہایت پریشان ہو گئے۔ صحابی رسول حضرت بلال بن  
حارث المزنی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ  
انور پر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

یا رسول اللہ شفقت فرماتے ہوئے  
اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیے  
کیونکہ وہ قحط سے ہلاک ہو رہے ہیں۔

یا رسول اللہ استسق لامتك  
فانهم قد هلكوا

رات کو صحابی سوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں یہ بارش  
ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

عمر کے پاس جا کر میرا سلام دو اور  
انہیں اطلاع دو بارش ہو جائیگی  
اور انہیں کہہ خوب دانائی اور محنت  
سے کام لو۔

اذھب الی عمر فاقرعه و  
اخبره انکم مسقون وقل  
لہ علیک الکیس الکیس



حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی تو آپ رو پڑے اور اللہ تعالیٰ کے حضور یوں التجا کرنے لگے۔

یارب ما الوالا ما عجزت  
عنه۔ (الاستیعاب، ۲/۴۶۴)  
(اصنف ابن ابی شیبہ ۱۲/۳۱)

اے اللہ میں طاقت کے مطابق  
خدمتِ خلق کی پوری کوشش کر دینگا۔

حافظ ابن کثیر نے اسی مذکورہ واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔  
کہ حضرت عبدالرحمن بن کعب کہتے ہیں سترہ ہجری کے آخر اور اٹھارہ کے  
کے ابتداء میں اہل مدینہ فحط سالی کا شکار ہوئے اور بہت سے لوگ  
ہلاک ہو گئے۔

حتیٰ اقبل بلال بن الحارث  
المزنی فاستاذن علی عمر فقال  
انا رسول اللہ الیک یقول لک  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لقد عهدتک کیسا وما زلت  
علی ذالک فی شانک ؟

حتیٰ کہ حضرت بلال بن حارث المزنی  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے  
اور کہا میں اللہ کی طرف سے قاصد  
ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے یہ پیغام بھیجا ہے۔

آپ نے پوچھا:  
حتیٰ رأیت ہذا ہذا قال  
البارحة۔

یہ خواب تم نے کب دیکھا؟ عرض کیا  
پچھلی رات۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر شریف لائے اور اعلان کیا آپ اللہ  
تعالیٰ کے حضور نماز ادا کریں، آپ نے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھا نہیں اور  
ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر



پوچھنا ہوں۔

هل تعلمون منى امر اغير  
خير منه؟  
کیا تم نے مجھ سے کوئی خیر کے علاوہ  
کوئی کام دیکھا ہے۔

انہوں نے عرض کیا :-

اللہ لا  
اللہ کی توفیق سے سرگز نہیں۔

آپ نے فرمایا حضرت بلال بن حارث نے یہ یہ بات کہی ہے تو  
لوگوں نے کہا بلال نے سچ کہا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ۱/۷۹)  
اس واقعہ کی حجت پر مخالفین کی طرف سے جتنے اعتراضات وارد  
کئے گئے ہیں ان تمام کا تفصیلی جواب مخدوم اہل سنت استاذی المکرم  
علامہ محمد عبیدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی نے "من عقائد اہل السنۃ"  
میں "الکلام علی اشر بلال" کے عنوان کے تحت دے دیا ہے۔

(ملاحظہ ہو ص ۱۲۴ تا ۱۳۸)

ہیں آپ کا پڑوس نہیں چھوڑ سکتا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار پر انوار کے ساتھ صحابہ کو اس قدر  
محبت تھی کہ آپ کے مشن کو پھیلانے، اس کی اشاعت اور اس کی  
خدمت کے لیے جدا ہوتے تھے، ورنہ ان کی کوشش ہوتی زندگی آپ  
کے مرکز شہر مدینہ میں ہی گزرے امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو  
شہید کرنے کے لیے جب باغیوں نے محاصرہ کر لیا تو بعض صحابہ نے یہ  
مشورہ دیا آپ شہر مدینہ چھوڑ کر ملک شام تشریف لے جائیں تو اس  
موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-



سن افارق دار هجرتی و مجاورۃ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم فیہا (شفاء السقام ۷۳)  
میں اپنے مقام ہجرت اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوس کو  
ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔  
یعنی شہید تو ہو سکتا ہوں مگر حضور کی چوکھٹ سے دور  
نہیں ہو سکتا۔

## دوسروں کو زیارت کی دعوت دیتے

امام تقی الدین سبکی، فتوح الشام کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں بیت المقدس فتح ہوا۔ اس موقع پر  
حضرت کعب الاحبار مسلمان ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر بیت  
ہی خوش ہوئے اور انہیں فرمایا :

هل لك ان تسير معي الى المدينة  
وتزود نبي النبي صلى الله عليه  
وسلم وتمتع بزيارته -  
کیا تم نے میکہ کے ساتھ شہر مدینہ  
نہی چلو گے؟ تاکہ زیارت قبر نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم پاسکو۔

انہوں نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا :  
امیر المؤمنین :

انا فعل ذالك  
میں ضرور چلوں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں لے کر مدینہ منورہ پہنچے۔

اول ما بدأ بالمشجد وسلم  
على رسول الله صلى الله عليه  
وآله وسلم - (شفاء السقام ۷۴)  
تو سب سے پہلے مسجد نبوی گئے اور  
رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کی  
خدمت اقدس میں سلام عرض کیا۔



## زندگی کے آخری لمحات میں صحابہ کی آرزو

آپ کو اس مذکورہ واقعہ سے اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ان فدائیوں کی زندگی کے آخری لمحات میں کیا آرزو اور تمنا ہوا کرتی تھیں۔ اس کی تائید میں حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ کا آخری پیغام بھی پڑھ لیجئے جو انہوں نے زندگی کے آخری سالوں کے وقت دیا تھا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے احد کے دن مجھے رسالتاً صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں معلوم کرنے کے لیے بھیجا اور فرمایا اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے!

فاقرئ منی السلام  
وقل لہ یقول لک رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کیف  
تجدک؟

زخمیوں کے درمیان تلاش کرتا ہوا ان کے پاس پہنچا۔  
وہو فی آخر رمق۔ اس وقت ان کے آخری سانس تھے

ان کے جسم پر ستر سے زائد زخم تھے۔ میں نے آواز دی اے سعد۔  
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں  
وسلو یقرأ علیک السلام  
ویقول لک وأخبرونی کیف تجدک  
سلام فرما رہے ہیں اور پوچھ رہے  
ہیں تمہارا کیا حال ہے۔



## اگر اللہ کے جیب کو تکلیف پہنچی تو

اس سچے محب و عاشق نے آنکھیں کھولیں اور کہا اے زبید  
 علی رسول اللہ السلام و اللہ کے رسول پر سلام اور تم پر  
 علیک السلام بکلی سلام۔  
 میری طرف سے آپ کی خدمت میں عرض کرتا۔

اجد ریح الجنة میں جنت کی خوشبو پارہا ہوں۔

اور میرے ساتھی انصاریوں کو میرا یہ پیغام دینا۔

لا عذر لکم عند اللہ ان تمہارا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائیگا

یخلص الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فیکم۔  
 اگر تمہارے ایک کے زندہ ہوتے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن سے تکلیف پہنچی۔

مشعر یطرف (المشدرک ۱۳)

ڈاکٹر فضل الہی اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

فیہم فکر ہذا المحب الصادق غور تو کیجئے اس سچے محب نے آخری

لمحات میں کیا پیغام دیا۔ ان کا دل کس

میں مشغول ہے وہ اپنے ساتھیوں

کو الوداع کہتے ہوئے کیا نصیحت

کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ اولاد اہل

اور مال کو بھی چھوڑ رہے ہیں لیکن

ان کا دل صرف رب العالمین کے

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی

فیہم فکر ہذا المحب الصادق

فی آخر لحظات حیاتہ؟ وماذا

شغل بالہ، وما اوصی قولہ

وهو یودعہم مرتلاً عن

ہذہ الدنیا وما فیہا من

اہل و اولاد و متاع؟

الامر الذی شغل بالہ وهو

سلامتہ حبیبہ حبیب رب



العالمین والوصیۃ الیٰ اوصی  
بھا قومہ ہی ان یبذل کل  
واحد متھم نفسہ فداء  
للسول الکریم صلی علیہ وسلم  
میں جا رہا ہے اور ان کی نصیحت  
ساتھیوں کو یہی ہے کہ ہر کوئی اپنے  
آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
پر فدا کر دے۔  
اس کے بعد امت مسلمہ سے سوال کرتے ہیں۔

انحن کذا لک؟ فیو تفکر  
نحن؟ وماذا یشغل بال  
کثیر منا؟ وبما یوصی بعضنا  
اصحابہ عند تودیعہم الی  
الغرب والشرق؟ قد یكون  
التصریح یہ فقط غیر لائق  
لیشخص ینتمی الی الاسلام  
(حب النبی، ۵۷)

کیا آج ہمارا حال یہی ہے؟ ہماری سوچ  
آج کیا ہے؟ کیا الوداعی کے وقت ہمارے  
دل میں اس بات کا خیال آتا ہے بلکہ  
بعض اوقات مسلمان ایسی بات کرتے  
ہیں جس کا ذکر بھی یہاں مناسب نہیں  
ہمیں ضرور اپنے معاملہ میں نظر ثانی  
کرنی چاہیے تاکہ رحمت خداوندی  
کا حصول ہو۔

آپ کے ہوتے ہوئے ہر غم سبج ہے

ایک انصاری صحابیہ کے والد، بھائی اور خاوند غزوہ احد میں حضور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے تمام کے تمام  
شہید ہو گئے۔ اس خاتون کو جب یہ اطلاع دی گئی کہ تیرے والد، بھائی اور  
خاوند شہید ہو گئے ہیں تو وہ ان کے بارے میں ایک لمحہ بھی پریشان نہیں  
ہوتیں بلکہ پوچھتی ہیں۔

رسول اللہ صلی علیہ وسلم کہاں اور کیسے ہیں؟

آیۃ رسول اللہ



صحابہ کرام کہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیری چاہت کے مطابق  
اللہ تعالیٰ کے شکر سے خیریت سے ہیں۔

ہو بخیر بحمد اللہ کما  
تجبین

وہ کہتی ہیں

مجھے آپ کے پاس لے چلو تاکہ زیارت کر سکوں۔

ارونہ حتی النظر الیہ

صحابہ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاتے ہیں وہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر پکارا کھٹکتی ہیں

آپ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت

کل مصیبة بعدك جلی

یا رسول اللہ دلائل النیوۃ بلیغتی <sup>۳</sup> بیچ ہے۔

امام اہل محبت مولانا احمد رضا قادری نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو

جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیتے ہیں

اس حال میں بھی محبوب کے مقدس پاؤں میں کانٹا چھتا پسند نہیں

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میرے اسلام لانے سے

پہلے کا واقعہ ہے حضرت زید بن رثنہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے

لیے کفار حرم سے باہر لارہے تھے۔ میں ان سے ملا اور کہا کہ زید کیسے

میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا

انشدك اللہ اتحب ان محمداً

تو اس وقت یہ چاہتا ہے کہ اس وقت تیری

الان عندنا مكانك تضرب

جگہ محمد ہوں انکو شہید کر دیا جائے اور تو ایسے

سیفہ وانت فی اهلك ؟

گھر آرام سے ہو۔



اس کے جواب میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
 واللہ ما احب ان محمداً  
 الات فی مکاتہ الذی ہو  
 فیہ نصیبہ شوکتہ توذیہ  
 وانا جالس فی مکانی۔  
 اللہ کی قسم میں نہیں چاہتا کہ میں  
 آرام سے گھڑ بیٹھوں اور حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا چھب جائے۔

ابوسفیان نے اس پر تعجب کیا اور کہا۔  
 ما رأیت من الناس احداً  
 یحبہ اصحابہ ما یحب اصحاب  
 محمد محمداً (تاریخ طبری)  
 میں نے لوگوں میں سے کسی کو نہیں  
 دیکھا کہ وہ اپنے دوستوں سے اس قدر  
 محبت کرتا ہو جس قدر محمد کے انکی کرتے ہیں۔

### مسجد نبوی کا احترام کرتے

ہر مسجد کا ادب یہی ہے کہ اس میں آواز کو بلند نہ کیا جائے۔ مگر مسجد نبوی  
 کا احترام و اکرام دیگر مساجد سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ  
 کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرام گاہ بھی ہے۔ اسی لیے صحابہ کرام وہاں  
 کوئی ایسا کام نہ کرنے دیتے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف و  
 ایذا کا اندیشہ ہوتا۔

### وہاں اونچی گفتگو نہ کرنے دیتے

حضرت سائب بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے میں مسجد نبوی  
 میں تھا اچانک ایک شخص نے مجھے سنگریزہ مارا۔ میں نے دیکھا تو حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ تھے فرمانے لگے وہ دو آدمی ہیں ان کو میرے پاس



بلا لاؤ، میں بلا کر لایا تو آپ نے ان سے پوچھا۔  
 من انتما ومن این انتما؟ تم کون ہو اور کہاں سے ہو؟  
 عرض کیا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔  
 آپ نے فرمایا :

لو كنتما من اهل البلد لاحقما  
 ترفعان اصواتكما من حجا  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 اگر تم شہر مدینہ میں ہوتے تو میں تمہیں  
 سزا دیتا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی مسجد میں اونچی بول رہے ہو۔

### مسجد نبوی میں سو جایا کرتے

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے گھر کے ساتھ صحابہ کی محبت  
 کا یہ عالم تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ  
 بعض اوقات ہم مسجد میں سو جایا کرتے تھے۔

امام نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا :

کنا فی زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 عليه وآله وسلم ننام في المسجد  
 نقيلا فيه ونحن شباب  
 یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 ظاہری حیات میں مسجد میں ہی  
 سو جایا کرتے، حالانکہ ہم جوان تھے۔

(مسند احمد ۲ / ۷۹)

### صحبت نبوی میں بے حرکت ہو جاتے

جیسے ہی صحابہ کرام آپ کی مجلس میں حاضر ہو جاتے وہ بے حرکت  
 ہو جاتے۔ دور سے دیکھنے والا محسوس کرتا یہ بے جان اشیاء ہیں پرندے



انہیں درخت سمجھ کر ان کے سروں پر بیٹھ جاتے۔

۱۔ حضرت براد بن عازب رضی اللہ عنہ سے صحابہ کا یہ معمول یوں مری ہے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں شریک ہوئے۔ مذہب کے لیے پہنچے تو ابھی قیر تیار نہ تھی۔

فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جلسنا حوله کان علی رؤوسنا الطیر

المستدرک ۱/۸۰-۲ پرندے ہیں۔

۲۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا صحابہ عندہ کانمار و وسهم الطیر (المستدرک، ۱، ۲۰۹) آپ کے پاس صحابہ اس طرح حاضر ہیں گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں

۳۔ گویا ان کے سر ہے ہی نہیں

حضرت عبدالرحمن بن قرظ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو دیکھا۔

فاذا حلقة كانما قطعت رؤوسهم (المستدرک ۱/۲۰۹) صحابہ حلقہ کی صورت میں حاضر ہیں گویا ان کے سر کاٹ دیے گئے ہیں۔

صحبت نبوی میں سر جھکا کر بیٹھتے

صحابہ محبت نبوی میں جیسے خاموش ہو کر بیٹھتے، اونچی نہ بولتے۔ آپ کی



طرف زگاہیں اٹھاتے اس طرح وہ صحبت میں سر جھکا کر بیٹھتے۔

۱۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

کنا اذا قعدنا عند رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم لیسرف  
روؤسنا الیہ اعظاماً لہ۔  
ہم جب رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
افس میں بیٹھتے تو آپ کی تعظیم کرتے  
ہوئے اپنے سر آپ کی طرف نہیں  
اٹھاتے تھے۔

المستدرک ۱/۲۰۸

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم ہماری مجلس میں تشریف لاتے۔

لم یرفع احدنا راسہ  
غیرابی بکر عم فانہما  
کانا یتبسمان الیہ ویتبسم  
الیہا (المستدرک ۱/۲۱۰)  
حضرت ابو بکر اور حضرت عمر  
رضی اللہ عنہما کے علاوہ ہم میں سے  
کوئی سر نہ اٹھاتا تھا۔ وہ دونوں حضرات  
آپ کو دیکھ کر اور آپ انہیں دیکھ  
کر مسکراتے۔

آپ کے احترام میں مجلس ذکر میں خاموشی

صحابہ کرام کسی مجلس میں ذکر و فکر میں مشغول ہوتے وہاں آپ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری ہو جاتی تو آپ کے احترام و تعظیم کی  
وجہ سے تمام صحابہ خاموش ہو جاتے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ہے ہم ایک گروپ بن کر اللہ  
تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے۔ وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر  
ہوا۔ ہمیں دیکھ کر آپ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔



فكفوا عن الحديث اعظاماً  
 لرسول الله صلى الله وسلم  
 ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی تعظیم کی خاطر خاموش ہو گئے۔  
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم کیا کر رہے ہو۔  
 انی رأیت الرحمة تنزل  
 علیکم فاجبت ان اشارکم  
 فیہا۔ (المستدرک ۱/۲۱۰) ہو جاؤں۔

### مجلس میں آپ کے ارد گرد حلقہ بنا کر بیٹھتے

صحابہ کرام عجمت نبوی میں نہایت نظم ادب کے ساتھ آپ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد حلقہ بنا کر بیٹھتے۔

۱۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۲۔ کان رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم اذا جلس وجلسا  
 حوله۔ (ابوداؤد ۲/۳۱۰) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
 فرما ہوتے تو آپ کے ارد گرد حلقہ بنا  
 کر بیٹھ جاتے۔

۲۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ اپنی توبہ کی قبولیت کا واقعہ بیان کرتے  
 ہیں جب مجھے قبولیت کی اطلاع ملی۔

انطلقت الى رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم دخلت المسجد  
 فاذا برسول الله صلى الله  
 عليه وسلم جالس حوله الناس  
 فقام الى طلحة بن عبد الله  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی خدمت میں حاضر ہوا، مسجد میں داخل  
 ہوا تو آپ تشریف فرما تھے صحابہ  
 ارد گرد بیٹھے تھے حضرت طلحہ نے  
 اگے بڑھ کر میرے ساتھ مصافحہ کیا







## مجلس نبوی میں آگے آنے کے بجائے جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے

صحابہ کرام، مجلس نبوی کے آداب بجالاتے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر ان میں کوئی بعد میں آئے تو وہ آگے جانے کی کوشش نہ بجائے آخر میں بیٹھ جاتے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ صحابہ کے اس معمول کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتہی (ابوداؤد ۸/۲-۳)

جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے، جہاں جگہ ملتی آخر میں بیٹھ جاتے۔

## صحبت نبوی میں پاکیزگی کی حالت میں بیٹھتے

صحابہ کرام ہر حال میں کوشش کرتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں حالت پاکیزگی میں بیٹھیں، اگر دیگر حالت ہوتی تو پاکیزگی حاصل ہونے تک مجلس میں نہ آتے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن میں جنبی حالت میں تھا، راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہو گئی، میں طریقے سے نکل گیا۔

قد ھبت فاغتسلت اور جا کر غسل کیا۔

جب میں واپس آیا تو اپنے منہ پر مایا :-

این کنت یا اباهریرۃ ابو ہریرہ تم کہاں چلے گئے تھے؟

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اچھی حالت میں نہ تھا۔



فکرہیت ان اجالسک وانا  
علی غیر طہارۃ

میں نے آپ کی صحبت میں طہارت  
کے بغیر بیٹھنا پسند نہ کیا۔

آپ نے فرمایا سبحان اللہ

ان المؤمن لا ینجس  
(البخاری ۱۴۲/۱)

مومن اس طرح ناپاک نہیں ہو جاتا  
کہ وہ مل نہ سکے۔

ناپاک حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں بیٹھنا تو کجا  
اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کو ہاتھ نہ لگاتے۔

ادباً حرکت نہ کرتے

کسی صحابی کی گود میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر اقدس رکھ  
کر آرام فرما ہوتے، خواہ حالت نیند ہوتی یا حالت بیداری، کچھ ہو جاتا  
وہ صحابی حرکت نہ کرتے کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام میں  
خلل واقع نہ ہو

ڈنک کھالیا مگر حرکت نہ کی

غارِ ثور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کی گود میں آرام فرما ہوئے، سانپ نے ان کی اس ایڑی پہ ڈنک مارا  
جو انہوں نے سوراخ کے آگے رکھی ہوئی تھی۔ ان کے تمام جسم میں زہر ہر ایت  
کر گیا مگر انہوں نے اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے حرکت نہ کی کہیں آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند آرام میں خلل واقع نہ ہو جائے۔ حضرت فاروق  
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفاقت پہ رشک کہتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔



ووجدانی جائیه ثقیلاً فشق از راه  
 وسدھابہ وایقی منہما اتنان  
 فالقہما رجلیہ شرفا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ادخل فدخل رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم ووضع رداۃ  
 فی حجرہ ونام فلاخ ابوبکر  
 صدیق فی رجلہ من البحر  
 ولم یتحرك فحافة ان  
 یتنیہ فسقطت دموعہ علی  
 وجہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم  
 (مشکوٰۃ المصابیح، ۵۵۶)

غار میں مختلف اطراف میں سوراخ  
 تھے اپنے تہہ بند کو پھاڑ کر کپڑے سے  
 ان کو بند کیا لیکن کپڑا ختم ہو جانے کی وجہ  
 سے دو سوراخ خالی رہ گئے ان پہ پاؤں  
 رکھ لیے اور پھر آقا صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے اندر تشریف لانے کے لیے عرض  
 کیا۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 تشریف لائے اور ابوبکر صدیق کی گود میں  
 سر رکھ کر آرام فرما ہوئے۔ سوراخ سے  
 کسی زہریلی شے نے آپ کے پاؤں  
 کو کاٹا مگر آپ نے حرکت نہ کی کہیں  
 میرے آقا کی نیند میں خلل واقع نہ ہو  
 جائے لیکن زہر نے اتنا اثر کیا کہ  
 آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

## میں آپ کی وجہ سے اپنی جگہ سے تہ ہلی

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک سفر کے دوران  
 میرا ہار گم ہو گیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلاش کے لیے کھڑے گئے۔ تمام  
 قافلہ رک گیا۔ اہل قافلہ کے پاس پانی نہ تھا۔ وہاں پانی تلاش کیا گیا مگر نہ  
 ملا۔ میرے والد گرامی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف  
 لائے تو :-



ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وسلو واضع رأسہ علی فخذی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اس وقت میری گود میں سر رکھ کر  
آرام فرماتے۔

کہنے لگے تو نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام اہل قافلہ کو  
روک رکھا ہے اور یہاں پانی نہ ملنے کی وجہ سخت پریشانی ہے مجھے  
سخت سست کہتے ہوئے میرے پہلو پر ہاتھ مارنے لگے۔

ولا يمنعنی من التحرك الامکان  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
مجھے ہلنے سے صرف یہ بات مانع تھی  
کہ میری گود میں اللہ کے رسول آرام  
فرماتے۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں

فبی الموت لمکان رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
احترام کی وجہ سے اُس وقت مجھ پر  
موت جیسی کیفیت طاری تھی۔

اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے آپ کی  
خدمت میں پانی کی عدم دستیابی کے بارے میں عرض کیا تو اللہ تعالیٰ نے  
اس موقع پر بیم کی اجازت نازل فرمائی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ  
عنه نے کہا

ماہی باول برکتکویا ال ابی  
بکر (البخاری ۲/۶۶۳)  
اے ال ابو بکر یہ تمہاری وجہ سے  
اولیں برکت نصیب نہیں ہوئی۔  
یعنی تمہاری وجہ سے اس امت کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف برکات  
درجتمیں نصیب ہوتی رہتی ہیں۔



## پشت پر تیر پہ تیر لگے مگر حرکت نہ کی

ان مذکورہ حالات میں حرکت نہ کرنا صحابہ کرام کا ہی حصہ ہے مگر اس سے آگے بڑھ کر حالات جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و دفاع کے بارے میں ملاحظہ کیجئے۔ امام ابن اسحاق نقل کرتے ہیں۔ غزوہ احد کے موقع پر کفار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ آور ہوئے تو آپ کے جن شیدا شیعوں نے اس موقع پر آگے بڑھ کر آپ کا دفاع کیا ان میں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سرفہرست ہیں۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

ابو دجانہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ	وترس دون رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لیے پیش	ابو دجانہ بنفسہ ویقع النیل
کر دیا۔ تمام تیران کی پشت پر لگے اور	فی ظہرہ وهو متحن علیہ حتی
وہ آپ پر جھکے ہوئے تھے۔	کثر فیہ النیل (السیرۃ النبویہ
	لابن ہشام، ۳/۳۰)

دوسری روایت میں ہے تیر پہ تیر لگا رہے تھے مگر  
وہولاً یتحرك

مگر انہوں نے ہرگز حرکت نہ کی۔  
اسی طرح حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔  
حُبُوبًا عَلَيْهِ بِحِجَّةٍ

اگر حضور سراقہ اٹھا کر دیکھتے تو یہ عرض کرتے یا نبی اللہ میرے  
والدین فدا ہوں۔



آپ سر اقدس اٹھا کر نہ جھانکیے  
کہیں کوئی تیر نہ لگ جائے، میرا  
سینہ آپ کے سینہ اقدس کے  
سامنے ہے۔

لا تشرفوا بصیک سہم  
من سہام القوم فخری دون  
نحرک۔  
(التحاری، کتاب المعازی)

اس جملہ کا عام طور پر یہ معنی لیا گیا ہے۔

میں آپ کے سامنے اس طرح  
کھڑا ہوا اگر کوئی دشمن کانیر آئے  
تو میرے سینے میں پوسٹ ہو جائے  
آپ کا سینہ اقدس اس سے محفوظ ہے۔

اقف بین یدیک بحیث  
ان السہم اذا جاء یصیب  
نحری ولا یصیب نحرک  
(عمدة القاری ۱۶: ۲۷۲)

مگر شیخ محمد فواد عبدالباقی نے اسے جملہ دعایہ قرار دیتے ہوئے اس  
کا معنی یوں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ دشمنوں کے تیروں کے  
قریب میرا سینہ کر دے نہ کہ آپ کا  
سینہ اقدس تاکہ ان کے تیر مجھے  
لگنے رہیں۔

ای جعل اللہ نحری اقرب  
الی السہم من نحرک لاصاب  
بھادونک۔  
(حاشیہ صحیح مسلم، ۳: ۱۲۲۳)

ہاتھ نشل ہو گیا مگر ہاتھ نہیں

غزوہ احد میں حضور کے ساتھ جو بارہ صحابہ باقی رہ گئے تھے ان میں  
سے بھی گیارہ شہید ہو گئے۔ اب صرف حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ  
عنه آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کر رہے تھے۔

ان کا ہاتھ اتنا زخمی ہوا کہ انگلیاں

حتی ضربت یدہ فقطعت



اصابعہ (النسائی کتاب الجہاد) کٹ گئیں۔

بخاری میں حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رأيت يد طلحة شلاء  
وقتی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
یوم احد (البخاری کتاب المغازی) صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کر رہے تھے۔  
میں نے احد کے دن حضرت طلحہ کا  
وہ ہاتھ شل دیکھا جس سے وہ حضور

یہ دن تمام کا تمام طلحہ کا ہے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا صرف ہاتھ  
ہی شل نہیں بلکہ ان کا تمام جسم زخموں سے چور ہو گیا تھا  
ثواتینا طلحة فی بعض  
تلك الحفار فاذا به بضع  
وسبعون بین طعنة ورمية  
وضربة (فتح الباری ۱۸۲/۷)

اس کے بعد جب بھی غزوہ احد کا تذکرہ چھڑتا

بکی شہ قال ذالک کلہ یوم  
طلحة (منحة المعبود ۹۹/۲)  
رو پڑتے اور فرماتے وہ تمام  
دن حضرت طلحہ کا ہے۔



## حضور کے وصال کے بعد ہمارے اندر تبدیلی آئی ہے

صحابہ کرام خوف و خشیت الہی کا تذکرہ بعض اوقات ان الفاظ میں کرتے، ہم وہ نہیں رہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں تھے۔

۱۔ حضرت ابن مسیب کہتے ہیں ہم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا :

ہنیئاً لك برؤية رسول الله  
صلى الله عليه وسلم وصحبته  
اس بات کی مبارک ہو کہ تمہیں اللہ  
تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی زیارت اور آپ کی صحبت  
نصیب ہوئی۔

فرمانے لگے مبارک تو وہ رہے ہو۔

انك لا تدرى ما احد منا  
بعده. (الاصابة ۲/۳۵)  
تم نہیں جانتے آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے وصال کے بعد ہمارے  
اندر کیا تبدیلی آچکی ہے۔

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ما منا احد ادرك الدنيا  
الا وقد مالت به الا ابن  
عمر. (حلیۃ الاولیاء، ۱/۲۹۴)  
ابن عمر کو چھوڑ کر ہم میں سے ہر ایک  
ایک پر کچھ نہ کچھ دنیا نے اثر دکھایا ہے۔



## کسی پر بوجھ نہ بنتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کے اندر محبت و مشقت کا جذبہ خوب اجاگر کر دیا تھا۔ ان میں سے ہر کوئی اپنے ہاتھوں روزی کما کر زندگی بسر کرنے کا عادی تھا۔ ان میں فارغ رہنے کو لعنت تصور کیا جاتا حتیٰ کہ جس دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت کا منصب سنبھالا تو دوسرے دن کاندھے پر چادریں ڈالے بازار بیچنے چلے گئے۔ حضرت فاروق اعظم نے دیکھا تو عرض کی حضرت اب آپ مملکت کے امور سنبھالنے پر وقت لگائیں۔ بیت المال آپ کے گزارے کا انتظام کرے گا۔

## مجھے بتائیں بازار کدھر ہے؟

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جب مدینہ طیبہ ہجرت کر کے پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمادیا۔ حضرت سعد نے ان سے عرض کیا آج کے بعد میرا نصف مال آپ کا ہے، میری دو بیویاں ہیں۔ ایک کو طلاق دے رہا ہوں۔ آپ عدت کے بعد ان سے نکاح کر لیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ آپ کو اللہ بڑی عطا فرمائے۔

ولکن اذا صحبت فدلونی علی  
مجھے آپ کل یہ بتائیں مدینہ کا بازار  
سوفکو۔ (الطبقات، ۳/۱۲۵) کہاں ہے تاکہ میں روزی کماؤں۔



## جو نیت رسول اللہ کی وہی میری ہے

بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیت کا علم نہ ہوتا تو یوں نیت کر لیتے۔ اس عمل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو نیت ہے وہ ہی ہماری ہوگی۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حجۃ الوداع کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم بھی آپ کے ساتھ احرام میں تھے جب ہم مکہ المکرمہ پہنچے تو آپ نے فرمایا: جو ساتھ ہدی نہیں لایا وہ عمرہ کے احرام کھول دے، چونکہ میں قریبانی ساتھ لایا ہوں اس لیے میں حج کے بعد ہی احرام کھولوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس موقع پر ہمیں سے حج کے لیے آئے تھے۔ انہیں یہ علم نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے یا حج اور عمرہ دونوں کا جب ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا :-

بما اهللت یا علی اے علی تو نے کس نیت سے احرام باندھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے علم نہیں تھا کہ آپ نے کونسا احرام باندھا ہے۔ اس لیے میں نے احرام باندھتے وقت یہ نیت کی تھی۔

میں احرام کی وہی نیت کو رہا ہوں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔

اهللت بما اهل به النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔  
بخاری، ۲/۱۶۲۲



۲۔ طارق بن ہشام کہتے ہیں مجھے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم میں بھیجا ہوا تھا۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر میں بھی حج کے لیے آیا۔ جب میں پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابطح کے مقام پر تھے۔ حاضر خدمت ہونے پر آپ نے پوچھا :

احببت یا عبد اللہ بن قیس؟ اے عبد اللہ بن قیس (ان کا نام ہے) حج کی نیت کی ہے؟

میں نے عرض کیا :  
نعم یا رسول اللہ  
آپ نے فرمایا :

یا رسول اللہ نیت کی ہے۔

بوقت نیت کیا کہا تھا۔

کیف قلت ؟

عرض کیا

قلت لبيك اهلل كاهلال  
النبي صلي الله عليه وسلم۔  
میں نے کہا تھا اے اللہ میں وہی  
نیت احرام باتدھر رہا ہوں جو رسول  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

تیک بات کے نہایت عریض تھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں صدقۃ الفطر اکٹھا ہوا تو :

وکلنی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان  
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
صدقہ رمضان کی حفاظت کیلئے مقرر فرمایا۔



ایک آدمی نے آکر جھولی بھرنی شروع کر دی میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا :-  
 واللہ لا رفعتک الی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم۔  
 اللہ کی قسم میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی بارگاہ میں ضرور پیش کروں گا  
 کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں اور میرے بچے بھوک و جہ سے سخت پریشا  
 ہیں مجھے ترس آگیا اور چھوڑ دیا، صبح ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا اے ابوہریرہ

ما فعل اسیرک الیاریحۃ  
 گذشتہ رات والے قیدی کا کیا بنا۔  
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ سخت پریشانی کا اظہار کر رہا تھا:  
 اس لیے چھوڑ دیا۔

نبی آخر الزماں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا۔  
 وسیعود فصرنتا  
 وہ لوٹ کر آئے گا مجھے یقین ہو گیا  
 سیعود، لقول رسول اللہ  
 وہ دوبارہ آئے گا کیونکہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے۔  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے۔  
 سیعود۔

میں چھپ کر انتظار میں بیٹھ گیا۔ وہی آدمی آیا اور غلے سے جھولی  
 بھرنی شروع کر دی، میں نے پکڑ لیا اور کہا تجھے آج میں حضور کی خدمت میں  
 پیش کروں گا۔ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں میرے بچے سخت بھوکے ہیں،  
 میں آئندہ نہیں آؤں گا میں نے اُسے ترس کھا کر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو  
 آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-  
 ما فعل اسیرک  
 تیرے قیدی کا کیا بنا۔

عرض کیا یا رسول اللہ اپنی سخت محتاجی کا ذکر کر رہا تھا۔ اس لیے



میں نے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا :

قد اذکذ بک وسیعود۔ اس نے تجھ سے غلط بیانی کی ہے

وہ پھر آئے گا۔

میں تیسری دفعہ انتظار میں تھا تو وہ آگیا اور اس نے بھولی بھرنی شروع کر دی، میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا اب تجھے نہیں چھوڑوں گا تو بار بار کہتا ہے کہ میں نہیں دینگا اور پھر آجاتا ہے۔ کہتے لگا :

دعنی اعلک کلمات  
نحھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے  
ینفک اللہ بہا۔ کلمات سکھاتا ہوں جو تجھے نفع دینگے۔

میں نے کہا وہ کونسے کلمات ہیں تو اس نے بتایا :  
اذا اوتی الی فراشد قاقراً  
ایۃ الکرسی۔ جب تم سونے لگو تو آیت الکرسی  
پڑھ لیا کرو۔

تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں چلا جائے گا اور شیطان تیرے قریب  
نہ آئے گا۔ میں نے پھر اُسے چھوڑ دیا۔ صبح بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئی،  
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

ما فعل اسیرک البارحة  
رات والے قیدی کا کیا بنا۔  
عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھے کچھ کلمات بتائے جن کی وجہ سے  
میں نے اُسے چھوڑ دیا۔ فرمایا وہ کونسے کلمات ہیں عرض کیا آیت الکرسی ہے  
وکانوا احرص شئ علی الخیر صحابہ نبی کی بات کے سب سے زیادہ حرص رکھتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جھوٹا ہے مگر بات سچی کر گیا  
ہے۔ ابو ہریرہ جانتے ہو یہ تین دن سے آنے والا کون تھا ؟ عرض کیا  
میں نے نہیں جانتا ! فرمایا



یہ شیطان تھا۔

ذاک شیطان

(البخاری . ۱ / ۱۳۱)

## آپ کے وعدہ کو پورا کرتے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہری حیات میں کسی سے بھی جو وعدہ کیا اُسے آپ نے خوب نبھایا اگر مستقبل کے حوالے سے کوئی وعدہ آپ نے کیا اور اس سے پہلے آپ کا وصال ہو گیا تو آپ کے صحابہ نے اُسے بھی پورا کر دیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا، بحرین سے جب مال آئے گا تو اس میں سے تجھے عطا کروں گا، ابھی وہ مال نہیں پہنچا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

فلما جاء مال البحرين امر  
ابوبکر فنادى من كان له  
عند النبي صلى الله عليه وسلم  
عدة او دين فليأتنا۔  
بحرین سے جب مال آیا تو سیدنا ابوبکر  
نے اعلان فرما دیا جس کسی کے ساتھ  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ  
فرمایا یا قرض تھا وہ آکر ہم سے وصول  
کر لے۔

میں حاضر ہوا اور بتایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ  
وعدہ فرمایا تھا تو حضرت ابوبکر نے دونوں ہاتھ بھتر کر میری جھولی میں  
ڈالے، میں نے انہیں شمار کیا تو وہ پانچ صد درہم تھے اور ساتھ فرمایا اس  
سے دو گنا اور لے لو یعنی کل تعداد پندرہ سو درہم ہو گئی۔ (البخاری ۱ / ۱۳۷)



## صحابیات اپنے ہاتھوں سے کپڑا بنا کر پیش کرتیں

صحابیات کی خواہش ہوتی کاش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاتھوں کا بنا ہوا کپڑا پہنیں۔ اس لیے مختلف موقع پر کپڑا خود بن کر آپ کی خدمت میں پیش کرتیں۔ آپ ان کی تمنا پوری فرماتے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک خاتون چادر لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ !

انفا تسجت هذه بیدی یہ چادر میں نے اپنے ہاتھوں سے

اکسوکھا بٹی ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔

آپ نے قبول فرمائی اور اسے بطور تمہ بند استعمال فرمایا۔ صحابہ کرام میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ بیٹھے عنایت فرما دیجئے۔ مجلس کے

اختتام پر آپ گھر تشریف لے گئے اور وہ چادر اس صحابی کو بھیج دی۔ صحابہ نے اسے کہا تو نے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا۔ آپ کو اس کی ضرورت تھی

لقد علمت انه لا یرد سائلًا اور تجھے یہ بھی علم ہے آپ کسی سائل کو خالی نہیں ٹٹاتے۔

اس صحابی نے کہا میں نے یہ چادر پہننے کے لیے نہیں مانگی۔

واللہ ما سألته الا لتكون کفتی اللہ کی قسم میں نے فقط اسے اپنے

یوم اموتہ۔ (البخاری ۱/۲۸۱) کفن کے لیے حاصل کیا۔

### اہل بیت کھانا نہ پکاتے

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ خوشی کے وقت



خوشی اور غمی کے وقت غمی کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ مثلاً شادی کا موقع ہے تو اس پر خوشی کا اظہار کیا جائے اور فوجی کی کا معاملہ ہے تو وہاں غم کا اظہار کیا جائے۔ اگر کوئی شادی کے موقع پر ماتم کرتا ہے اور فوجی کے وقت ڈھول بجاتا ہے تو اسے اسلام پسند نہیں کرتا۔ ہمارے ہاں بہت سی غلط رسومات در آئی ہیں جن کا ازالہ نہایت ہی ضروری ہے مثلاً کوئی یوڑ صافوت ہو جائے تو خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کھانا پکایا جاتا ہے۔ چالیسویں کو ولیمہ بنایا جاتا ہے۔ آیتے صحابہ کرام کا اس بارے میں معمول ملاحظہ کیجئے۔

حضرت جریر بن عبد اللہ الجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔  
 کنا نعد الاجتماع الی اهل الميت ہم دفن میت کے بعد اہل میت  
 وصنیعة الطعام بعد دفنه کے ہاں جمع ہونے اور کھانا کھانے  
 من النیاحۃ۔ (مسند احمد ۲/۲۱۵) کو نوحہ ہی شمار کیا کرتے تھے۔  
 اور نوحہ سے اسلام نے منع کر رکھا ہے۔

## فوت ہونے والے کے ہاتھ فوت شدہ کو سلام بھیجتے

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ مومن فوت ہونے کے بعد دنیا سے بزرخ نہیں منتقل ہو جاتا ہے۔ وہاں وہ مقید نہیں بلکہ دنیا سے بہتر آزادی اسے نصیب ہوتی ہے اور دنیاوی زندگی سے کہیں اعلیٰ و افضل زندگی پاتا ہے۔  
 قرآن مجید نے اسے یوں بیان فرمایا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ وَأُنْتَبِئًا  
 وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً  
 جس نے حالت ایمان میں نیک عمل  
 کئے مرد ہوں یا عورت تو ہم انہیں



طَبِيبَةٌ

یا کبیرہ زندگی عطا کریں گے۔

احادیث مبارکہ میں یہاں تک آیا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے  
فوت شدہ رشتہ داروں پر پیش کئے جاتے ہیں۔

اس لیے صحابہ کرام موت کو اللہ و رسول سے ملاقات کا ذریعہ  
جانتے تھے جب ان میں سے کوئی فوت ہوتا تو اسے کہتے فلاں کو ہمارا  
سلام کہنا۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب بیان کرتے ہیں جب میرے والد  
گرامی حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو ان کے  
باس حضرت ام بشار بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا آئیں اور کہنے  
لگیں اے ابو عبدالرحمن !

ان لقیت فلانا فافرا۔ اگر فلاں سے ملاقات ہو تو انہیں  
علیہ منی السلام۔ میرا سلام کہنا۔

والد گرامی کہنے لگے ام بشار اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔

اشعل من ذلك

حضرت ام بشار کہنے لگیں اے ابو عبدالرحمن

اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علیہ وسلو يقول ان ارواح  
وسلم کا یہ فرمان تمہیں سنا اہل ایمان

المومنین فی طیر خضر تعلق  
کے ارواح سبز پرندوں کی شکل میں

شجر الجنة  
جنت کے درختوں سے معلق ہوتے ہیں۔

کہنے لگے ہاں میں نے سنا ہے فرمانے لگیں

فہو ذاك (ابن ماجہ) اس سے یہی مراد ہے۔



## حضرت محمد بن منکدر کا بارگاہ نبوی میں سلام

یہی وجہ ہے جب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت محمد بن منکدر نے ان کے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سلام بھیجا۔ وہ خود بیان کرتے ہیں۔

دخلت علی جابر بن عبد اللہ  
 وهو يموت فقلت اقراء علي  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 وسلم السلام۔ (ابن ماجه)  
 میں حضرت جابر بن عبد اللہ کے مجال  
 کے وقت ان کے پاس گیا اور میں نے  
 یہ پیغام دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام  
 عرض کرنا۔



حسب

اور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
صَلِّ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یوسف مہربانی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صحابہ کرام کو یہ خصوصیت و شرف بھی حاصل ہے کہ انہیں محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس دستِ اطہر، اور پاؤں مبارک چومنے کا شرف حاصل ہوا۔ مختلف بہانوں اور حیلوں سے کوشش کرتے ہمیں آپ کے مقدس جسم کا بوسہ نصیب ہو جائے۔

عہ دلِ عشاق حیدر گر باشد  
(عشاق کا دل بہانہ تلاش کرنے والا ہوتا ہے)

## جسمِ اطہر کے ساتھ چمٹ کر بوسہ

ایک بھئیہ نامی خاتون اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتی ہیں انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت تھی، انہوں نے

استاذن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت

قد دخل بینه و بین قمیصہ فحیل لی اور آپ کی قمیض الٹ دی اور

یقیل ویلتزم اسی کے اندر گھس کر آپ کے ساتھ

لیٹ گئے اور جسمِ اطہر کو چوما

پھر عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی شے ہے جس سے روکنا حلال نہیں فرمایا پانی عرض کیا یا رسول اللہ اور کونسی شے ہے؟ فرمایا تمک عرض کیا یا رسول اللہ اسکے علاوہ؟



آپ نے فرمایا۔

ان تغفل الخیر خیر لک

جتنی نیکی کرو تمہارے لیے بہتر ہے۔

(البوداؤد، ۱: ۲۳۵)

سیر اقدس کا بوسہ

فتح مکہ کے وقت جن کفار کے قتل کا آپ نے حکم دیا۔ ان میں ابن ابی سرح بھی ہے۔ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں پناہ لی۔ کیونکہ وہ آپ کے رضاعی بھائی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسے لیکر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی والدہ نے بچپن میں میری بڑی خدمت کی ہے۔ یہ میرا رضاعی بھائی بھی ہے۔ آپ اسے معاف فرمادیں۔ حضور نے چہرہ اقدس پھیر لیا۔ آپ کے چہرہ اقدس پھیرنے کا مقصد یہ تھا۔ کوئی صحابی اسے قتل کر دے۔ مگر آپ کی منشاء کا کسی صحابی کو علم نہ ہو سکا۔ اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

قد اکب علی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم لقیل  
رأسه وهو یقول یا رسول اللہ  
بایعہ فداک امی وانی  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس  
کی طرف جھک کر سیر اقدس کو بوسہ  
دیتے ہوئے عرض کرتے رہے  
یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان  
اسے معاف فرما کر بیعت کر لیجئے۔

آپ نے فرمایا چلو معاف کر دیا۔ پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا



ما منعكم ان تقوم رجل كس بات نے روکا اس بات  
منكم الى هذا الكلب فيقتله سے کہ تم اس کتے کو قتل کر دیتے۔  
حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم سمجھتے پائے۔  
آپ اشارہ فرما دیتے۔ ہم اسکی گردن اڑا دیتے۔ فرمایا میں قتل کا اشارہ نہیں کیا کرتا۔  
(الصائم المسلول، ۱۱۴)

### پیشانی کا بوسہ

۱۔ تاریخ دمشق میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملک شام میں تجارت کیلئے گئے ہوئے تھے۔  
وہاں انہیں خواب آیا۔ جس کا تذکرہ انہوں نے بحیرا رہب سے کیا۔ اس نے  
پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو؟ بتایا میں شہر مکہ کا رہنے والا ہوں۔ کس خاندان  
سے تعلق ہے؟ بتایا قریش سے، یہاں کیسے آئے ہو؟ بتایا تجارت کے لئے  
بحیرا نے کہا۔ تیرا خواب سچا ہے۔ تمہاری قوم میں ایک نبی آئے گا۔ تم اسکے  
ظاہری حیات میں وزیر اور بعد از وصال خلیفہ بنو گے۔ جب حضور علیہ السلام  
نے اعلان نبوت فرمایا۔ تو سیدنا صدیق اکبر نے عرض کیا۔ اے محمد آپ  
کے دعویٰ پر کیا دلیل ہے؟ فرمایا۔

الرؤيا التي رايت في الشام  
حضرت ابوبکر سنتے ہی۔  
وہ خواب جو تجھے ملک شام میں آیا تھا

فعاثقه وقبل بين عينيه  
آپ سے چمٹ گئے۔ اور آپ کی پیشانی



وقال اشهد انك رسول الله  
 (ابن عساکر)

۲۔ مسند احمد میں عمار بن عثمان سے مروی ہے۔ کہ حضرت خزیمہ بن ابی  
 رضی اللہ عنہ نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کو چوما۔ انہوں نے حاد  
 ہو کہ خواب عرض کیا تو کرم و شفقت فرماتے ہوئے۔

نازلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹ گئے۔ اور  
 فقبل جبہ تہ۔ (مسند احمد)

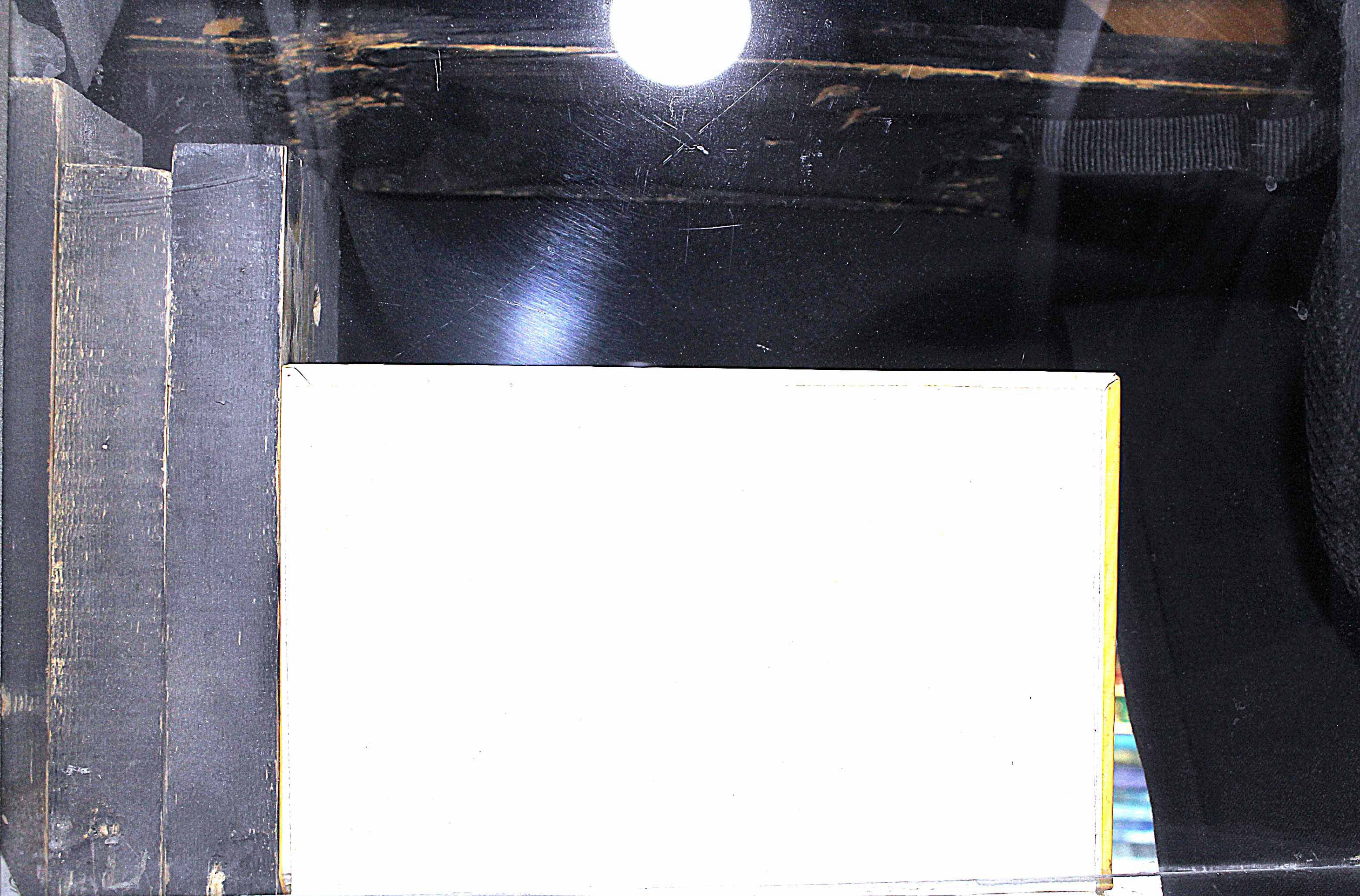
### پہرہ اقدس کا بوسہ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ  
 کا وصال ہوا۔ اور صدیق اکبر کو اطلاع دی گئی۔ اور یہ بھی بتایا۔ عرضی اللہ عنہ سخت  
 پریشانی میں کہہ رہے ہیں۔ جو کہے گا آپ کا وصال ہو گیا۔ میں اسے قتل کر دوں  
 حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے۔ اور بغیر کسی کے ساتھ گفتگو  
 حجرہ عائشہ میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔

دھو منشی بنوب حلبہ  
 کشف عن وجہہ ثمر  
 آپ نبی پیرے میں جو اس تراحت تھے  
 صدیق اکبر نے کپڑا بٹایا۔ جھک کر آپ  
 کی پیشانی کا بوسہ لیا اور رو دیئے۔

(ابن عساکر، ۱: ۳۲۵)







اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ سے محبت اور ادب و احترام  
کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل کتاب

# صحابہ کے مبارک معمولات

مفتی محمد خان قادری

کاروان اسلام پبلیکیشنز